اعلیٰ صحافتی اوصاف کا علمبردار // اے بی سی سے باقاعدہ تصدیق شدہ اشاعت
ABC CERTIFIED
حیات لے کے چلو کائنات لے کے چلو چلو تو سارے زمانے کو ساتھ لے کے چلو

بانی: صوفی اللہ دتہ خاکسار مرحوم
میر پور، مظفر آباد، برمنگھم سے بیک وقت شائع ہونے والا مکمل مستند ریاستی اخبار
MEMEBER AKNS

روزنامہ
حیات
مظفر آباد / میر پور

چیف ایڈیٹر: ممتاز علی خاکسار
ایڈیٹر: اعجاز علی خاکسار
جوائنٹ ایڈیٹر: راجہ نثار خان
Email: dailyhayatmirpur@gmail.com
www.dailyhayat.com

جلد 42 | منگل 21 جمادی الاوّل 1448ھ 03 نومبر 2026 | شمارہ: 45

حریت قیادت کی ملاقات عالمی برادری کو مسئلہ کشمیر پر خاشی توڑنا ہوگی

افتخار گیلانی

حریت قیادت کی مسئلہ کشمیر کو زندہ رکھنے کی کوششیں قابل تحسین ، مظالم پر عالمی برادری کی خاموشی افسوسناک ہے، مشترکہ جدوجہد جاری رکھیں گے، وزیر اعظم کی میڈیا سے گفتگو

آزاد کشمیر کی سیاسی صورتحال، حریت سرگرمیوں، مقبوضہ کشمیر کی صورتحال پر تبادلہ خیال، مودی حکومت کے اقدامات پر غور، متعلقہ حلقوں کو مشترکہ کوششیں کرنا ہوں گی، اتفاق



اسلام آباد: وزیر اعظم آزاد کشمیر افتخار گیلانی سے صاحبزادہ محمد فضل الحق کی سربراہی میں علمائے کرام کا وفد ملاقات کر رہا ہے

اسلام آباد (خبرنگار) وزیر اعظم آزاد کشمیر افتخار گیلانی حریت رہنماؤں سے ملاقات کے لیے کل جماعتی حریت کانفرنس کے دفتر پہنچے، جہاں انہوں نے حریت کانفرنس کے رہنماؤں سے ملاقات کی۔ ملاقات میں آزاد کشمیر کی سیاسی صورتحال، حریت کانفرنس کی سرگرمیوں اور مقبوضہ کشمیر کی صورتحال پر تبادلہ خیال کیا گیا۔ مقبوضہ کشمیر میں کشمیری عوام پر مودی حکومت کے اقدامات پر بھی غور کیا گیا۔ ملاقات کے بعد میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے وزیر اعظم آزاد کشمیر افتخار گیلانی نے کہا کہ مسئلہ کشمیر تقسیم ہند کا نامکمل باب ہے، کشمیری عوام گزشتہ 79 برس سے حق خودارادیت کی جدوجہد کر رہے ہیں، حریت قیادت کی مسئلہ کشمیر کو زندہ رکھنے کی کوششیں قابل تحسین ہیں۔ انہوں نے کہا کہ کشمیری عوام اپنے مستقبل کا فیصلہ خود کرنا چاہتے ہیں اور حق خودارادیت کے ذریعے پاکستان کے حق میں فیصلہ کرنا چاہتے ہیں، کشمیری عوام

(بقیہ صفحہ 3 بقیہ نمبر 3)



میر پور، کمشنر راجہ طاہر ممتاز، ڈی آئی جی کامران علی اجلاس کی صدارت کر رہے ہیں

منصوبوں کی تکمیل کیلئے وسائل کو مؤثر انداز میں بروئے کار لایا جائیگا

سیکرٹری سیرا

ہماری اولین ترجیح زلزلہ متاثرہ علاقوں میں تعلیمی سہولیات کی بحالی اور عوام کو بنیادی سہولیات کی فراہمی ہے، قاضی عنایت علی

عوامی ضروریات سے متعلق منصوبوں کی تکمیل کے لیے تمام دستیاب وسائل کو مؤثر انداز میں بروئے کار لایا جائے گا، گفتگو

مظفر آباد (مانیٹرنگ ڈیسک) سیکرٹری سیرا وسٹیٹ ڈیزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی قاضی عنایت علی نے کہا کہ ہماری اولین ترجیح زلزلہ متاثرہ علاقوں میں تعلیمی سہولیات کی بحالی اور عوام کو بنیادی سہولیات کی فراہمی ہے، جبکہ جاری منصوبوں کی بروقت تکمیل اور عوامی مفاد کے منصوبوں کو ترجیحی بنیادوں پر آگے بڑھایا جائے گا۔ انہوں نے اس عزم کا اظہار کیا کہ زلزلہ متاثرہ علاقوں میں تعلیمی انفراسٹرکچر کی بہتری اور عوامی ضروریات سے متعلق منصوبوں کی تکمیل کے لیے تمام دستیاب وسائل کو مؤثر انداز میں بروئے کار لایا جائے گا۔ ایڈیشنل سیکرٹری سیرا عابد غنی میر نے سیکرٹری سیرا وسٹیٹ ڈیزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی قاضی عنایت علی کو سیرا کا چارج سنبھالنے کے موقع پر بریفنگ دیتے ہوئے بتایا کہ آزاد جموں وکشمیر کے زلزلہ متاثرہ اضلاع میں 125 ارب روپے کے مالی نقصان کے بدلے

(بقیہ صفحہ 3 بقیہ نمبر 5)

تعمیر و ترقی کیلئے اجتماعی کاوشوں کو فروغ دینا وقت کی ضرورت ہے

طارق فاروق

عوامی فلاح کے منصوبوں کو آگے بڑھانے، اجتماعی مسائل کے حل کیلئے وسائل بروئے کار لائے جائیں گے

قیادت کا ویژن خدمت، معاشی استحکام فلاح و بہبود، ملک و ریاست کو خوشحالی کی راہ پر گامزن کرنا ہے، خطاب



اسلام آباد: وزیر اعظم آزاد کشمیر افتخار گیلانی حریت رہنماؤں سے ملاقات کر رہے ہیں

جمبر (نمائندہ خصوصی) سپیکر آزاد جموں وکشمیر قانون ساز اسمبلی چوہدری طارق فاروق کی ڈاکٹر ریاض احمد مرحوم کے تعزیتی ریفرنس میں خصوصی شرکت، مرحوم کی سماجی خدمات کو خراج عقیدت پیش کیا۔ سپیکر آزاد جموں و کشمیر قانون ساز اسمبلی چوہدری طارق فاروق نے کہا ہے کہ ڈاکٹر ریاض احمد مرحوم ایک دردِ دل رکھنے والے، انسان دوست اور سماجی خدمت کے جذبے سے سرشار شخصیت تھے۔ انہوں نے اپنی زندگی میں عوامی خدمت اور فلاح و بہبود کے لیے جو خدمات انجام دیں وہ ہمیشہ یاد رکھی جائیں گی۔ مرحوم کی سماجی خدمات معاشرے کے لیے قابل تقلید مثال ہیں۔ انہوں نے تعزیتی ریفرنس سے خطاب کرتے ہوئے مرحوم کے اہلِ خانہ سے دلی تعزیت اور ہمدردی کا اظہار کیا اور کہا کہ کسی بھی معاشرے میں انسانیت کی خدمت کرنے والی شخصیات کا خلا مدتوں محسوس کیا جاتا ہے، ڈاکٹر

(بقیہ صفحہ 3 بقیہ نمبر 6)

اسلام آباد: وزیر اعظم آزاد کشمیر افتخار گیلانی حریت قائدین کے ہمراہ میڈیا سے گفتگو کر رہے ہیں

زرعی شعبے میں قرض سے مستفید افراد کی 35 لاکھ اور ایس ایم ایز کے شعبے میں قرض حاصل کرنے والے 3 لاکھ 42 ہزار ہو گئے

زراعت ہاؤسنگ کو قرض پالیسی روڈ پر لانے کا وائی عندیہ

اپنا گھر ہاؤسنگ سکیم سے مستفید قرض داروں کی تعداد 1 لاکھ 87 ہزار ہوگئی، ترجیحی شعبوں کو قرض فراہمی بڑھانے کیلئے سٹیٹ بینک تین بنیادی ستونوں پر کام کر رہا ہے، وزیر اعظم کو بریفنگ

چھوٹے کاروبار، ہاؤسنگ، زراعت ترقی سے معیشت بہتر، روزگار فراہم کرنا ترجیح، قرض کی آسان فراہمی میں اچھی کارکردگی کے حامل بنک قابل ستائش ہیں، وزیر اعظم

اسلام آباد (مانیٹرنگ ڈیسک) وزیر اعظم محمد شہباز شریف کی زیر صدارت ترجیحی شعبوں کو قرضوں کی فراہمی میں سہولت کے حوالے سے جائزہ اجلاس ہوا۔ وزیر اعظم شہباز شریف نے کہا کہ چھوٹے و درمیانے درجے کے کاروبار، ہاؤسنگ اور زراعت کی ترقی سے معیشت میں بہتری اور نوجوانوں کو روزگار فراہم کرنا حکومت کی اولین ترجیح ہے۔ شہباز شریف نے کہا کہ ایسے بینکس جو زراعت، ہاؤسنگ اور چھوٹے و درمیانے درجے کے کاروباروں کو حکومتی اقدامات کے تحت قرضوں کی آسان فراہمی میں اچھی کارکردگی کا مظاہرہ کر رہے ہیں، قابل ستائش ہیں۔ انہوں نے کہا کہ حکومتی اقدامات کے تحت کسانوں، چھوٹے و درمیانے درجے کے کاروباروں اور وزیر اعظم اپنا گھر اسکیم میں صارفین کو قرضوں کی فراہمی میں سست روی اختیار کرنے والے بینکس کے ساتھ اسٹیٹ بینک اور وزارت خزانہ کی طرف سے کسی قسم کی رعایت نہ برتی جائے۔ وزیر اعظم اپنا گھر ہاؤسنگ اسکیم سے مستفید ہوئے قرض داروں کی تعداد ایک لاکھ 87 ہزار 317 ہوگئی۔

(بقیہ صفحہ 3 بقیہ نمبر 8)



مظفر آباد، سابق وزیر اعظم راجہ فاروق حیدر کیساتھ راجہ قاصد محمود کی زیر قیادت مسلم لیگ ن یوتھ ونگ ضلع جہلم ویلی کے وفد کا ملاقات کے بعد گروپ فوٹو

مسئلہ 77 سال پرانا، شیخ عبداللہ کی غلطی کی سزا کشمیری بھگت رہے ہیں

حیدر فاروق

کشمیریوں کی قربانیوں کو فراموش نہیں کیا جا سکتا، تحریک میں جان، مال عزت آبرو عصمت تک کی قربانیاں دی گئیں

ریاست کے تشخص، آزاد کشمیر کو ملے ہوئے اختیارات اور کشمیر کی تقسیم کے ہر خفیہ و اعلانیہ فارمولے کو مسترد کرتے ہیں

مظفر آباد (بیورو رپورٹ) سابق وزیر اعظم آزاد کشمیر راجہ محمد فاروق حیدر خان نے کہا ہے کہ بنی نسل کو پاکستان کے ساتھ اپنی نظریاتی وابستگی مضبوط بنائے شیخ عبداللہ کی غلطی کی سزا کشمیری آج تک بھگت رہے ہیں کشمیر کا مسئلہ 77 سال پرانا ہے، کشمیریوں کی قربانیوں کو فراموش نہیں کیا جا سکتا تحریک میں جان، مال عزت آبرو عصمت تک کی قربانیاں دی گئیں ریاست کے تشخص، آزاد کشمیر کو ملے ہوئے اختیارات اور کشمیر کی تقسیم کے ہر خفیہ و اعلانیہ فارمولے کو مسترد کرتے ہیں ان خیالات کا اظہار انہوں نے وہ اپنی رہائش گاہ پر مسلم لیگ ن یوتھ ونگ ضلع جہلم ویلی کے وفد جس کی قیادت راجہ قاصد محمود کر رہے تھے سے بات چیت کرتے ہوئے کیا انہوں نے کہا کہ میرا فریضہ ہے کہ میں جب تک زندہ ہوں، لوگوں کے حقوق اور اپنے نظریات کے تحفظ کے لیے کام کرتا رہوں۔ جھوٹ اور فریب کی زیادہ عمر نہیں ہوتی سچ سامنے آ کر رہتا ہے جھوٹ کی عمر بہت تھوڑی ہوتی ہے ہمیشہ حق و سچ کی فتح ہوتی ہے رب کریم آپ کی مدد فرماتا ہے انہوں نے موجودہ سیاسی صورتحال

(بقیہ صفحہ 3 بقیہ نمبر 2)

پنجاب کے 13 اضلاع میں انسداد پولیو مہم کا آغاز، 77 ہزار اہلکار تعینات

لاہور میں انسداد پولیو مہم سات روز تک جاری جبکہ دیگر 12 اضلاع میں مہم چار روز جاری رہے گی، خالد پرویز

انسداد پولیو مہم کے دوران بچوں کو قطرے پلانا ضروری ہے، خواہ پہلے بھی ویکسین دی جا چکی ہو، سربراہ انسداد پولیو پروگرام

لاہور (صباح نیوز) پنجاب کے 13 اضلاع میں انسداد پولیو مہم کا آغاز ہو گیا ہے، جس کے دوران 93 لاکھ سے زائد بچوں کو پولیو سے بچاؤ کے قطرے پلائے جائیں گے۔ مہم کے لیے 77 ہزار اہلکار خدمات انجام دیں گے۔ سربراہ انسداد پولیو پروگرام خالد پرویز کے مطابق لاہور میں انسداد پولیو مہم سات روز تک جاری رہے گی جبکہ پنجاب کے دیگر 12 اضلاع میں مہم چار روز جاری رہے گی۔ انسداد پولیو ٹیمیں گھر گھر جا کر پانچ سال سے کم عمر بچوں کو پولیو سے بچاؤ کے قطرے پلائیں گی۔ خالد پرویز نے بتایا کہ لاہور میں 22 لاکھ 85 ہزار راولپنڈی میں 9 لاکھ 90 ہزار، ملتان میں 10 لاکھ سے زائد جبکہ رحیم یار خان میں 11 لاکھ سے زائد بچوں کو پولیو سے بچاؤ کے قطرے پلانے کا ہدف مقرر کیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہر انسداد پولیو مہم کے دوران بچوں کو قطرے پلانا ضروری ہے، خواہ انہیں گزشتہ

(بقیہ صفحہ 3 بقیہ نمبر 27)



گورنر خیبر پختونخوا فیصل کریم کنڈی ایڈورڈز کالج پشاور سے متعلق اجلاس کی صدارت کر رہے ہیں

ایل پی جی مافیا بے لگام

ملک بھر میں سرکاری نرخوں پر پریس کی فراہمی ممکن نہ ہو سکی

صرف 45 کمپنیوں کے پاس مقامی پیداوار کا کوٹہ ہے، ڈسٹری بیوٹرز ایسوسی ایشن

لاہور (خصوصی رپورٹر) عوام کی جانب سے احتجاج اور انتظامیہ کی کارروائیوں کے باوجود ملک بھر میں کسی بھی جگہ پر ایل پی جی سرکاری نرخوں پر دستیاب نہ ہو سکی۔ اوگرا کی طرف سے ایل پی جی کی سرکاری قیمت 294 روپے مقرر کی گئی ہے تاہم صوبائی دارالحکومت لاہور سمیت ملک کے مختلف مقامات پر اس کی 570 روپے سے 700 روپے تک فروخت جاری ہے۔ دور دراز اور پہاڑی علاقوں میں ایل پی جی 700 روپے کلو فروخت ہو رہی ہے۔ دوسری جانب ایل پی جی ڈسٹری بیوٹرز ایسوسی ایشن نے آئندہ ماہ سے سرکاری قیمت پر فروخت کی امید ظاہر کرتے ہوئے دعویٰ کیا ہے کہ حکومت کے ساتھ قیمتوں کے تعین کا فارمولا طے پا گیا ہے۔ اوگرا کے اعداد و شمار کے مطابق ملک میں ایل پی جی کی 411 کمپنیوں میں سے صرف 45 کمپنیوں کے پاس مقامی پیداوار کا کوٹہ ہے، جبکہ 300 سے زائد کمپنیاں انہی کمپنیوں سے ایل پی جی خرید کر آگے فروخت

(بقیہ صفحہ 3 بقیہ نمبر 31)

آن لائن انویسٹمنٹ کے نام پر 2 ارب کا فراڈ، 18 ملزم ملوث ہونے کا انکشاف

راولپنڈی (خصوصی رپورٹر) نیشنل سائبر کرائم ایجنسی نے آن لائن انویسٹمنٹ کے نام پر بڑا اسکینڈل پکڑ لیا، ملک بھر کے شہریوں کے ساتھ دو ارب روپے سے زائد کا فراڈ کیے جانے کا انکشاف ہوا ہے۔ سائبر کرائم تھانے میں مقدمہ درج کر کے تفتیش شروع کر دی گئی، ابتدائی تفتیش میں 18 ملزمان سکینڈل میں ملوث نکلے ہیں، سائبر کرائم ایجنسی نے دو ملزمان کو گرفتار کر لیا جبکہ سکینڈل میں ملوث 18 ملزمان کے

(بقیہ صفحہ 3 بقیہ نمبر 30)

ڈی سی آفاظہیر عباس شیرازی مری امپرومنٹ ٹرسٹ کی جانب سے جاری ترقیاتی منصوبوں کا جائزہ لے رہے ہیں

راولپنڈی انٹرمیڈیٹ امتحان کے انتظامات مکمل، رول نمبر سلپس جاری

امتحان وزیر اعلیٰ کے وژن، وزیر تعلیم کی ہدایات اور حکومتی ایس او پیز کے مطابق منعقد کروایا جا رہا، چیئرمین بورڈ ڈاکٹر اقبال

موبائل انسپکٹرز، ڈسٹرکٹ ویجلینس کمیٹیاں اور انسپکشن ٹیمیں متحرک ہونگی، کنٹرولر امتحانات مبشر سعید، سیکرٹری ذوالکیف عمر

راولپنڈی (نمائندہ خصوصی) بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن راولپنڈی کے زیر اہتمام امتحان انٹرمیڈیٹ دوسرا سالانہ 2026ء بروز منگل 03 نومبر سے شروع ہو رہا ہے۔ امتحانات کے انعقاد کے لیے تمام انتظامات مکمل کر لیے گئے ہیں جبکہ امتحان میں شامل ہونے والے تمام امیدواروں کی رول نمبر سلپس جاری کر دی گئی ہیں اور تمام امتحانی مراکز میں ضروری عملہ تعینات کر دیا گیا ہے۔ راولپنڈی تعلیمی بورڈ نے امتحانات کے لیے جموعی طور پر 41 امتحانی مراکز قائم کیے ہیں، جن میں ضلع اٹک میں 7، ضلع چکوال میں 4، ضلع حلہ گنگ میں 2، ضلع جہلم میں 5، ضلع مری میں 2 اور ضلع راولپنڈی میں 17 امتحانی مراکز شامل ہیں۔ ان میں 11 طلباء، 12 طالبات اور 17 مشترکہ امتحانی مراکز قائم کیے گئے ہیں۔ تمام ہارڈ اینڈ گرے امتحانی مراکز کو کمانڈ اینڈ کنٹرول سینٹر سے منسلک

(بقیہ صفحہ 3 بقیہ نمبر 34)

راولپنڈی ماڈل ویلیجز پانی منصوبے انتظار کے سپرد، 5 کروڑ خرچ ہونگے

ہر تحصیل میں ماڈل ویلیجز کیلئے فوری کمیٹیاں تشکیل دی جائیں، سماجی خدمت کا جذبہ رکھنے والے افراد کو شامل کیا جائے

کام شروع کرنے کیلئے ابتدائی مرحلے میں ہر تحصیل کو پانچ کروڑ ترقیاتی فنڈز فراہم کیے جا رہے ہیں، اے ڈی سی فضائل مدثر

راولپنڈی (نمائندہ خصوصی) ڈپٹی کمشنر آفس راولپنڈی میں ماڈل ویلیجز کے قیام اور صاف پانی کی فراہمی کے منصوبوں کے حوالے سے اہم اجلاس منعقد ہوا، جس کی صدارت ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر سوشل سروسز فضائل مدثر اور ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر میونسپل سروسز جنید عالم نے کی۔ اجلاس میں اسسٹنٹ کمشنرز، ڈپٹی ڈائریکٹر ڈویلپمنٹ اور دیگر متعلقہ افسران نے شرکت کی۔ اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر سوشل سروسز فضائل مدثر نے کہا کہ پنجاب بھر کی طرح راولپنڈی میں بھی ماڈل ویلیجز کے منصوبوں کی ذمہ داری اور نگرانی براہ راست ضلعی انتظامیہ کے سپرد کی جا رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ راولپنڈی ضلع میں 26 ماڈل ویلیجز بنانے کا عمل جاری ہے اس سلسلے میں ترقیاتی فنڈز ہر تحصیل کے اسسٹنٹ کمشنر کی نگرانی میں خرچ کیے جائیں گے، جبکہ منصوبوں کی نشاندہی

(بقیہ صفحہ 3 بقیہ نمبر 38)



کنٹرولر امتحانات مبشر سعید اور عمر شاہ امتحان انٹرمیڈیٹ دوسرا سالانہ 2026 کے متعلق امور پر میٹنگ کر رہے ہیں



دیول قلعہ میں کرکٹ ٹورنامنٹ کے موقع پر منعقدہ تقریب سے ڈپٹی کمشنر مری خطاب کر رہے ہیں

ہارون اختر خان سے بنگلہ دیشی وفد کی ملاقات

اقتصادی روابط کو مزید مضبوط بنانے کے مواقع پر تبادلہ خیال

اسلام آباد (خصوصی رپورٹر) وزیر اعظم کے مشیر برائے صنعت و پیداوار ہارون اختر خان سے بنگلہ دیش کے وزیر برائے خزانہ و منصوبہ بندی راشد المحمود تھیچو میر نے اپنے وفد کے ہمراہ ملاقات کی جس میں دوطرفہ تعلقات، صنعتی تعاون، برآمدات پر مبنی ترقی اور دونوں ممالک کے درمیان اقتصادی روابط کو مزید مضبوط بنانے کے مواقع پر تبادلہ خیال کیا گیا۔ وزارت صنعت و پیداوار کے اعلامیہ کے مطابق ملاقات میں وزیر اعظم کے کوآرڈینیٹر برائے صنعت و تجارت رانا احسان افضل، وزارت صنعت و پیداوار کی ایڈیشنل سیکرٹری حمیرا خیا مفتی اور جوائنٹ سیکرٹری فریدون اکرم شیخ بھی موجود تھے۔ بنگلہ دیش کے

(بقیہ صفحہ 3 بقیہ نمبر 28)

اسلام آباد ہائیکورٹ کا نیا ڈیوٹی روسٹر جاری

رواں ہفتے سے 10 سنگل اور 5 ڈویژن بینچز مقدمات کی سماعت کریں گے

اسلام آباد (خصوصی رپورٹر) اسلام آباد ہائیکورٹ نے آج سے تاحکم ثانی ججز کا نیا ڈیوٹی روسٹر جاری کر دیا ہے، روسٹر کے تحت رواں ہفتے سے 10 سنگل اور 5 ڈویژن بینچز مقدمات کی سماعت کریں گے۔ چیف جسٹس سرفراز ڈوگر کی منظوری کے بعد رجسٹرار آفس نے نیا ڈیوٹی روسٹر جاری کیا گیا۔ ڈیوٹی روسٹر کے مطابق پہلا ڈویژن بینچ چیف جسٹس سرفراز ڈوگر اور جسٹس شاہ رخ ارجمند پر مشتمل ہوگا، جبکہ دوسرے ڈویژن بینچ میں جسٹس سردار اعجاز اسحاق اور جسٹس خادم حسین سومرو شامل ہوں گے۔ تیسرے ڈویژن بینچ میں جسٹس ارباب محمد طاہر اور جسٹس محمد آصف ساعت کریں گے، جبکہ چوتھے ڈویژن بینچ میں جسٹس اعظم

(بقیہ صفحہ 3 بقیہ نمبر 29)

اسحاق ڈار سے چینی وزیر لیو ہائی شینگ کی ملاقات

پاک چین اسٹریٹجک تعاون مزید مضبوط بنانے کے عزم کا اعادہ

اسلام آباد (خصوصی رپورٹر) نائب وزیر اعظم و وزیر خارجہ سینیٹر محمد اسحاق ڈار سے چین کی کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی کے بین الاقوامی شعبے (آئی ڈی سی پی سی) کے وزیر لیو ہائی شینگ نے ملاقات کی جس میں پاکستان اور چین کے درمیان ہر موسم میں آزمودہ تزویراتی تعاون پر مبنی شراکت داری کو مزید مستحکم بنانے کے عزم کا اعادہ کیا گیا۔ ترجمان دفتر خارجہ کے جاری بیان کے مطابق ملاقات کے دوران چینی وزیر لیو ہائی شینگ نے چین کے وزیر خارجہ وانگ ای کی جانب سے نیک تمناؤں کا پیغام پہنچایا، جس پر نائب وزیر اعظم اسحاق ڈار نے گرمجوشی سے جواب دیا۔ انہوں نے پاکستانی قیادت کی جانب

(بقیہ صفحہ 3 بقیہ نمبر 32)

گورنر کا ضلع خیبر سے پولیو کا چھٹا کیس رپورٹ ہونے پر تشویش کا اظہار

پولیو کے مکمل خاتمے کے لیے مربوط اور موثر اقدامات ناگزیر ہیں، فیصل کریم کنڈی کا بیان

پشاور (خصوصی رپورٹر) گورنر خیبر پختونخوا فیصل کریم کنڈی نے ضلع خیبر سے پولیو کا چھٹا کیس رپورٹ ہونے پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے کہ رواں سال پاکستان میں پولیو کیسز کی مجموعی تعداد آٹھ تک پہنچنا انتہائی تشویشناک ہے۔ ترجمان گورنر ہاؤس پشاور کے مطابق گورنر خیبر پختونخوا نے کہا کہ پولیو کے مکمل خاتمے کے لیے مربوط اور موثر اقدامات ناگزیر ہیں اس سلسلے میں محکمہ صحت، ضلعی انتظامیہ، انسداد پولیو ٹیموں، مقامی عمائدین اور والدین کو مشترکہ ذمہ داری کا مظاہرہ کرنا ہوگا تاکہ کوئی بھی بچہ پولیو سے بچا

(بقیہ صفحہ 3 بقیہ نمبر 33)



غزہ، اسرائیلی فضائی حملے میں شہید شیر خوار بچے کی میت خواتین نے اٹھا رکھی ہے

لاہور میں خودکشی کے واقعات نہ تھم سکے، 10 ماہ کے دوران 112 افراد نے زندگی کا خاتمہ کر لیا

لاہور (خصوصی رپورٹر) شہر لاہور میں خودکشی کے واقعات بھی تھم نہ سکے، رواں سال 10 ماہ کے دوران 112 افراد نے مختلف وجوہات پر خودکشی کی۔ ایدھی ترجمان کے مطابق یکم جنوری تا 31 اکتوبر کے دوران خودکشی کرنے والوں میں 25 خواتین اور 87 مرد شامل ہیں۔ ماہ جنوری میں خودکشی کے 14 واقعات رپورٹ، 11 مرد اور 3 خواتین جان سے گئے، فروری میں خودکشی کے 12 واقعات رپورٹ

(بقیہ صفحہ 3 بقیہ نمبر 37)

بیرسٹر سیف کی نوکری چلی گئی ہے، اخونزادہ حسین یوسفزئی

اپوزیشن اتحاد کا پی ٹی آئی قیادت سے بیرسٹر سیف کو شوکاز، شٹ اپ کال دینے کا مطالبہ

انہیں کوئی لفٹ نہیں کرا رہا، ترجمان اپوزیشن اتحاد تحریک تحفظ آئین پاکستان

اسلام آباد (خصوصی رپورٹر) اپوزیشن اتحاد تحریک تحفظ آئین پاکستان کے ترجمان اخونزادہ حسین یوسفزئی نے پی ٹی آئی قیادت سے بیرسٹر سیف کو شوکاز اور شٹ اپ کال دینے کا مطالبہ کر دیا۔ بیرسٹر سیف کے اپوزیشن قیادت سے متعلق بیان پر ردعمل دیتے ہوئے اخونزادہ حسین یوسفزئی نے کہا کہ بیرسٹر سیف کی نوکری چلی گئی ہے، انہیں کوئی لفٹ نہیں کرا رہا۔ انہوں نے کہا کہ بیرسٹر سیف کا پی ٹی آئی سے کوئی تعلق نہیں، بیرسٹر گوہر اور سلمان اکرم راجا بیرسٹر سیف کو شوکاز اور شٹ اپ کال دیں۔ اپوزیشن اتحاد کے ترجمان نے کہا کہ بیرسٹر سیف کس حوالے سے جھوٹا پروپیگنڈا کر رہے ہیں، خیبر پختونخوا حکومت کو غیر آئینی طور پر ختم کیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اسد قیصر اور اپوزیشن قیادت کے حوالے سے بیرسٹر سیف جھوٹ بول رہے ہیں، بانی پی ٹی آئی نے محمود اچکزائی اور علامہ ناصر عباس پر اعتماد کیا، بانی پی ٹی آئی کی ہدایت کو مدنظر رکھتے

(بقیہ صفحہ 3 بقیہ نمبر 36)



استنبول، وفاقی وزیر تجارت جام کمال سے پاکستان کے قونصل جنرل خرم نعیم ملاقات کر رہے ہیں

خلیج فارس پاکستانی گیس بردار جہاز پر حملہ، 6 بھارتی موجود تھے، انکشاف

پاکستانی جہاز پر عملے کے 25 ارکان سوار تھے، جن میں چھ بھارتی شہری بھی شامل تھے، کوئی رکن زخمی نہیں ہوا

قطر میں واقعے کی تحقیقات شروع، سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بحرین اور خلیج تعاون کونسل کی مذمت

اسلام آباد (صباح نیوز) قطر سے پاکستان آنے والے مائع قدرتی گیس (ایل این جی) کے بحری جہاز 'المایدہ' کو خلیج فارس میں نامعلوم پروجیکٹائل سے نشانہ بنائے جانے کا انکشاف ہوا ہے۔ جہاز پر عملے کے 25 ارکان سوار تھے، جن میں چھ بھارتی شہری بھی شامل تھے۔ حملے میں عملے کا کوئی رکن زخمی نہیں ہوا اور جہاز بھی محفوظ بتایا گیا ہے۔ قطری وزارت خارجہ کے مطابق قطر گیس ٹرانسپورٹ کمپنی ناقلات کی ملکیت ایل این جی ٹینکر 30 اکتوبر کو قطر کے راس لفان گیس پروسیسنگ مرکز سے روانہ ہوا تھا اور اسے 2 نومبر کو کراچی کی بندرگاہ پورٹ قاسم پہنچنا تھا۔ تاہم واقعے کے بعد جہاز خلیج فارس میں ہی موجود ہے۔ قطر نے حملے کی مذمت کرتے ہوئے واقعے کی تحقیقات شروع کر دی ہیں، جبکہ سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بحرین اور خلیج تعاون کونسل نے بھی اس کی مذمت کی ہے۔

(بقیہ صفحہ 3 بقیہ نمبر 35)

بانی: صوفی اللہ دتہ خاکسار مرحوم

روزنامہ حیات

مظفر آباد
میرپور

MEMEBER AKNS

میرپور، مظفرآباد، برمنگھم سے بیک وقت شائع ہونے والا مکمل مستند ریاستی اخبار

چیف ایڈیٹر: ممتاز علی خاکسار
ایڈیٹر: اعجاز علی خاکسار
جوائنٹ ایڈیٹر: راجہ نثار خان

Email: dailyhayatmirpur@gmail.com
www.dailyhayat.com

پبلشر سائرہ خاکسار نے ڈیجیٹل پرنٹرز چھچھاں سے چھپوا کر 73 قائداعظم اسٹیڈیم میرپور اور دفتر ٹانگہ اسٹینڈ مظفرآباد سے شائع کیا۔

چیف ایڈیٹر ممتاز علی خاکسار
ایڈیٹر: اعجاز علی خاکسار
جوائنٹ ایڈیٹر: راجہ نثار احمد خان
لیگل ایڈوائزر: حاجی ریاض عالم ایڈووکیٹ
لیگل ایڈوائزر: چوہدری نذر حسین نذر ایڈووکیٹ
آفس فون: 05827-443696
موبائل 0345-8886292
dailyhayatmirpur@gmail.com
www.dailyhayatmirpur.com

نئے میثاقِ جمہوریت کی تجویز

جمعیت علمائے اسلام (ف) کے سربراہ مولانا فضل الرحمٰن نے ملک میں بڑھتی سیاسی کشیدگی پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے کہ تمام سیاسی جماعتوں کو نیا میثاق جمہوریت کرنا ہوگا۔ مولانا کی اس تجویز پر حکومت کا یہ موقف بھی سامنے آیا ہے کہ بات چیت کے دروازے کھلے ہیں۔ یہ بیانات ایسے وقت میں سامنے آئے ہیں جب ملک کی سیاسی فضا بدستور کشیدگی، باہمی بداعتمادی عروج پر ہے۔ ایسے حالات میں نئے میثاقِ جمہوریت کی تجویز محض سیاسی مفاہمت ملک کے جمہوری مستقبل سے جڑا ایک اہم سوال ہے۔ جمہوریت کا بنیادی فلسفہ عوام کی حاکمیت، قانون کی بالادستی، شہری آزادیوں، سیاسی مساوات اور جواب دہی کے اصولوں پر استوار ہوتا ہے۔ جمہوری نظام میں اقتدار کسی فرد، جماعت کی مستقل ملکیت نہیں ہوتا بلکہ عوام کی امانت ہوتا ہے، جس کی منتقلی ان کی آزادانہ رائے کے ذریعے عمل میں آنی چاہیے۔ جمہوریت اسی وقت مضبوط ہوتی ہے جب حکومت اور اپوزیشن ایک دوسرے کو دشمن نہیں سیاسی حریف سمجھیں۔ پاکستان کی سیاسی تاریخ میں بدقسمتی سے انتخابی شفافیت کے حوالے سے سوال اٹھتے رہے ہیں۔ مختلف ادوار میں سیاسی جماعتوں نے انتخابات کے نتائج، انتخابی انتظامات پر اعتراضات کیے۔ کبھی نتائج کو تسلیم کرنے سے انکار کیا گیا، کبھی انتخابی اصلاحات کا مطالبہ اٹھا اور کبھی احتجاجی تحریکوں نے سیاسی نظام کو طویل عرصے تک غیر یقینی صورت حال سے دوچار رکھا۔ اس تسلسل نے جمہوری اداروں کے استحکام اور سیاسی جماعتوں کے درمیان اعتماد کی بحالی کو مشکل بنایا ہے۔ انتخابی تنازعات کا مستقل حل سڑکوں پر تصادم یا ایک دوسرے پر الزامات کی بوچھاڑ نہیں بلکہ شفاف تحقیقات، موثر قانونی چارہ جوئی اور ایسا انتخابی نظام ہے جس کے قواعد سب کے لیے یکساں ہوں۔ فروری 2024 کے عام انتخابات کے بعد بھی انتخابی عمل اور نتائج کے حوالے سے مختلف جماعتوں کی جانب سے اعتراضات اور تحفظات سامنے آئے۔ پاکستان پیپلز پارٹی اور مسلم لیگ (ن) کے بعض حلقوں سے بھی انتخابی عمل کے حوالے سے تحفظات اور سوالات کی اطلاعات سامنے آئیں۔ انتخابی عمل پر وسیع تر سیاسی اعتماد پیدا کرنا جمہوری نظام کے استحکام کے لیے بنیادی شرط ہے۔ اگر سیاسی جماعتیں انتخابی نتائج پر تحفظات رکھتی ہیں تو ان کا منصفانہ اور شفاف ازالہ ہونا چاہیے تاکہ آئندہ انتخابات زیادہ قابل اعتماد بنائے جا سکیں۔ پاکستان کی تاریخ میں میثاقِ جمہوریت ایک اہم سیاسی پیش رفت کے طور پر سامنے آیا تھا۔ 2006 میں مسلم لیگ (ن) اور پاکستان پیپلز پارٹی کی قیادت نے لندن میں اس معاہدے پر اتفاق کیا۔ اس کا مقصد سیاسی محاذ آرائی کے بجائے جمہوری اصولوں کی پاسداری، آئین کی بالادستی اور غیر جمہوری مداخلت کی حوصلہ شکنی کے لیے مشترکہ لائحہ عمل اختیار کرنا تھا۔ اس معاہدے نے مختلف سیاسی جماعتوں کے درمیان اختلافات کے باوجود جمہوری نظام کے تحفظ کے لیے تعاون کی ایک بنیاد فراہم کی۔ بعد کے برسوں میں آئینی اور پارلیمانی سطح پر ہونے والی بعض پیش رفتوں میں سیاسی اتفاقِ رائے کی اہمیت بھی نمایاں رہی۔ اس سے یہ اصول ضرور واضح ہوا کہ سیاسی جماعتیں اپنے اختلافات کے باوجود جمہوری نظام کے تحفظ کے لیے مشترکہ ضابطہ کار وضع کر سکتی ہیں۔ آج صورت حال یہ ہے کہ حکومت اور اپوزیشن کے درمیان کشیدگی، ایک دوسرے پر عدم اعتماد اور سیاسی تنازعات نے بے یقینی کو بڑھایا ہے۔ جب سیاسی قوتیں ایک دوسرے کو کمزور کرنے میں اپنی توانائیاں صرف کرتی ہیں تو قومی ترجیحات پر اتفاقِ رائے پیدا کرنا دشوار ہو جائے گا۔ اس لیے سیاسی مفاہمت کو محض جماعتی ضرورت نہیں بلکہ قومی اور معاشی ضرورت کے طور پر بھی دیکھا جانا چاہیے۔ مولانا فضل الرحمٰن کی جانب سے نئے میثاقِ جمہوریت کی تجویز ایک اہم موقع ہے۔ حکومت کو چاہیے کہ وہ اس تجویز کو سیاسی کمزوری کے بجائے قومی مکالمے کا موقع سمجھے اور اپوزیشن سمیت تمام سیاسی جماعتوں کو باضابطہ مذاکرات کی دعوت دے۔ اس عمل میں کسی ایک جماعت کی بالادستی کے بجائے آئینی اصولوں اور مشترکہ قومی مفاد کو مرکزیت حاصل ہونی چاہیے۔ نئے میثاق میں انتخابی اصلاحات، پارلیمان کی خودمختاری سیاسی مقدمات اور گرفتاریوں میں قانون کی یکساں عملداری، اظہار رائے کی آزادی، احتجاج کے جمہوری حق اور سیاسی تنازعات کے پُرامن حل جیسے امور شامل کیے جا سکتے ہیں۔ اس مجوزہ معاہدے کی کامیابی کے لیے ضروری ہے کہ حکومت اور اپوزیشن دونوں اپنی ذمہ داریوں کو تسلیم کریں۔ اپوزیشن احتجاج اور اختلافِ رائے کے آئینی حق کو استعمال کرتے ہوئے ایسے اقدامات سے گریز کرے جو تشدد، انتشار یا ریاستی و عوامی املاک کو نقصان پہنچانے کا سبب بنیں۔ دوسری طرف حکومت کو بھی سیاسی اختلاف کو دبانے کے بجائے برداشت کرنا ہوگا۔ اسی طرح تمام جماعتوں کو اس اصول پر اتفاق کرنا ہوگا کہ اقتدار کا حصول اور اس کا تحفظ آئین، عوامی رائے اور جمہوری ضابطوں کے تابع ہوگا۔ نئے میثاقِ جمہوریت کا مقصد محض سیاسی قیادتوں کے درمیان وقتی مفاہمت نہیں بلکہ ایسا مستقل جمہوری ماحول پیدا کرنا ہو جس میں اختلافات کے باوجود نظام چلتا رہے، انتخابات پر اعتماد بحال ہو۔ اس کے لیے مذاکرات کے ساتھ ساتھ عملی اقدامات، واضح اہداف اور ان پر عمل درآمد کی نگرانی بھی ضروری ہوگی۔ پاکستان کو اس وقت سیاسی تصادم سے زیادہ سیاسی اعتماد، الزام تراشی سے زیادہ مکالمے اور وقتی مفادات سے زیادہ قومی اتفاق رائے کی ضرورت ہے۔ مولانا فضل الرحمٰن کی تجویز پر سنجیدہ پیش رفت حکومت، اپوزیشن اور دیگر سیاسی قوتوں کو ایک میز پر لا سکتی ہے، بشرطیکہ تمام فریق خلوص نیت سے اپنے وعدوں کی پابندی کریں۔ سیاسی استحکام ہی وہ بنیاد ہے جس پر معیشت اعتماد حاصل کرتی، سرمایہ کاری کے امکانات بڑھتے اور ترقی کا سفر آگے بڑھتا ہے۔

پولٹری میں اینٹی بائیوٹکس کا ذمہ دارانہ استعمال ناگزیر

وفاقی وزیر رانا تنویر حسین نے کہا کہ پولٹری سیکٹر میں اینٹی بائیوٹکس کا ذمہ دارانہ استعمال ناگزیر ہے۔ ان کا یہ بیان عوامی صحت اور غذائی تحفظ کے حوالے سے اس اہم مسئلے کی نشاندہی کرتا ہے۔ پاکستان میں مرغیوں کے گوشت کی بڑھتی ہوئی کھپت کے پیش نظر ضروری ہے کہ پولٹری فارمز میں ادویات کے استعمال کو سائنسی اصولوں اور مقررہ ضابطوں کا پابند بنایا جائے۔ مرغیوں کی بیماریوں کے علاج کے لیے اینٹی بائیوٹکس کا استعمال اپنی جگہ ضروری ہے، لیکن ان ادویات کا بلا ضرورت، غیر محتاط یا ضرورت سے زیادہ استعمال انسانی صحت کے لیے خطرات پیدا کرتا ہے۔ اسی طرح اگر مرغیوں کو دی جانے والی ادویات کے مقررہ وقفہ اخراج کی پابندی نہ کی جائے تو گوشت میں ان کی باقیات مقررہ محفوظ حدود سے زیادہ رہ سکتی ہیں۔ حکومت کو چاہیے کہ پولٹری کے شعبے میں اینٹی بائیوٹکس کے استعمال کے لیے جامع اور قابل عمل طریقہ کار وضع کرے۔ اس میں مجاز ادویات، ان کی مقدار، استعمال کی وجہ، ویٹرنری ڈاکٹر کے نسخے، علاج کی مدت اور ذبح سے پہلے لازمی وقفہ اخراج کا واضح تعین کرے۔ پولٹری فارمز، ادویات کی فروخت اور مارکیٹ میں دستیاب گوشت کی باقاعدہ جانچ بھی یقینی بنائی جائے۔ خلاف ورزی کرنے والوں کے خلاف موثر کارروائی اور فارمز کی تربیت بھی ضروری ہے۔ عوام کو صحت بخش، معیاری اور محفوظ گوشت فراہم کرنا حکومت کی ذمہ داری ہے۔ موثر نگرانی اور قانون پر سختی سے عمل درآمد ہی اس مقصد کے حصول کا راستہ ہے۔

بدر مفاہمتی یاد داشت: بین الاقوامی سطح پر پاکستان کے کردار کی مضبوطی

میڈیا آئی



عبدالباسط علوی
abdulbasitalvi@gmail.com

بدر یاد داشت مفاہمت پاکستان کی دفاعی صنعت اور بین الاقوامی شراکت داری میں ایک اہم قدم کی عکاسی کرتی ہے۔ ترکی، قطر، پاکستان اور انڈونیشیا کی جانب سے دوحہ میں دستخط کیے جانے والے اس معاہدے کے تحت مشترکہ عسکری پیداوار، تحقیق و ترقی، ٹیکنالوجی کی منتقلی اور تکنیکی تربیت میں تعاون قائم کیا گیا ہے۔ اس تقریبِ دستخط میں قطر کے نائب وزیر اعظم اور وزیر مملکت برائے دفاعی امور شیخ سعود بن عبدالرحمن بن حسن آل ثانی، پاکستان کے وزیر دفاع خواجہ محمد آصف، ترکی کے وزیر دفاع یاشار گولر، انڈونیشیا کے نائب وزیر دفاع مارشل یوسف جوہری اور ترکی کی دفاعی صنعت کی اتھارٹی کے صدر پروفیسر ہالوک گورگون نے شرکت کی۔ بدر کا مطلب چودھویں کا چاند ہے اور یہ چاروں ممالک کی باہمی طور پر ایک دوسرے کی تکمیل کرنے والی طاقتوں اور مشترکہ امنگوں کی علامت ہے۔ اس معاہدے کا مقصد دفاعی مینوفیکچرنگ کو مضبوط بنانا، ہنر مند ملازمتیں پیدا کرنا، جدت طرازی کو فروغ دینا، برآمدات میں اضافہ کرنا اور اتحادی و دوست ممالک کو رسد فراہم کرنا ہے۔ پاکستان ترکی کی ڈرونز اور جدید الیکٹرانکس میں مہارت، قطر کے مالی وسائل اور انڈونیشیا کی مینوفیکچرنگ کی صلاحیتوں سے فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ یہ معاہدہ ایک وسیع صنعتی نیٹ ورک تشکیل دے کر ترکی اور قطر کے ساتھ پاکستان کے موجودہ دفاعی تعلقات کو بھی مزید مستحکم کرتا ہے۔ اس سے پاکستان کے دفاعی اداروں، بشمول ڈیفنس انڈسٹریل پروڈکشن آرگنائزیشن کو مربوط سپلائی چینز تیار کرنے، سرمایہ کاری کو راغب کرنے اور جدید ٹیکنالوجی تک رسائی حاصل کرنے میں مدد مل سکتی ہے۔ انڈونیشیا کی شرکت جنوبی ایشیا، مشرق وسطیٰ اور جنوب مشرقی ایشیا کو بھی آپس میں جوڑتی ہے، جس سے تجارت اور تعاون کے نئے مواقع پیدا ہوتے ہیں۔ انڈونیشیا کا مقصد اپنی دفاعی شراکت داری کو متنوع بنانا اور عالمی سپلائی چینز میں اپنی پوزیشن کو مستحکم کرنا ہے، جبکہ چاروں ممالک اپنی صلاحیتوں کو بڑھانے اور مزید جدید دفاعی پیداوار کی طرف بڑھنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔

بدر یادداشتِ مفاہمت مکہ جوائنٹ ڈیفنس ایگریمنٹ کی تکمیل کرتی ہے، جس پر پاکستان، سعودی عرب اور ترکی نے اگست 2026 میں دستخط کیے تھے۔ جہاں مکہ معاہدہ اجتماعی دفاع پر توجہ مرکوز کرتا ہے اور کسی ایک رکن پر مسلح حملے کو تینوں پر حملہ تصور کرتا ہے، وہیں بدر معاہدہ مشترکہ مینوفیکچرنگ اور صنعتی ترقی پر مرکوز ہے۔ یہ دونوں معاہدے مل کر پاکستان کے اس کردار کو مضبوط بناتے ہیں جو ایک سیکیورٹی پارٹنر اور دفاعی پیداوار کے پارٹنر دونوں حیثیتوں سے ہے۔ مکہ اتحاد ریاض میں طے پانے والے اس فیصلے کے بعد نفاذ کی طرف آگے بڑھ چکا ہے جس کے تحت طے شدہ فوجی دستوں اور صلاحیتوں کو سعودی عرب میں تعینات کرنا ہے، جبکہ پاکستان نے ایک ریٹائرڈ لیفٹیننٹ جنرل کو اس اتحاد کا پہلا سیکرٹری جنرل مقرر کیا ہے۔ بدر معاہدے میں توسیع بھی ہو سکتی ہے کیونکہ اس کے بانی اراکین کے طے کردہ ضوابط کے تحت دیگر دوست ممالک بھی اس میں شامل ہو سکتے ہیں۔ خلیج، مشرق وسطیٰ اور جنوب مشرقی ایشیائی ممکنہ شرکت اس نیٹ ورک کی صنعتی صلاحیت، منڈیوں اور سفارتی اثر و رسوخ میں اضافہ کر سکتی ہے، جس سے ایک بانی رکن کی حیثیت سے پاکستان کو فائدہ ہوگا۔ وزیر دفاع خواجہ محمد آصف نے اندرونی اور بین الاقوامی قوانین کے مطابق قابل اعتماد شراکت داری، علاقائی امن، خود کفالت، مشترکہ پیداوار، صنعتی تعاون اور ٹیکنالوجی کی منتقلی کے لیے پاکستان کے عزم پر زور دیا ہے۔ یہ اہداف غیر ملکی سپلائرز پر انحصار کم کرنے کے لیے خاص طور پر اہم ہیں۔ مشترکہ پیداوار سے ممالک کو تکنیکی مہارت حاصل کرنے، آلات کی دیکھ بھال کرنے، اسپیئر پارٹس حاصل کرنے اور بالآخر اپنے نظام کو اپنی ضروریات کے مطابق ڈھالنے میں مدد ملتی ہے۔ اس معاہدے کا تربیتی حصہ بھی انتہائی اہم ہے کیونکہ اس سے فوجی اہلکاروں کو آلات چلانے اور ان کی دیکھ بھال کرنے، مشترکہ طریقہ کار وضع کرنے، باہمی ہم آہنگی کو بہتر بنانے اور مسلسل تبادلوں کے ذریعے اعتماد پیدا کرنے میں مدد ملتی ہے۔ یہ تعلقات مشترکہ مشقوں، اتحادی کارروائیوں اور امن مشنز میں معاون ثابت ہو سکتے ہیں۔ مجموعی طور پر بدر معاہدہ پاکستان کی دفاعی صنعت کو ترقی دینے، علاقائی سیکیورٹی کی شراکت داری کو مضبوط بنانے، بین الاقوامی منڈیوں کو وسعت دینے اور زیادہ تکنیکی خود مختاری حاصل کرنے کے لیے ایک طویل مدتی فریم ورک فراہم کرتا ہے۔

تحقیق و ترقی شاید اس معاہدے کا سب سے دور اندیش عنصر ہے۔ تحقیق و ترقی کا کام مہنگا اور خطرات سے گھرا ہوتا ہے جس کے لیے کئی سالوں تک مسلسل سرمایہ کاری کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس گروپ کا کوئی بھی ایک ملک دفاعی تحقیق و ترقی کے لیے لامحدود وسائل نہیں رکھتا لیکن اپنی کوششوں کو یکجا کر کے وہ اکیلے کے مقابلے میں، بہت کچھ حاصل کر سکتے ہیں۔ وہ نئے سسٹمز کو تیار کرنے کے اخراجات اور ناکامی کے خطرات کو آپس میں بانٹ سکتے ہیں اور اپنے سائنسی استعداد کو یکجا کر سکتے ہیں۔ پاکستان کے پاس انجینئرنگ اور سائنسی صلاحیتوں کی ایک مضبوط بنیاد ہے، ترکیہ نے حالیہ سالوں میں دفاعی جدت طرازی کی شاندار صلاحیت کا مظاہرہ کیا ہے، قطر کے پاس پرعزم منصوبوں کی مالی اعانت کے لیے مالی وسائل موجود ہیں اور انڈونیشیا کے پاس ایک بڑی صنعتی بنیاد اور ہنر مند کارکنوں کا بڑا ذخیرہ ہے۔ یہ سب مل کر ایسی ٹیکنالوجیز پر کام کر سکتے ہیں جو ان میں سے کسی ایک کے لیے انفرادی طور پر پہنچ سے باہر ہو سکتی تھیں۔

بدر یاد داشت پاکستان کے عالمی تاثر پر بھی مثبت اثرات مرتب کرتی ہے۔ سالوں سے بین الاقوامی میڈیا میں پاکستان کو بنیادی طور پر سلامتی کے چیلنجز کے تناظر میں دکھایا جاتا رہا ہے اور اسے ایک ایسے ملک کے طور پر دیکھا جاتا رہا ہے جو امداد فراہم کرنے کے بجائے حاصل کرتا ہے۔ بدر معاہدہ اس بیانیے کو بدلنے میں مدد کرتا ہے۔ یہ پاکستان کو پیش رفتہ صنعتی صلاحیتوں کے حامل ملک کے طور پر پیش کرتا ہے اور ظاہر کرتا ہے کہ پاکستان ایک ایسا partner ہے جس کی دیگر اقوام تلاش کرتی ہیں۔ یہ پاکستان کو علاقائی استحکام میں اپنا حصہ ڈالنے والے ملک کے طور پر دکھاتا ہے، نہ کہ صرف اس سے فائدہ اٹھانے والے کے طور پر۔ پاکستان کے عوام طویل عرصے سے یہ محسوس کرتے رہے ہیں کہ ان کے ملک کی مثبت خدمات کو نظر انداز کر دیا جاتا ہے۔ بدر جیسے معاہدے اس بات کا ٹھوس ثبوت فراہم کرتے ہیں کہ پاکستان ایک ذمہ دار اور باصلاحیت بین الاقوامی اداکار ہے، جو کہ قومی فخر کا باعث ہے۔

یہ معاہدہ پاکستان کی خارجہ پالیسی کے ایک وسیع تر فریم ورک میں بھی بالکل فٹ بیٹھتا ہے۔ پاکستان مسلم دنیا کے ممالک کے ساتھ اپنے تعلقات کو فعال طور پر مضبوط بنا رہا ہے۔ اس نے مکہ معاہدے کے ذریعے سعودی عرب کے ساتھ اپنے تعلقات کو گہرا کیا ہے، ترکیہ کے ساتھ ایک قریبی شراکت داری برقرار رکھی ہے جو دفاع، تجارت اور سفارت کاری کا احاطہ کرتی ہے اور سیکیورٹی و معاشی امور پر قطر کے ساتھ مسلسل منسلک رہا ہے۔ اب وہ انڈونیشیا کے ساتھ ایک نیا تعلق استوار کر رہا ہے۔ یہ تنوع کی ایک حکمت عملی ہے جو کسی ایک شراکت دار پر انحصار کو کم کرتی ہے اور مشترکہ مفادات و باہمی احترام پر مبنی تعلقات کا ایک نیٹ ورک بناتی ہے۔ بدر یاد داشت اس حکمت عملی کا ایک عملی اور مادی اظہار ہے۔ دفاعی صنعت ایک نہایت سخت اور مطالبہ کرنے والا شعبہ ہے جس کے لیے درست ترین انجینئرنگ، سخت کوالٹی کنٹرول اور سیکیورٹی کے سخت پروٹوکولز کی ضرورت ہوتی ہے۔ یہ حقیقت کہ چار ممالک اپنی دفاعی صنعتوں کو جزوی طور پر بھی یکجا کرنے پر تیار ہیں، ان کے درمیان گہرے اعتماد کی علامت ہے۔ وہ حساس ٹیکنالوجیز کا تبادلہ کرنے، اپنی پیداواری تنصیبات کو ایک دوسرے کے انسپکٹرز کے لیے کھولنے اور اپنی برآمدی پالیسیوں میں ہم آہنگی پیدا کرنے کے لیے تیار ہیں۔ تعاون کی یہ سطح عام نہیں ہے اور اس مقام تک پہنچنے کے لیے سالوں کے تعلقات کی ضرورت ہوتی ہے۔ بدر یاد داشت صبر آزما سفارت کاری اور مسلسل تعلقات کا نتیجہ ہے۔ مستقبل کی طرف دیکھیں تو بدر معاہدے کی کامیابی کا انحصار اس کے عملی درآمد پر ہوگا۔ کسی یادداشت پر دستخط کرنا آسان کام ہے، لیکن اسے فعال مشترکہ پیداواری لائنوں، متحرک تحقیق و ترقی کے منصوبوں اور باقاعدہ تربیتی تبادلوں میں بدلنا اصل محنت طلب کام ہے۔ اس کے لیے بیورو کریٹک ہم آہنگی، بجٹ کی تخصیص اور ناگزیر اختلافات کو حل کرنے کی ضرورت ہوگی۔ لیکن اس کا فریم ورک مضبوط ہے اور سیاسی ارادہ موجود دکھائی دیتا ہے۔ ان چاروں ممالک کے پاس مختلف طاقتیں اور مختلف ضروریات ہیں، جو کہ درحقیقت ایک فائدے کی بات ہے کیونکہ اس کا مطلب ہے کہ وہ باہمی تجارت کر سکتے ہیں۔ پاکستان افرادی قوت اور پیداواری صلاحیت کی کچھ مخصوص انواع پیش کر سکتا ہے، ترکیہ جدید ٹیکنالوجی اور ڈیزائن کی مہارت دے سکتا ہے، قطر مالی اعانت اور سٹریٹیجک مقام فراہم کر سکتا ہے اور انڈونیشیا مارکیٹ تک رسائی اور پیداواری پیمانہ فراہم کر سکتا ہے۔ ہر ایک کے پاس کچھ نہ کچھ ایسا ہے جس کی دوسروں کو ضرورت ہے۔ پاکستان کے لیے بدر یاد داشت ایک اہم پیش رفت اور سنگ میل ہے۔ یہ بین الاقوامی دفاعی تعاون کے ایک نئے درجے میں ملک کے داخلے کی نشاندہی کرتا ہے۔ یہ پاکستان کو حاشیے سے نکال کر ایک کثیر الجہتی صنعتی منصوبے کے مرکز میں لے آتا ہے۔ یہ پاکستانی انجینئرز، ٹیکنیشنز اور دفاعی کمپنیوں کے لیے مواقع پیدا کرتا ہے اور تین اہم ممالک کے ساتھ پاکستان کے تعلقات کو مضبوط بناتا ہے۔ یہ مکہ معاہدے کی سلامتی کی ضمانتوں کی تکمیلی معاونت کرتا ہے اور بین الاقوامی میدان میں پاکستان کے مقام کو بلند کرتا ہے۔ پاکستان کے عوام کے پاس فخر محسوس کرنے کی وجہ موجود ہے، کیونکہ ان کے ملک کو اس کی صلاحیتوں کی وجہ سے پہچانا جا رہا ہے اور اسے ایک اہم خطے میں دفاعی پیداوار کے مستقبل کو تشکیل دینے میں مدد کے لیے مدعو کیا جا رہا ہے۔ بدر معاہدہ صرف کاغذ کا ایک ٹکڑا نہیں بلکہ ایک عزم کا اظہار ہے، ایک اعلان ہے کہ پاکستان پسندیدہ شراکت دار ہے اور ایک نشانی ہے کہ دنیا میں پاکستان کا کردار ہر گزرتے دن کے ساتھ مضبوط سے مضبوط تر ہو رہا ہے۔

عالمی دن اور پاکستانی صحافت کا دوہرا المیہ!



تحریر: طارق عثمانی / خصوصی تجزیہ

ہر سال 2 نومبر کو پاکستان سمیت دنیا بھر میں "صحافیوں کے خلاف جرائم میں سزا سے استثنیٰ کے خاتمے کا عالمی دن" منایا جاتا ہے۔ یہ دن ہمیں یاد دلاتا ہے کہ سچ کی آواز دبانے کے لیے دنیا بھر میں قلم کے مجاہدوں کو کس طرح نشانہ بنایا جاتا ہے، انہیں قتل کیا جاتا ہے، اغوا کیا جاتا ہے اور ان پر تشدد کیا جاتا ہے، جبکہ ان جرائم کو انجام دینے والے قانون کی گرفت سے آزاد گھومتے ہیں۔ پاکستان کا شمار بھی دنیا کے ان خطرناک ترین ممالک میں ہوتا ہے جہاں صحافی اپنے فرائض کی انجام دہی کے دوران مسلسل خطرات کا شکار رہتے ہیں۔

لیکن آج، جب دنیا یہ عالمی دن منا رہی ہے، پاکستانی صحافت ایک دوہرے اور اس سے بھی زیادہ بھیانک المیے سے گزر رہی ہے۔ ایک طرف تو بیرونی خطرات اور قاتلوں کو سزا نہ ملنے کا خوف ہے، تو دوسری طرف خود صحافت کے اندر سے اٹھنے والا معاشی اور فکری زوال کا وہ طوفان ہے جس کی پیش گوئی میں نے آج سے ٹھیک بائیس سال پہلے کی تھی۔

آج سے دو دہائیوں سے بھی زیادہ عرصہ قبل، مارچ 2004ء میں، جب پاکستان میں الیکٹرانک میڈیا ابھی اپنے پاؤں جما رہا تھا اور ڈیجیٹل یا سوشل میڈیا کا دور دور تک وجود نہیں تھا، میں نے اسی اخبار کے صفحات پر ایک کالم تحریر کیا تھا جس کا عنوان تھا: "خدارا! ایسی موت سے بچائیے"۔ چونکہ میں بنیادی طور پر ایک انویسٹیگیٹو رپورٹر (تفتیشی خبر نگار) تھا اور حقائق کی تہہ تک پہنچ کر آنے والے حالات پر گہری نگاہ رکھنا میرا پیشہ ورانہ خاصہ تھا۔ مزید برآں، پچھلی چار دہائیوں سے صحافتی سیاست سے گہری وابستگی اور ایک متحرک ٹریڈ یونینسٹ کے طور پر میدان عمل میں رہنے کے باعث، میں صحافت اور صحافیوں کے حالات کار سے نہ صرف ملکی سطح پر بلکہ بین الاقوامی سطح پر بھی گہری اور وسیع آگہی رکھتا ہوں۔ اسی وسیع عالمی و قومی تجربے کی بنیاد پر میں نے دو دہائیوں سے بھی زیادہ عرصہ پہلے اس ہولناک صورتحال کو بھانپ لیا تھا جس کا آج ہمیں سامنا ہے۔ لیکن افسوس! میری اس بروقت آگہی اور تفتیشی بنیادوں پر کی گئی فریاد پر نہ تو وقت کی حکومتوں نے توجہ دی اور نہ ہی ہمارے اپنے صحافتی اداروں نے کوئی ہوش کے ناخن لیے۔

اس دور میں، میں نے ایک تفتیشی صحافی کے طور پر نہ صرف کالم لکھا بلکہ پاکستان فیڈرل یونین آف جرنلسٹس (PFUJ) کی اس وقت کی قیادت کو بھی اس آنے والے طوفان سے ذاتی طور پر آگاہ کیا تھا۔ میں نے ان کے سامنے یہ مقدمہ رکھا تھا کہ اگر ہم نے ابھی سے ڈیجیٹل لہر، فیک نیوز اور رپورٹرز کی پیشہ ورانہ تربیت کے لیے کوئی مضبوط ضابطہ اخلاق اور حفاظتی دیوار قائم نہ کی، تو یہ سیلاب سب کچھ بہالے جائے گا۔ مگر افسوس کی بات یہ ہے کہ ہماری اس وقت کی صحافتی تنظیم نے اس سنگین ترین معاملے پر کوئی توجہ نہیں دی۔ نتیجہ کیا نکلا؟ بعد کے حالات میں نہ صرف صحافت کا معیار گرا، بلکہ مزدور صحافیوں کے حقوق کے لیے لڑنے والی وہ تاریخ ساز 'پاکستان فیڈرل یونین آف جرنلسٹس' (PFUJ) خود بھی دھڑے بندیوں کا شکار ہو کر حصوں بخروں میں تقسیم ہو گئی اور اس کے ٹکڑے ہو گئے۔

تنظیموں کی اس ٹوٹ پھوٹ اور صحافتی دھڑے بندیوں کا سب سے بڑا نقصان آج کے عام اور سچے میڈیا ورکر کو اٹھانا پڑ رہا ہے۔ جو فیک نیوز اور سنسنی خیزی کا خدشہ میں نے بائیس سال پہلے ظاہر کیا تھا، آج وہ ہمارے پورے میڈیا سیکٹر کو نگل چکا ہے۔ خبر کی جگہ "کلک بیٹ" اور "ویوز" کی مونیٹائزیشن نے لے لی ہے۔ سچائی اب لاوارث ہے اور سنسنی خیزی کا کاروبار عروج پر ہے۔ اس فکری زوال کے نتیجے میں جو سب سے بڑا اور بھیانک انسانی المیہ جنم لے چکا ہے، وہ ہمارے صحافیوں اور میڈیا ورکرز کے حالاتِ کار ہیں۔ سزا سے استثنیٰ کے عالمی دن پر جہاں ہم ان صحافیوں کو یاد کرتے ہیں جو گولیوں کا شکار ہوئے، وہیں ہمیں ان گمنام شہیدوں کو بھی نہیں بھولنا چاہیے جو معاشی دہشت گردی کا شکار ہو رہے ہیں۔ آج ہزاروں کی تعداد میں قلم کے مزدور، رپورٹرز، سب ایڈیٹرز اور تکنیکی عملہ بیروزگاری کی دلدل میں دھنس چکا ہے اور ان کا کوئی پرسان حال نہیں ہے۔ نہ حکومتیں ان کی طرف دیکھتی ہیں، نہ یہ بکھری ہوئی صحافتی تنظیمیں ان کے کام آ رہی ہیں اور نہ ہی میڈیا ہاؤسز کے مالکان کو ان کی کوئی پرواہ ہے۔ سب کے سب بے یارو مددگار چھوڑ دیے گئے ہیں۔ بات اب صرف نوکری چھوٹنے تک محدود نہیں رہی، بلکہ یہ بقا کی جنگ بن چکی ہے۔ اس شدید بیروزگاری، فاقہ کشی اور ذہنی تناؤ کے ہاتھوں ہمارے کئی قابل فخر صحافی بھائی زندگی کی بازی ہار چکے ہیں اور بیروزگاری کے ہاتھوں بے موت مر رہے ہیں۔ سینکڑوں میڈیا ورکرز ایسے ہیں جو بیروزگاری کے باعث شدید بیمار ہیں، لیکن ان کے پاس اپنے علاج معالجے یا دواؤں تک کے پیسے نہیں ہیں اور وہ ہسپتالوں کے سرد وارڈز میں لاوارث پڑے سسک رہے ہیں۔

میں نے 2004ء میں کالم کا اختتام ان الفاظ پر کیا تھا: "اگر عامل صحافیوں کی تربیت کا بندوبست نہ کیا گیا تو آنے والے سالوں میں ملکی صحافت کے وقار اور اقدار کو کوئی نہیں بچا پائے گا... صحافت بے موت ماری جائے گی"۔ آج ایک انویسٹیگیٹو رپورٹر کی حیثیت سے مجھے اپنی اس پیش گوئی کے سچ ہونے پر فخر سے زیادہ رونا آتا ہے کہ کاش میری اس آواز پر وقت کی قیادت کان دھرتی۔ آج پاکستان کی صحافت واقعی اسکرینوں پر روزانہ بے موت ماری جا رہی ہے اور اس کے محافظ سڑکوں پر دم توڑ رہے ہیں۔ 2 نومبر کا یہ عالمی دن منانے کا حق ہمیں تبھی حاصل ہوگا جب ہم صحافیوں پر ظلم کرنے والے بیرونی عناصر کے ساتھ ساتھ ان کے معاشی قاتلوں کا بھی محاسبہ کریں گے۔ اگر اب بھی ریاست، پیمرا، بڑے میڈیا ہاؤسز اور پی ایف یو جے کے تمام دھڑے اپنے ذاتی مفادات اور سیاست سے بالاتر ہو کر ان بیروزگار، بیمار اور سسکتے ہوئے صحافیوں کے لیے کوئی ہنگامی اقدامات نہیں کرتے، تو یہ پورا شعبہ ہمیشہ کے لیے دفن ہو جائے گا۔ خدارا! صحافت اور اس سے وابستہ انسانوں کو اس ہولناک معاشی، جسمانی اور فکری موت سے اب تو بچا لیجیے!

اپنا کسان بینک، زرعی خوشحالی کی سمت انقلابی قدم

صدا بصحرا



رفیع صحرائی
rafisehraee5586@gmail.com

وزیر اعلیٰ پنجاب مریم نواز شریف نے صوبے میں کاشت کاروں کے لیے پہلا ※ "اپنا کسان بینک" قائم کرنے کا اعلان کیا ہے۔ کسانوں کی طرف سے اس اعلان کو بہت زبردست پذیرائی مل رہی ہے۔

یہ حقیقت ہے کہ پاکستان کی معیشت کا پہیہ زراعت کے بغیر نہیں چل سکتا اور زراعت کا پہیہ کسان کے بغیر حرکت نہیں کر سکتا۔ کسان خوشحال ہو تو منڈی آباد ہوتی ہے، زراعت کی ترقی سے صنعت کا پہیہ تیز ہوتا ہے، اس سے دیہی معیشت میں گردش زر بڑھتی ہے اور ملک کی غذائی ضروریات پوری کرنے کی صلاحیت مضبوط ہوتی ہے۔ اس اعتبار سے پنجاب میں کاشتکاروں کے لیے پہلے "اپنا کسان بینک" کے قیام کا اعلان ایک ایسا قدم ہے جسے محض ایک مالیاتی منصوبہ نہیں بلکہ زرعی معیشت کی مضبوط بنیاد قرار دیا جا سکتا ہے۔

وزیر اعلیٰ پنجاب مریم نواز شریف کی طرف سے کاشتکاروں کی فلاح و بہبود کے لیے متعدد اعلانات، خصوصاً اپنا کسان بینک، کسان کارڈ، زرعی قرضوں میں سہولت، ڈی اے پی سپورٹ، گندم کی امدادی قیمت پر عملدرآمد، زیتون کی کاشت کے فروغ اور آبپاشی کے نظام میں بہتری کے اقدامات اس امر کی نشاندہی کرتے ہیں کہ حکومت پنجاب زراعت کو محض ایک شعبہ نہیں بلکہ صوبے اور ملک کی معاشی ترقی کا بنیادی ستون سمجھ رہی ہے۔

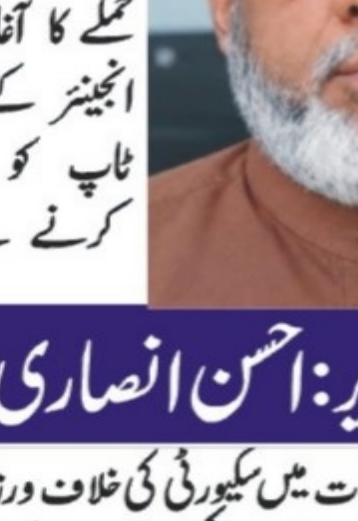
اپنا کسان بینک کا قیام اس لیے بھی اہم ہے کہ ہمارے کسان کو فصل کاشت کرنے سے پہلے ہی کئی مالی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ بیج، کھاد، زرعی ادویات، ڈیزل، بجلی، پانی، مشینری اور مزدوری کے اخراجات مسلسل بڑھ رہے ہیں۔ ایسی صورت حال میں چھوٹا کسان خاص طور پر سرمایہ کی کمی کے باعث اکثر ایسے ذرائع سے قرض لینے پر مجبور ہو جاتا ہے جہاں اسے بھاری منافع یا سود ادا کرنا پڑتا ہے۔ اس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ کسان کی فصل کی آمدنی کا بڑا حصہ قرض اتارنے میں چلا جاتا ہے۔ اگر اپنا کسان بینک واقعی کسان دوست بینکاری کا موثر ذریعہ بن جاتا ہے تو یہ صورت حال تبدیل ہو سکتی ہے۔ اعلان کے مطابق ایک کروڑ روپے تک قرض پر زیرو مارک اپ، تین کروڑ روپے تک دو فیصد اور پانچ کروڑ روپے تک پانچ فیصد شرحِ سود کی سہولت کسانوں کو زرعی سرگرمیوں کے لیے سستا سرمایہ فراہم کرنے میں اہم کردار ادا کر سکتی ہے۔ تاہم اصل کامیابی اسی وقت ممکن ہوگی جب یہ قرضے کاغذی کارروائی، سفارش، سیاسی وابستگی اور غیر ضروری ضمانتوں کی پیچیدگی سے آزاد ہو کر آسان اور سادہ پراسیس کے ذریعے حقیقی کاشتکار تک پہنچیں۔

اپنا کسان بینک کے اغراض و مقاصد صرف قرض فراہم کرنے تک محدود نہیں ہونے چاہئیں۔ اسے کسان کے لیے ایک مکمل "ون ونڈو زرعی مالیاتی مرکز" بننا چاہیے، جہاں کسان کو قرض کے ساتھ ساتھ فصل، مارکیٹ، جدید زرعی ٹیکنالوجی، فصلوں کی انشورنس، موسمی حالات، پانی کے استعمال اور بہتر بیج کے بارے میں رہنمائی بھی میسر ہو۔ اگر بینک کسان کو صرف پیسہ دے گا تو وہ ایک عام مالیاتی ادارہ ہوگا، لیکن اگر وہ کسان کو درست فیصلہ کرنے اور اس پر عمل درآمد میں بھی مدد دے گا تو حقیقی معنوں میں "اپنا کسان بینک" بن سکے گا۔

پنجاب گورنمنٹ کا کسان کارڈ بھی اس سلسلے میں ایک اہم پیش رفت ہے۔ حکومت کے مطابق پنجاب میں دس لاکھ سے زائد چھوٹے کاشتکار اس سے مستفید ہو رہے ہیں۔ ڈی اے پی کی خریداری کے لیے فی ایکڑ قرض میں اضافہ اور کسان کو 30 ہزار سے بڑھا کر 33 ہزار 500 روپے فی ایکڑ تک سہولت دینا بھی زرعی لاگت کم کرنے کی کوشش ہے۔ پنجاب بھر میں 17 ارب روپے کے قرض سے 50 لاکھ ایکڑ رقبے کے مالکان کو فائدہ پہنچانے کا ہدف بھی قابل قدر اقدام ہے۔

تاہم ہمیں یہ حقیقت نہیں بھولنی چاہیے کہ کسان کو صرف قرض نہیں، مناسب قیمت اور یقینی منڈی بھی درکار ہے۔ اگر کسان مہنگی کھاد، مہنگا ڈیزل اور مہنگا بیج خرید کر فصل تیار کرے اور فصل تیار ہونے کے بعد اسے اپنی پیداوار کی مناسب قیمت نہ ملے تو سستا قرض بھی اس کا مسئلہ مستقل طور پر حل نہیں کر سکتا۔ کسان کی تمام نقد آور فصلوں کی سرکاری خرید کا انتظام ملک کو زرعی خود کفالت کی طرف لے جانے میں اہم پیش رفت ثابت ہو سکتا ہے۔ حکومت کو اپنا کسان بینک کے ذریعے فصلوں کی انشورنس کا نظام بھی متعارف کرانا چاہیے۔ سیلاب، بارش، ژالہ باری، خشک سالی، کیڑوں اور بیماریوں سے فصل تباہ ہونے کی صورت میں کسان کا پورا سرمایہ ڈوب جاتا ہے۔ ایک ایسا زرعی انشورنس نظام جس میں حکومت بھی اپنا حصہ ڈالے، کسان کو قدرتی آفات کے خلاف مضبوط تحفظ فراہم کر سکتا ہے۔ اسی طرح کسان کی جدید زرعی مشینری تک آسان رسائی بھی ضروری ہے۔ ہر چھوٹا کسان ٹریکٹر، ہارویسٹر، ڈرون، جدید آبپاشی نظام یا دیگر مہنگی مشینری خریدنے کی استطاعت نہیں رکھتا۔ اپنا کسان بینک مشترکہ مشینری مراکز یا آسان اقساط پر زرعی آلات کی فراہمی کا نظام شروع کرے تو پیداواری لاگت کم اور فی ایکڑ پیداوار میں اضافہ ہو سکتا ہے۔ سب سے بڑی ضرورت یہ ہے کہ اپنا کسان بینک میں شفافیت اور میرٹ کو بنیادی اصول بنانا ہوگا۔ قرض اسی کسان کو ملنا چاہیے جو زمین کاشت کرتا ہے، نہ کہ اس شخص کو جو سیاسی یا انتظامی اثر و رسوخ رکھتا ہو۔ درخواست، منظوری، رقم کی منتقلی اور واپسی کا پورا نظام ڈیجیٹل، آسان اور قابل نگرانی ہونا چاہیے تاکہ کسی مڈل مین، ایجنٹ یا سفارش کی ضرورت باقی نہ رہے۔ یہ بھی ضروری ہے کہ بینک کا دائرہ صرف بڑے زمینداروں تک محدود نہ ہو۔ پاکستان کا اصل کسان وہ چھوٹا اور درمیانہ کاشتکار ہے جو چند ایکڑ زمین پر اپنے خاندان کا مستقبل وابستہ کیے بیٹھا ہے۔ اگر اپنا کسان بینک ایسے کسان کو مضبوط بنا دیتا ہے تو یہ محض ایک بینک نہیں بلکہ دیہی خوشحالی کا ادارہ بن سکتا ہے۔ وزیر اعلیٰ پنجاب کا یہ کہنا بجا ہے کہ پنجاب پاکستان کی فوڈ باسکٹ ہے اور ملک کی معاشی ترقی کا پہیہ پنجاب کے کسان کے بغیر نہیں چل سکتا۔ ہمیں توقع کرنی چاہیے کہ اپنا کسان بینک آنے والے برسوں میں کسان کے لیے اسی اعتماد کی علامت بنے گا جس کی اسے عرصہ دراز سے ضرورت ہے۔ ایسا بینک جہاں کسان قرض لینے والا مجبور شخص نہیں بلکہ ملک کی غذائی سلامتی اور معاشی ترقی کا اہم شراکت دار سمجھا جائے۔ کسان کو خیرات نہیں، سرمایہ، مناسب قیمت، جدید ٹیکنالوجی، پانی، منڈی اور عزت چاہیے۔ اگر حکومت یہ سب فراہم کرنے میں کامیاب ہو گئی تو پنجاب کا کسان صرف اپنی فصلیں نہیں اگائے گا بلکہ ملکی معیشت کے لیے خوشحالی کی نئی فصل بھی کاشت کرے گا۔

”کرپٹو تاریخ کا سب سے بڑا سائبر حملہ: صرف 20 منٹ میں 3.6 ارب ڈالر کی چوری“



تحریر: احسن انصاری

اکتوبر 2026 کے آخری ایام میں عالمی کرپٹو کرنسی کی دنیا کو ایک ایسے سائبر حملے نے ہلا کر رکھ دیا جسے تاریخ کی سب سے بڑی ڈیجیٹل ڈکیتی قرار دیا جا رہا ہے۔ دنیا کے سب سے بڑے کرپٹو ایکسچینج بائنانس (Binance) کے مطابق ہیکرز تقریباً 3.6 ارب ڈالر مالیت کے ڈیجیٹل اثاثے چرانے میں کامیاب ہوئے۔ اس واقعے کا سب سے حیران کن پہلو یہ ہے کہ چوری کی بیشتر کارروائی محض 20 منٹ میں مکمل ہوئی۔ بلاک چین کے تجزیاتی اداروں ٹی آر ایم لیبز اور چین اینالیسس کے مطابق یہ حملہ 29 اکتوبر کی رات کیا گیا۔

اس سے قبل فروری 2025 میں بائی بٹ (Bybit) سے تقریباً 5.1 ارب ڈالر کی کرپٹو کرنسی چوری کو تاریخ کا سب سے بڑا واقعہ سمجھا جاتا تھا۔ بائنانس کا حالیہ نقصان اس سے تقریباً چار گنا زیادہ ہے، جس نے عالمی ڈیجیٹل مالیاتی نظام کی سیکورٹی پر سنجیدہ سوالات اٹھا دیے ہیں۔

اس واقعے کو سمجھنے کے لیے یہ جاننا ضروری ہے کہ کرپٹو ایکسچینج کیسے کام کرتے ہیں۔ لاکھوں صارفین اپنی ڈیجیٹل کرنسی محفوظ رکھنے کے لیے بائنانس جیسے پلیٹ فارمز پر انحصار کرتے ہیں۔ یہ ادارے صارفین کے اثاثے بڑے ڈیجیٹل والٹس میں رکھتے ہیں اور ہر لین دین کی منظوری خصوصی سافٹ ویئر کے ذریعے دی جاتی ہے۔ اگر حملہ آور اس نظام پر کنٹرول حاصل کر لیں تو وہ ایکسچینج کے اپنے والٹس سے رقم اپنے زیرِ انتظام اکاؤنٹس میں منتقل کر سکتے ہیں۔ ٹی آر ایم لیبز کے مطابق ہیکرز نے بائنانس کے مختلف والٹس سے اثاثے نکال کر اپنے والٹس میں منتقل کیے۔ یہ کارروائی دس مختلف بلاک چین نیٹ ورکس پر بیک وقت کی گئی، جس سے حملے کو روکنا مزید مشکل ہو گیا۔

یہ کوئی اچانک ہونے والا حملہ نہیں تھا بلکہ اس کی منصوبہ بندی پہلے سے کی گئی تھی۔ ٹی آر ایم لیبز کے مطابق ہیکرز نے کارروائی سے کم از کم 36 گھنٹے قبل تیاری شروع کر دی تھی۔ ابتدائی طور پر بائنانس نے امکان ظاہر کیا کہ حملے کا آغاز ایک انجینئر کے لیپ ٹاپ کو ہیک کرنے سے ہوا، تاہم بعد کی تحقیقات میں سیکورٹی کی خلاف ورزی کے مزید مقامات سامنے آئے۔ کمپنی کا کہنا ہے کہ اسے کسی والٹ کی نجی کلید چوری ہونے کا ثبوت نہیں ملا۔ دوسری جانب ماؤنٹ گوکس کے سابق سربراہ مارک کارپیلز نے رائٹرز کو بتایا کہ ممکن ہے حملہ آور کم از کم دو والٹس کی نجی کلیدوں تک رسائی حاصل کر چکے ہوں۔ اس معاملے کی مکمل تکنیکی تحقیقات ابھی جاری ہیں۔

سائبر سکیورٹی کے ماہرین اس حملے کا تعلق شمالی کوریا سے منسوب ہیکنگ نیٹ ورک ٹریڈر ٹریٹر (TraderTraitor) اور لازارس گروپ (Lazarus Group) سے جوڑ رہے ہیں۔ ٹی آر ایم لیبز نے بلند درجے کے اعتماد کے ساتھ اس گروپ کو ذمہ دار قرار دیا ہے، جبکہ چین اینالیسس نے بھی اسی نوعیت کا تجزیہ پیش کیا ہے۔ امریکی تحقیقاتی ادارے ایف بی آئی نے 2025 میں بائی بٹ پر ہونے والے حملے کا الزام بھی اسی گروپ پر عائد کیا تھا۔ تاہم بائنانس کے شریک چیف ایگزیکٹو رچرڈ ٹینگ کے مطابق تحقیقات میں ابھی کسی فرد یا گروہ کو حتمی طور پر ذمہ دار نہیں ٹھہرایا گیا۔

ماہرین کے مطابق ایسے حملوں کا بنیادی مقصد مالی وسائل حاصل کرنا ہے۔ شمالی کوریا سے منسوب سائبر نیٹ ورکس پر الزام ہے کہ وہ کرپٹو کرنسی چوری کر کے غیر ملکی کرنسی حاصل کرتے ہیں، جس سے مبینہ طور پر اس کے جوہری پروگرام کو مالی مدد ملتی ہے۔ لازارس گروپ پر 2017 سے کرپٹو کرنسی کے شعبے میں حملوں کے الزامات عائد ہوتے رہے ہیں۔ اس تناظر میں یہ واقعہ محض مالیاتی جرم نہیں بلکہ عالمی سلامتی کے لیے بھی ایک اہم تشویش بن گیا ہے۔ حملے کا علم ہوتے ہی بائنانس نے ڈپازٹس اور رقوم کی واپسی کا عمل عارضی طور پر معطل کر دیا اور صارفین کو یقین دلایا کہ ان کے نقصانات پورے کیے جائیں گے۔ کمپنی کے مطابق تقریباً تین ارب ڈالر مالیت کے اثاثے منجمد کیے جا چکے ہیں، جن میں سے 3.2 ارب ڈالر سے زائد ٹیتھر (Tether) اور سرکل (Circle) نے منجمد کیے۔ یہ دونوں ادارے اسٹیبل کوائن جاری کرتے ہیں، جن کی قدر عموماً امریکی ڈالر کے ساتھ منسلک ہوتی ہے۔ ان کے پاس بعض حالات میں متعلقہ ڈیجیٹل ٹوکنز منجمد کرنے کی صلاحیت ہوتی ہے۔ باقی تقریباً 3.3 ارب ڈالر کے بارے میں صورت حال واضح نہیں۔ بائنانس نے کہا ہے کہ نقصانات کی تلافی کے لیے کمپنی کے اپنے مالی وسائل بھی استعمال کیے جائیں گے۔ کمپنی قانون نافذ کرنے والے اداروں کے ساتھ تعاون کر رہی ہے اور خدمات جلد بحال کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ اس حملے کے اثرات عالمی کرپٹو مارکیٹ پر بھی مرتب ہوئے۔ بٹ کوائن کی قیمت کم ہو کر 368,76 ڈالر کی چھ ہفتوں کی کم ترین سطح پر پہنچ گئی، جبکہ ایتھریم کی قیمت میں تین فیصد سے زیادہ کمی ہوئی۔ امریکی کرپٹو ایکسچینج کوائن بیس کے حصص بھی 8.4 فیصد گر گئے، اگرچہ کمپنی نے واضح کیا کہ اس کا نظام متاثر نہیں ہوا۔ بائنانس کے لیے یہ نقصان اس کے ایک ارب ڈالر کے ہنگامی حفاظتی فنڈ سے چھ گنا زیادہ ہے، جو 2018 میں صارفین کے تحفظ کے لیے قائم کیا گیا تھا۔ ماضی کے واقعات بھی اس خطرے کی سنگینی ظاہر کرتے ہیں۔ 2021 میں پولی نیٹ ورک سے تقریباً 611 ملین ڈالر جبکہ 2018 میں کوائن چیک سے 530 ملین ڈالر مالیت کی کرپٹو کرنسی چوری ہوئی تھی۔ ان واقعات سے واضح ہوتا ہے کہ سائبر مجرم اب صرف بلاک چین کو نہیں بلکہ اس سے منسلک افراد، کمپیوٹرز اور سافٹ ویئر کی کمزوریوں کو بھی نشانہ بنا رہے ہیں۔ اس واقعے سے عام صارفین کے لیے بھی اہم سبق سامنے آتے ہیں۔ اپنی تمام ڈیجیٹل بچت ایک ہی پلیٹ فارم پر رکھنے سے گریز کرنا، دو مرحلہ جاتی تصدیق فعال کرنا اور طویل مدت کے لیے ہارڈ ویئر والٹس استعمال کرنا ضروری ہے۔ اسی طرح سائبر حملے کے بعد رقوم واپس دلانے کے نام پر آنے والے مشکوک پیغامات اور ای میلز سے بھی محتاط رہنا چاہیے۔ ٹی آر ایم لیبز کے مطابق 2025 میں تقریباً 150 سائبر حملوں کے دوران 87.2 ارب ڈالر مالیت کی کرپٹو کرنسی چوری ہوئی تھی۔ بائنانس کا حالیہ واقعہ اس پورے سال کے مجموعی نقصان سے بھی دوگنا زیادہ ہے۔ بلاشبہ کرپٹو کرنسی نے عالمی مالیاتی نظام میں تیز رفتار لین دین اور سرمایہ کاری کے نئے امکانات پیدا کیے ہیں، لیکن اس کے ساتھ سکیورٹی، شفافیت اور قانونی نگرانی کے چیلنجز بھی بڑھ گئے ہیں۔ بائنانس کا واقعہ یاد دلاتا ہے کہ جدید ٹیکنالوجی کی ترقی کے ساتھ مضبوط سائبر سکیورٹی، موثر نگرانی اور جواب دہی کا نظام ناگزیر ہے۔ ڈیجیٹل دنیا میں اربوں ڈالر چند منٹوں میں منتقل ہو سکتے ہیں، لیکن چوری ہونے کے بعد ان کی واپسی ہمیشہ ممکن نہیں ہوتی۔ یہی اس واقعے کا سب سے بڑا سبق ہے۔

کالعدم ایکشن کمیٹی اور انتشار کا کھیل



اصغر علی شاد

یہ امر قابل ذکر ہے کہ راولاکوٹ آج ایک ایسے بحران سے دوچار ہے جس نے شہری زندگی کے بنیادی ڈھانچے کو ہلا کر رکھ دیا ہے۔ جون سے جاری ہنگاموں، ہڑتالوں، ناکہ بندیوں اور مسلح تصادم کے باعث بازار بند، تعلیمی سرگرمیاں معطل اور کاروباری نظام متاثر ہے۔ روزانہ کی بنیاد پر روزی کمانے والے مزدور، دکاندار، ٹرانسپورٹر اور چھوٹے کاروباری افراد شدید مشکلات کا سامنا کر رہے ہیں۔ افسوسناک پہلو یہ ہے کہ عوامی حقوق کے نام پر جاری اس کشمکش میں سب سے زیادہ نقصان بھی عام شہریوں ہی کو اٹھانا پڑ رہا ہے۔ کسے معلوم نہیں کہ کالعدم عوامی ایکشن کمیٹی کے مسلح عناصر کے طرزِ عمل نے صورتِ حال کو مزید سنگین بنا دیا ہے۔ قانون نافذ کرنے والے اہلکاروں پر فائرنگ، اہلکاروں کی شہادت اور زخمی ہونے کے واقعات، جدید اسلحے کی موجودگی اور شہر کے داخلی راستوں پر ناکہ بندی کسی معمول کے احتجاج کا حصہ نہیں ہو سکتے۔ مبصرین کے مطابق احتجاج اور مطالبات پیش کرنا ہر شہری کا حق ہے، لیکن اس حق کی آڑ میں تشدد، خوف اور زبردستی مسلط کرنے کی اجازت نہیں دی جا سکتی۔ کوئی تنظیم خود کو عوام کا نمائندہ قرار دے کر شہریوں کی آزادی اور نقل و حرکت پر اختیار حاصل نہیں کر سکتی۔ ان مسلح عناصر کے پاس جدید اسلحہ کہاں سے آیا، انہیں مالی وسائل کون فراہم کر رہا ہے اور ان سرگرمیوں کے پیچھے کون سے عناصر موجود ہیں؟ یہ ایسے سوالات ہیں جن کا جواب درحقیقت ہر کسی کے پاس ہے اور ہر شخص کو پتہ ہے کہ اس کے پیچھے "را" اور فتنہ الہندوستان موجود ہے۔ یہ کوئی راز کی بات نہیں کہ کسی بھی تنظیم یا فرد کو قانون سے بالاتر نہیں سمجھا جا سکتا۔ شہر کے داخلی راستوں پر ناکے قائم کرنا اور ذرائع ابلاغ کو زمینی حقائق رپورٹ کرنے سے روکنا بھی قابل مذمت ہے۔ صحافیوں کو آزادانہ رپورٹنگ سے روکنے کا مطلب شہریوں کی مشکلات اور ان کے موقف کو منظرِ عام پر آنے سے محروم کرنا ہے۔ اگر کسی تنظیم کا موقف درست اور اس کے مطالبات جائز ہیں تو اسے آزاد صحافت سے خوف زدہ ہونے کی ضرورت نہیں۔ راولاکوٹ کے حالات کسی تنظیم کی مرضی کے مطابق نہیں بلکہ زمینی حقائق کی بنیاد پر سامنے آنے چاہئیں۔ سنجیدہ حلقوں کے مطابق اس بحران کا سب سے تشویشناک نقصان طلبہ کے مستقبل کو پہنچ رہا ہے۔ اسکولوں، کالجوں اور جامعات کی بندش سے تعلیمی سرگرمیاں متاثر ہیں اور ہزاروں طلبہ کا قیمتی وقت ضائع ہو رہا ہے۔ تعلیم کو سیاسی کشمکش کا ہتھیار بنانا نئی نسل کے ساتھ ناانصافی ہے۔ دوسری جانب پونچھ کی پانچ اور سدھنوتی کی دو، مجموعی طور پر سات اسمبلی نشستوں پر انتخابات نہ ہونے کے باعث شہری اپنی جمہوری نمائندگی سے بھی محروم ہیں۔ متعلقہ حکام کو انتخابی عمل کی بحالی کے لیے واضح شیڈول جاری کرنا چاہیے تاکہ عوام اپنے نمائندے منتخب کر سکیں۔ اس تمام صورتحال کا جائزہ لیتے ہوئے مبصرین کا کہنا ہے کہ ریاست شہریوں کی بہتری، ترقی اور تحفظ کے لیے کام کر رہی ہے، لیکن کسی کالعدم تنظیم یا شر پسند عناصر کو انتشار، تشدد اور عوامی زندگی مفلوج کرنے کی اجازت نہیں دی جا سکتی۔ ریاست آزاد کشمیر کے عوام کی فلاح و بہبود، ترقی، بنیادی سہولتوں اور تحفظ کے لیے اپنا کردار ادا کر رہی ہے۔ لیکن اس عمل کو سبوتاژ کرنے اور عوام کو ریاست کے مقابل کھڑا کرنے کی کوششیں کسی صورت قابل قبول نہیں۔ کالعدم عوامی ایکشن کمیٹی اور اس سے وابستہ شر پسند عناصر کو سمجھنا ہوگا کہ احتجاج کے نام پر تشدد، خوف، ناکہ بندی اور شہریوں کو یرغمال بنانا عوامی خدمت نہیں بلکہ ان کے حقوق پر حملہ ہے۔ کوئی تنظیم ریاستی اختیار کا متبادل نہیں بن سکتی اور نہ ہی بندوق کے زور پر اپنے فیصلے عوام پر مسلط کر سکتی ہے۔ جائز مطالبات کے لیے مذاکرات اور آئینی راستے کھلے ہیں، مگر تشدد اور انتشار پھیلانے والوں کے لیے قانون کے مطابق جواب دہی ناگزیر ہے۔ اب وقت آ گیا ہے کہ راولاکوٹ کو یرغمال بنانے کی سیاست ختم ہو، مسلح عناصر کی من مانی کا راستہ روکا جائے اور ریاستی عملداری پوری طرح بحال ہو۔ اس شہر کے بچوں کو تعلیم، تاجروں کو کاروبار، مزدوروں کو روزگار اور شہریوں کو امن و تحفظ چاہیے کیوں کہ عوام کو چند شر پسند عناصر کے رحم و کرم پر نہیں چھوڑا جا سکتا۔

86 ٹن سونا، ڈالر اور بدلتی نئی عالمی بساط



پس پردہ
حامد حبیب کے قلم سے

سنگین عالمی بحرانوں کے لیے ہالینڈ کی تیاریاں۔ ہالینڈ کا امریکہ اور کینیڈا سے سونا لندن منتقل، عالمی مالیاتی نظام، ڈالر کی بالادستی اور مستقبل کی معاشی طاقت کے بدلتے رجحانات کا ایک جائزہ۔ پاکستان کے لئے سبق عالمی منظر نامے پر جو کچھ دکھائی دے رہا ہے وہ تو سب ہی جانتے ہیں۔ مگر پس پردہ آنے والی تبدیلیوں، چیلنجز، خطرات امکانات کو دیکھنے سمجھنے کے لئے جستجو تحقیق مصدقہ معلومات ماہرین کی آرا پھر ان کا جائزہ تجزیہ کرنے کی صلاحیت کی ضرورت ہوا کرتی ہے۔ یہی کوشش کی گئی ہے۔ ضروری نہیں کہ میری رائے سے سب متفق ہوں اختلاف رائے اور بہتر صلاحیت کوئی اور بھی رکھ سکتا ہے۔ میں اپنی کاوش کر کے پردے کے پیچھے ہونے والے عالمی کھیل کو کچھ اس طرح سے دیکھ رہا ہوں۔ کہ اچھے تعلقات ہونے کے باوجود امریکہ کا دوست ملک ہالینڈ اپنا سونا کیوں دوسری جگہ منتقل کر دیا؟ تاریخ کے جھروکوں میں جھانکیں تو بھی عالمی جنگوں کے بعد ایسا بہت کچھ ہوتا دکھائی دیتا ہے۔ دنیا کی تاریخ میں بعض واقعات بظاہر ایک معمول کا مالیاتی فیصلہ دکھائی دیتے ہیں، لیکن ان کے پس منظر میں عالمی سیاست، معاشی مفادات اور طاقت کے توازن میں آنے والی بڑی تبدیلیاں بھی پوشیدہ ہوتی ہیں۔ ستمبر 2026ء میں نیدرلینڈز (ہالینڈ) کے مرکزی بینک کی جانب سے اپنے 86 ٹن سونے کے ذخائر کو امریکہ اور کینیڈا سے برطانیہ منتقل کرنے کے فیصلے کو بھی ایسا ہی اہم واقع قرار دیا جا سکتا ہے۔ بظاہر یہ سونے کی محفوظ تحویل اور مالیاتی انتظام کا معاملہ ہے، لیکن اس کے پس پردہ عالمی جغرافیائی سیاسی کشیدگی، معاشی غیر یقینی عدم استحکام کی صورت حال، ڈالر پر بہت زیادہ انحصار اور قومی مالیاتی خود مختاری جیسے بنیادی سوالات موجود ہیں۔ آخر ہالینڈ جیسے ترقی یافتہ یورپی ملک کو امریکہ کے فیڈرل ریزرو اور کینیڈا میں محفوظ اپنے سونے کا ذخیرے کا بڑا حصہ منتقل کرنے کی ضرورت کیوں پیش آئی؟ کیا یہ محض سونے کی تجارت کو آسان بنانے کا فیصلہ ہے یا عالمی مالیاتی نظام میں اعتماد اور طاقت کی ترجیحات میں کوئی بڑی تبدیلیاں ہو رہی ہیں؟ یہ سوال اس لیے بھی اہم ہے کہ سونا صدیوں سے قومی دولت، مالیاتی تحفظ اور معاشی خود مختاری کی علامت رہا ہے، جبکہ گزشتہ کئی دہائیوں سے امریکی ڈالر عالمی معیشت کا سب سے طاقتور مالیاتی ستون بنا ہوا ہے۔ ہالینڈ کے امریکہ سے 86 ٹن سونے کی منتقلی کی اصل کہانی کچھ یوں معلوم ہوئی کہ ہالینڈ کے مرکزی بینک، ڈی نیدرلینڈشے بینک (DNB) نے 2 ستمبر 2026ء کو جاری کردہ سرکاری اعلامیے میں بتایا کہ مارچ سے اگست 2026ء کے دوران تقریباً 86 ٹن سونا امریکہ کے شہر نیویارک اور کینیڈا کے شہر اوٹاوا سے لندن منتقل کیا گیا ہے۔ یہ سونا امریکہ اور کینیڈا میں محفوظ ڈچ قومی ذخائر کا حصہ تھا۔ تاہم اس منتقلی کو صرف یہ سمجھنا درست نہیں ہوگا کہ 86 ٹن سونے کی تمام اینٹیں جہازوں کے ذریعے امریکہ سے اٹھا کر برطانیہ پہنچا دی گئیں۔ اس کارروائی کے دو مختلف حصے تھے۔ تقریباً 59 ٹن سونا نیویارک میں فروخت کر کے اس کے مساوی بین الاقوامی معیار کا سونا لندن میں خرید لیا گیا، جبکہ 27 ٹن سے زائد سونا امریکہ اور کینیڈا سے جسمانی طور پر ہالینڈ کے شہر زیسٹ میں منتقل کیا گیا۔ اس کے بعد تقریباً اتنی ہی مقدار میں سونا ہالینڈ سے لندن منتقل کیا گیا۔ اس طرح ہالینڈ نے سونے کی مجموعی مقدار کم کیے بغیر اس کی جغرافیائی تقسیم اور فوری تجارتی دستیابی کو بھی تبدیل کر لیا ہے۔ پھر تحقیق سے یہ بھی معلوم ہوا کہ ہالینڈ کے مجموعی سونے کے ذخائر 2025ء کے اختتام پر 4.612 ٹن تھے، جن کی مالیت تقریباً 2.72 ارب یورو تھی۔ امریکہ اور کینیڈا سے منتقلی سے پہلے ہالینڈ کے سونے کے مجموعی ذخائر کی تقسیم کچھ یوں تھی۔ 8.30 فیصد سونا ہالینڈ میں ہی محفوظ تھا۔ 3.31 فیصد امریکہ کے شہر نیویارک میں پڑا تھا۔ 7.19 فیصد کینیڈا کے شہر اوٹاوا میں جبکہ 1.18 فیصد سونا لندن میں موجود تھا۔ ہالینڈ نے سونے کی اس منتقلی کے بعد لندن میں محفوظ سونے کا حصہ 1.18 فیصد سے بڑھا کر اب 1.32 فیصد ہوگیا، جبکہ نیو یارک اور اوٹاوا میں یہ حصہ 3.31 کم ہو کر بالترتیب 5.18 فیصد رہ گیا۔ ہالینڈ نے اپنے ملک میں موجود 8.30 فیصد ذخائر برقرار رکھے ہیں۔ یوں لندن اب ہالینڈ کے سونے کے ذخائر کا سب سے بڑا انفرادی مرکز بن گیا ہے۔ اس حوالے سے جب ہالینڈ کے امریکہ سے سونا منتقل کرنے کی وجہ جاننے کی کوشش کی تو سمجھ یہ آئی کہ ہالینڈ کے مرکزی بینک نے اس فیصلے کی بنیادی وجہ بڑھتی ہوئی جغرافیائی سیاسی بے یقینی عدم استحکام اور سنگین عالمی بحرانوں سے نمٹنے کے لیے ہالینڈ کی بہتر تیاری قرار دی ہے۔ یا اس کو ہالینڈ کی حکمت عملی میں تبدیلی بھی کہا جا سکتا ہے۔ بینک کے مطابق لندن عالمی سطح پر فزیکل گولڈ کی تجارت کا ایک بڑا مرکز ہے۔ وہاں محفوظ سونا بین الاقوامی معیار پر پورا اترتا ہے اور ضرورت پڑنے پر اسے نسبتاً تیزی سے فروخت یا مالیاتی لین دین میں استعمال کیا جا سکتا ہے۔ اس کے برعکس نیویارک اور اوٹاوا میں محفوظ سونے کو فوری طور پر قابل استعمال بنانے کے لیے نسبتاً زیادہ انتظامی اور تجارتی مراحل درکار ہوتے ہیں۔ یہاں ایک بنیادی فرق یہ بھی سمجھنے کی ضرورت ہے۔ ہالینڈ نے ابھی تک امریکہ یا کینیڈا پر سونے کی ملکیت کے حوالے سے کسی غیر قانونی قبضے یا عدم اعتماد کا الزام نہیں لگایا۔ نہ ہی اس اقدام کو امریکی ڈالر کے فوری بائیکاٹ کا اعلان قرار دیا جا سکتا ہے۔ اس فیصلے کا اصل مقصد سونے کو ایسی جگہوں پر محفوظ رکھنا ہے جہاں اسے کسی غیر معمولی عالمی بحران میں جلد استعمال کیا جا سکے۔ اس کے باوجود یہ حقیقت نظر انداز نہیں کی جا سکتی کہ عالمی طاقتوں کے درمیان بڑھتی کشیدگی نے ترقی یافتہ ممالک کو بھی اپنے مالیاتی تحفظ کی حکمت عملی پر نظر ثانی پر مجبور کر دیا ہے۔ بریٹن ووڈز سے ڈالر کی عالمی بالادستی تک اس واقعے کی اہمیت سمجھنے کے لیے ہمیں تقریباً آٹھ دہائیاں پیچھے تاریخی پس منظر کو بھی دیکھنا ہوگا۔ دوسری جنگ عظیم کے اختتام سے پہلے 1944ء میں امریکہ کے مقام بریٹن ووڈز میں 44 ممالک کے نمائندوں نے ایک نئے عالمی مالیاتی نظام کی بنیاد رکھی تھی۔ اس معاہدے کے تحت امریکی ڈالر کو سونے کے ساتھ منسلک کیا گیا اور ایک اونس سونے کی سرکاری قیمت 35 امریکی ڈالر مقرر کی گئی۔ دوسرے ممالک کی کرنسیوں کی قدر بھی ڈالر کے ساتھ منسلک کر دی گئی۔ اس نظام نے امریکی ڈالر کو عالمی تجارت، بین الاقوامی ادائیگیوں اور مالیاتی ذخائر کا مرکزی ذریعہ بنا دیا۔ اس کی ایک بڑی وجہ یہ بھی تھی کہ دوسری جنگ عظیم کے بعد امریکہ دنیا کی سب سے بڑی صنعتی اور مالیاتی طاقت کے طور پر ابھرا تھا۔ اس کے پاس سونے کے بڑے ذخائر، مضبوط پیداواری صلاحیت اور مستحکم مالیاتی ادارے موجود تھے۔ لیکن وقت گزرنے کے ساتھ امریکی اخراجات، بیرونی مالیاتی خسارے اور عالمی منڈی میں گردش کرنے والے ڈالر کی مقدار میں اضافہ ہوتا گیا۔ دوسری جانب امریکہ کے سونے کے ذخائر اس تناسب سے نہیں بڑھ رہے تھے۔ بالآخر 15 اگست 1971ء کو امریکی صدر رچرڈ نکسن نے غیر ملکی مرکزی بینکوں کے لیے ڈالر کو سونے میں تبدیل کرنے کی سہولت ختم کر دی۔ یہ فیصلہ عالمی مالیاتی تاریخ میں ایک بنیادی موڑ ثابت ہوا۔ بریٹن ووڈز کا نظام ختم ہونے کی طرف بڑھا اور دنیا بتدریج فلوٹنگ ایکسچینج ریٹ اور کاغذی کرنسیوں کے جدید مالیاتی نظام میں داخل ہو گئی تھی۔ اس کے بعد ڈالر کی طاقت سونے کی براہ راست ضمانت کے بجائے امریکی معیشت، مالیاتی منڈیوں، حکومتی ساکھ، عالمی تجارت اور بین الاقوامی ادائیگیوں میں اس کے وسیع استعمال پر قائم رہی۔ پیٹرول کی عالمی منڈی کو ڈالر سے منسلک کیا گیا۔ آج بھی امریکی ڈالر دنیا کی سب سے اہم ریزرو کرنسی ہے، لیکن اب عالمی تبدیلیوں کی وجہ سے ڈالر کی بالادستی کے ساتھ ساتھ متبادل مالیاتی ذرائع کی تلاش بھی جاری ہے۔ روس اور یوکرین جنگ سے پیدا صورتحال نے بھی عالمی مالیاتی نظام کے لیے نیا سبق دیا ہے۔ 2022ء میں روس اور یوکرین جنگ کے بعد امریکہ اور اس کے اتحادی ممالک نے روسی مرکزی بینک کے بیرون ملک موجود بڑے مالیاتی ذخائر منجمد کر دیے۔ یہ اقدام عالمی مالیاتی نظام کے لیے ایک غیر معمولی مثال تھا۔ اس واقعے نے دنیا کے متعدد ممالک کو یہ سوچنے پر مجبور کیا کہ بیرون ملک محفوظ ان کے مالیاتی اثاثے، خصوصاً دوسری ریاستوں کے مالیاتی نظام میں موجود ذخائر، شدید سیاسی تنازع کی صورت میں پابندیوں کی زد میں آ سکتے ہیں۔ یہاں یہ فرق واضح رہنا چاہیے کہ کسی دوسرے ملک کے پاس محفوظ سونا لازماً اس ملک کی ملکیت نہیں ہوتا۔ مثلاً نیویارک فیڈرل ریزرو مختلف غیر ملکی مرکزی بینکوں کے سونے کی تحویل اور حفاظت کی خدمات فراہم کرتا ہے، وہ اس سونے کا مالک نہیں ہوتا۔

بقیہ 1

اور معاشرے میں باوقار شمولیت کے حوالے سے اہم امور زیرِ بحث آئے اور ان مسائل کے عملی حل کے لیے مختلف تجاویز پر بھی تفصیلی گفتگو ہوئی۔ صدرِ ریاست ڈاکٹر نجیب نقی نے سید احسان گیلانی کی خصوصی افراد کے لیے خدمات اور نوبل فاؤنڈیشن کی کاوشوں کو سراہتے ہوئے انہیں مبارکباد پیش کی اور نوبل انڈیپینڈنٹ لیونگ سنٹر کی سرگرمیوں میں دلچسپی کا اظہار کیا۔ صدرِ ریاست نے جلد نوبل انڈیپینڈنٹ لیونگ سنٹر کا دورہ کرنے کی یقین دہانی بھی کروائی۔ ملاقات کے اختتام پر سید احسان گیلانی نے صدرِ ریاست کا خصوصی افراد کے مسائل میں دلچسپی لینے اور نوبل فاؤنڈیشن کی کاوشوں کو سراہنے پر شکریہ ادا کیا۔

بقیہ 2

س کے محرکات کو دیکھنے کی ضرورت ہے ہمارا کسی سے سیاسی نظریاتی اختلاف ہو سکتا ہے لیکن کسی کی ذات سے نہیں سابق وزیر اعظم نے سوشل میڈیا کلچر پر شدید تشویش کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ" جب سے یہ سوشل میڈیا آیا ہے، اس نے طوفان بدتمیزی پیدا کیا ہوا ہے۔ نہ چھوٹے کے ساتھ محبت رہی، نہ بڑے کی عزت محفوظ رہی۔ گالیاں، ذلالت اور گھٹیا باتیں عام ہو گئی ہیں، جس سے نفرتیں پیدا ہو رہی ہیں۔ انہوں نے کارکنان کو نصیحت کی کہ اگر کوئی آپ پر ذاتی حملہ کرے، گالی دے یا بے بنیاد الزام لگائے تو اس کا جواب نہ دیں اگر آپ جواب دیں گے تو پھر آپ میں اور اس میں کوئی فرق نہیں رہے گا۔ اچھی بات کو اچھے الفاظ میں ادا کریں۔ مجھے جو مرضی کہتا ہے کہنے دیں، مجھے فرق نہیں پڑتا۔ آپ اپنا کام جاری رکھیں آخر میں انہوں نے دعا کی کہ اللہ کرے آزاد کشمیر کے مسائل ٹھیک ہوں اور مزید انتشار نہ پھیلے۔ اللہ ملک کی حفاظت فرمائے اور ارباب اختیار کو درست فیصلے کرنے کی توفیق عطا فرمائے

بقیہ 3

کوششیں کرتا ہوں گی، کشمیری عوام کی آواز دنیا بھر میں پہنچانے کے لیے مشترکہ جدوجہد جاری رکھیں گے۔ وزیر اعظم آزاد حکومت ریاست جموں و کشمیر افتخار گیلانی نے کہا ہے کہ مقبوضہ کشمیر کے عوام گزشتہ 79 سال سے بھارتی جبر واستبداد کا سامنا کر رہے ہیں جہاں انسانی حقوق کی سنگین خلاف ورزیاں جاری ہیں۔ دنیا میں جانوروں کے بھی حقوق تسلیم کیے جاتے ہیں لیکن مقبوضہ کشمیر کے عوام کو بنیادی انسانی حقوق تک میسر نہیں۔ کشمیری عوام کی جدوجہد آزادی غیر متزلزل ہے انہیں اقوام متحدہ کی قراردادوں کے مطابق حق خودارادیت ملنے تک یہ جدوجہد جاری رہے گی۔ پاکستان نے ہمیشہ کشمیریوں کے حق خودارادیت کی حمایت کی ہے۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے اسلام آباد میں کل جماعتی حریت کانفرنس کے مرکزی دفتر کے دورے کے موقع پر حریت کانفرنس کے کنوینر غلام محمد صفی اور دیگر حریت قائدین سے ملاقات اور بعد ازاں مشترکہ پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ وزیر اعظم آزاد کشمیر کی حریت کانفرنس کے دفتر آمد پر کنوینر غلام محمد صفی نے حریت قیادت کے ہمراہ ان کا استقبال کیا۔ ملاقات کے دوران مقبوضہ جموں و کشمیر کی تازہ ترین صورتحال پر تبادلہ خیال اور مقبوضہ کشمیر میں بھارتی مظالم، انسانی حقوق کی سنگین خلاف ورزیوں، کشمیری رہنماؤں کی گرفتاریوں و نظربندی اور اظہار رائے پر عائد پابندیوں کی شدید مذمت کی گئی۔ وزیر اعظم آزاد کشمیر نے مقبوضہ کشمیر میں انسانی حقوق کی مسلسل پامالیوں پر گہری تشویش کا اظہار کرتے ہوئے عالمی برادری کی خاموشی کو افسوسناک قرار دیا۔ وزیر اعظم افتخار گیلانی نے کہا کہ گزشتہ 79 سال کے دوران مقبوضہ کشمیر میں ڈھائے جانے والے مظالم کی مثال انسانی تاریخ میں نہیں ملتی۔ بھارتی جبر و تشدد کشمیری عوام کے جذبہ حریت کو کمزور نہیں کر سکا اور نہ ہی ان کی حق خودارادیت کی جدوجہد کو دبایا جا سکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ عالمی فورمز پر مسئلہ کشمیر کو اجاگر کرنے اور کشمیریوں کے حق خودارادیت کی حمایت کے لیے پاکستان کی کوششیں قابل تحسین ہیں۔ انہوں نے حریت قیادت کو مسئلہ کشمیر کو زندہ رکھنے اور تحریک آزادی کشمیر کے لیے مسلسل جدوجہد کرنے پر خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہا کہ حکومت آزاد کشمیر اور حریت قیادت مل کر تحریک آزادی کشمیر کے حوالے سے اپنا بھرپور کردار ادا کریں گے۔ لائن آف کنٹرول کے دوسری جانب مقیم کشمیری عوام تک ایسا پیغام جانا چاہیے جس سے ان کے حوصلے بلند ہوں۔ اس موقع پر حریت کانفرنس کے کنوینر غلام محمد صفی نے وزیر اعظم آزاد کشمیر کے دورے کا خیر مقدم کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان اور آزاد کشمیر کی سیاسی قیادت کی حمایت حریت کانفرنس اور تحریک آزادی کشمیر کے لیے تقویت کا باعث ہے۔ انہوں نے عالمی برادری اور اقوام متحدہ پر زور دیا کہ وہ مقبوضہ کشمیر میں انسانی حقوق کی سنگین خلاف ورزیوں کا نوٹس لیں اور کشمیری عوام کو ان کا تسلیم شدہ حق خودارادیت دلانے کے لیے اپنا کردار ادا کریں۔ ملاقات کے اختتام پر جاری مشترکہ اعلامیے میں پانچ اگست 2019ء کے یکطرفہ بھارتی اقدامات اور ڈومیسائل و اراضی پالیسیوں کے ذریعے مقبوضہ کشمیر کی مسلم اکثریتی شناخت اور متنازعہ حیثیت تبدیل کرنے کی کوششوں کو ناقابل قبول قرار دیا گیا۔ اعلامیے میں مسئلہ کشمیر کے منصفانہ حل اور کشمیری عوام کے حق خودارادیت کے حصول کے لیے مشترکہ کوششیں جاری رکھنے کے عزم کا اعادہ کیا گیا۔ اس موقع پر شہدائے کشمیر و پاکستان، پاکستان کی سلامتی و استحکام اور تحریک آزادی کشمیر کی کامیابی کے لیے خصوصی دعا بھی کی گئی۔

بقیہ 4

ہے اور ایسے حالات میں کسی بھی طرح کا سیاسی یا جغرافیائی ایڈونچر لاکھوں کشمیری قوم کی قربانیوں کو پست پشت ڈالنا تصور ہوگا، مسلم کانفرنس قومی اور ملکی مفاد پر کبھی سیاست کی قائل نہیں رہی اور نہ کبھی سیاسی پوائنٹ سکورنگ کے لئے مسئلہ کشمیر کا استعمال کیا، موجودہ حالات اور افواہوں کا حل یہی ہے کہ پاکستانی وکشمیری قوم ایک ہو کر کشمیر کی آزادی کیلئے آواز بلند کریں، کشمیری و پاکستانی قوم ایک دل یک جان ہیں لیکن کچھ سازشی عناصر ان دو خطوں میں تقسیم کار کا سبب بن رہے ہیں، اس وقت مسئلہ کشمیر پر سیاست نہیں بلکہ سنجیدگی کی ضرورت ہے، آزاد کشمیر میں پہلے ہی حالات ٹھیک نہیں اور ایسے حالات میں کسی بھی طرح کی افواہ سازی نہ تحریک آزادی کشمیر اور نہ ہی پاکستان کے دفاعی اعتبار سے درست ہو سکتی ہے، ہندوستان شروع دن سے پاکستان وکشمیریوں کے درمیان قائم رشتے کو کمزور کرنے میں مصروف ہے لیکن پاکستانی وکشمیری قوم جانتے ہیں کہ کشمیریوں کی آخری منزل پاکستان اور پاکستان کا مضبوط دفاع کشمیر ہے، صرف آزاد کشمیر کو پاکستان حصہ بنانے سے کبھی پاکستان کا دفاع مضبوط نہیں ہو سکتا، ایسا کچھ بھی کرنے سے مقبوضہ کشمیر کے مسلمان جو پاکستان سے بے پناہ محبت کرتے ہیں وہ کیا فیصلہ کر سکتے ہیں یہ پالیسی سازوں کو بھی علم ہے اور سیاستدانوں کو بھی بخوبی آگاہی ہونی چاہیے، ہم نے پاکستان کے ہاتھ مضبوط کرنے ہیں تو مسئلہ کشمیر کو آزادی کی صورت میں پاکستان کا حصہ بنانا ہوگا نہ کہ تقسیم کشمیر کے کسی بھی فارمولے کی حمایت کی جائے یا اس پر کوئی حکمت عملی تیار کی جائے، سردار عتیق احمد خان نے کہا کہ پاکستان و آزاد کشمیر میں سیاسی بصیرت اور دور اندیشی ہی مسئلہ کشمیر کا حل کر سکتی ہے مسلم کانفرنس کا اوڑھنا بچھونا تحریک آزادی کشمیر ہے اور اس سے کبھی انحراف نہیں کیا جا سکتا، جس مسلم کانفرنس نے ہمیشہ کشمیر بنے گا پاکستان نعرہ کو گلی گلی، گھر گھر پہنچایا اس نعرے سے کیسے الگ ہو سکتی ہے ہم پاکستان سے پہلے پاکستانی ہیں۔ کشمیر کی ہواؤں، دریاؤں کا رخ تعین کرتے ہیں کہ ان کی منزل پاکستان ہے۔ دریں اثنا صدر مسلم کانفرنس وسابق وزیر اعظم آزاد کشمیر سردار عتیق احمد خان نے راولپنڈی میں سابق امیر جماعت اسلامی سردار اعجاز افضل خان کی تیمارداری کی اور موجودہ حالات پر تبادلہ خیال کیا۔

بقیہ 5

یر اعظم پاکستان نے حکومت آزاد کشمیر کی درخواست پر جون 2026ء میں تعمیر نو کے ادارہ (سیرا) کو ایک ارب روپے فراہم کیے، اس رقم سے زلزلہ متاثرہ اضلاع میں 67 تعلیمی ادارے جن پر 80 فیصد تعمیراتی کام مکمل ہو چکا تھا، کی تکمیل کا ہدف دیا گیا ہے جن میں سے اب تک 21 منصوبے مکمل ہو کر متعلقہ محکمہ کے حوالے کئے جا چکے ہیں جبکہ باقی ماندہ 53 منصوبے دسمبر 2026ء تک مکمل ہو جائیں گے۔ یہ منصوبے حکومت آزاد کشمیر کے 100 روزہ اصلاحاتی پروگرام کا حصہ ہیں جن کا مقصد زلزلہ متاثرہ اضلاع میں تعلیمی انفراسٹرکچر کی زیر تکمیل تعمیراتی سرگرمیوں کو تیز رفتار بنیادوں پر مکمل کر کے تعلیمی سہولیات کی بحالی یقینی بنانا ہے، آٹھ اکتوبر 2005ء کے زلزلے میں سب سے زیادہ جانی نقصان ناقص طرز تعمیر کے باعث ہوا، سکولوں، کالجوں اور جامعات کی عمارات میں زلزلہ مزاحم پہلو کی عدم موجودگی اور ایسے سانحات سے نبرد آزما ہونے کیلئے پیشگی تیاری کے فقدان سے ہمیں ایک اعلیٰ تعلیم یافتہ گراں مایہ نسل سے محرومی کا صدمہ جھیلنا پڑا، تعمیر نو کے ادارہ "سیرا" کی جانب سے مرتب کئے گئے 7608 منصوبوں میں سے 5878 منصوبے مکمل کر کے متعلقہ محکموں کے حوالے کیے جا چکے ہیں۔ تعمیر نو پروگرام کی تکمیل کے لئے تقریبا 44 ارب روپے مزید درکار ہیں جن میں سے جاریہ منصوبہ جات کے لئے 20.113 ارب روپے اور بقیہ رہ جانے والے منصوبہ جات کے لئے 24.013 ارب روپے شامل ہیں۔ ایڈیشنل سیکرٹری سیرا عابد غنی میر نے بتایا کہ آٹھ اکتوبر کے قیامت خیز زلزلہ اور انسانی تاریخ کے اس المناک سانحہ میں ریسکیو، ریلیف اور بحالی کے آپریشن، جسے آپریشن لائف لائن کا نام دیا گیا، کی کامیابی کا سہرا بلاشبہ حکومت پاکستان، افواج پاکستان پاکستانی عوام برادر اسلامی دوست ممالک اور عالمی اداروں کے سر ہے۔ جہاں زلزلہ زدہ علاقوں کے عوام نے زندگی کی شروعات کیلئے بے نظیر ہمت واستقامت کا مظاہرہ کیا وہیں ایراء، سیرا، اور آزاد حکومت کے محکمہ جات نے زلزلہ سے ہونے والے نقصان کے تخمینہ، جلد بحالی کی حکمت عملی، موثر لائحہ عمل کی وضعگی اور عملدرآمد کرتے ہوئے انتہائی مختصر عرصہ میں متاثرہ طبقوں کی بحالی کے لیے جس لگن اور جانفشانی سے شبانہ روز کام کیا وہ بے مثال اور لائق تحسین ہے۔ ریلیف، ریسکیو، بحالی اور بعد ازاں تعمیر نو کے مراحل میں بین الاقوامی اداروں اور این جی اوز کا کردار اور معاونت مثالی رہے ہیں۔ ایڈیشنل سیکرٹری سیرا عابد غنی میر نے بتایا کہ آزاد کشمیر کے زلزلہ سے متاثرہ ساتوں اضلاع (مظفر آباد، ہٹیاں بالا، نیلم، باغ، حویلی، پونچھ اور سدھنوتی) میں سرکاری دفاتر عمارات وسہولیات کی تباہی کی باعث پبلک سروس ڈیلیوری میں بہت بڑا خلا پیدا ہوا، جسے پورا کرنے کیلئے سیرا کی خصوصی انتظامی ڈھانچہ کے تحت بحالی و تعمیر نو کا آغاز ہوا، تعمیر نو پروگرام کی شعبہ دار موجودہ کارکردگی بذیل ہے شعبہ تعلیم کے 2718 میں سے 1620 تعلیمی ادارے مکمل ہو چکے ہیں جبکہ 501 منصوبے زیر تعمیر ہیں، اسی طرح شعبہ صحت کے 160 منصوبوں میں سے 119 منصوبے مکمل 21 پر کام جاری ہے، شعبہ ماحولیات جنگلات کے 160 منصوبوں میں سے 119 منصوبوں پر کام مکمل ہو چکا ہے جبکہ 43 منصوبوں پر تعمیراتی کام جاری ہے، گورننس (سرکاری عمارات) کے 223 عمارات میں سے 161 پر کام مکمل ہو چکا ہے 60 منصوبوں پر تعمیراتی کام جاری ہے، لائیو لی ہڈ (زراعت وامور حیوانات) کے 1426 منصوبہ جات میں سے 1038 منصوبوں پر کام مکمل ہو چکا ہے جبکہ 251 منصوبوں پر کام جاری ہے، پاور کے 11 منصوبہ جات مکمل کر کے متعلقہ محکمہ کے سپرد کر دیئے گئے ہیں، سماجی تحفظ کے چھ منصوبہ جات مکمل ہو چکے ہیں، ٹیلی کمیونیکیشن کا ایک اور ٹاون پلاننگ (اربن ڈویلپمنٹ) کے دو منصوبے مکمل کر لئے گئے ہیں، ٹرانسپورٹ (مواصلات ونقل وحمل) کے 138 منصوبہ جات میں سے 136 منصوبے مکمل کر لئے گئے ہیں، واٹسن (آبپاشی ونکاسی آب) کے 2795 منصوبوں میں سے 2714 منصوبے مکمل ہو چکے ہیں جبکہ 28 پر کام جاری ہے۔ اس موقع پر ڈائریکٹر فنانس سیرا افتخار قریشی، ڈپٹی ڈائریکٹر کامران وانی، اسسٹنٹ ڈائریکٹر جاوید گنائی، ڈیٹا بیس ایڈمنسٹریٹر راجہ طارق عزیز، سسٹم انجینئر شمریز ملک سمیت دیگر افسران بھی موجود تھے

بقیہ 6

نے اپنے خطاب میں حکومت آزاد کشمیر کی عوامی فلاح و بہبود، اجتماعی ترقی اور عوام کو بنیادی سہولیات کی فراہمی کے لیے جاری اقدامات کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ عوامی مسائل کا حل اور اجتماعی نوعیت کے ترقیاتی منصوبوں کی تکمیل حکومتی ترجیحات میں شامل ہے۔ حکومت آزاد کشمیر عوامی ضروریات کو مدنظر رکھتے ہوئے ترقیاتی عمل کو آگے بڑھانے اور عام آدمی کے معیار زندگی میں بہتری لانے کے لیے کوشاں ہے۔ انہوں نے کہا کہ اعلیٰ لیگی قیادت کا ویژن عوامی خدمت، تعمیر و ترقی، معاشی استحکام اور عوامی فلاح و بہبود کے ذریعے ملک و ریاست کو خوشحالی کی راہ پر گامزن کرنا ہے۔ آزاد کشمیر کی تعمیر و ترقی، بنیادی ڈھانچے کی بہتری، تعلیم، صحت اور دیگر عوامی شعبوں میں بہتری کے لیے اجتماعی کاوشوں کو فروغ دینا وقت کی اہم ضرورت ہے سپیکر اسمبلی نے اس عزم کا اظہار کیا کہ عوامی فلاح کے منصوبوں کو آگے بڑھانے، اجتماعی مسائل کے حل اور آزاد کشمیر کو ترقی وخوشحالی کی منزل سے ہمکنار کرنے کے لیے تمام دستیاب وسائل بروئے کار لائے جائیں گے تعزیتی ریفرنس کے دوران امیر جماعت اسلامی آزاد کشمیر ڈاکٹر مشتاق خان، نائب امیر جماعت اسلامی آزاد کشمیر ڈاکٹر عبدالرحمن، ڈاکٹر عطاء الحق قاسمی، ڈاکٹر علی ریاض الطاف ابراہیم چیئرمین بلدیہ، ظفر رشید، ایم ایس ڈاکٹر محبوب چوہدری، صدر کشمیر پریس کلب جمیل شفیع، عبدالستار امجد یوسف، محمد فرید، چوہدری عرفان ودیگر نے خطاب کیا۔ اختتامی لمحات میں ڈاکٹر ریاض احمد مرحوم کے ایصال ثواب اور بلندی درجات کے لیے دعا کی گئی جبکہ لواحقین کے لیے صبر جمیل کی دعا بھی کی گئی۔

بقیہ 7

انتظامیہ اور ٹریفک پولیس کی بنیادی ذمہ داری ہے۔ متعلقہ حکام سے مطالبہ کیا گیا ہے کہ واقعے کا نوٹس لیا جائے اور ٹریفک نظام کو بہتر بنایا جائے تاکہ کسی مریض کی زندگی ٹریفک جام کی نذر نہ ہو۔

بقیہ 8

زیر اعظم شہباز شریف کی زیر صدارت ترجیحی شعبوں کو قرضوں کی فراہمی میں سہولت پر اسلام آباد میں جائزہ اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں وزیر اعظم کو بریفنگ دی گئی۔ اجلاس میں وفاقی وزراء احسن اقبال، رانا تنویر حسین، ڈاکٹر مصدق ملک، میاں ریاض حسین پیرزادہ، محمد اورنگزیب، عطاء اللہ تارڑ، شزہ فاطمہ خواجہ، مشیر وزیر اعظم ہارون اختر، وزیر مملکت بلال اظہر کیانی، گورنر اسٹیٹ بینک جمیل احمد، ارکان قومی اسمبلی حفیظ الدین، چوہدری افتخار نذیر اور متعلقہ اعلیٰ حکام نے شرکت کی۔ اجلاس معروف کمرشل بینکس کے سربراہان ونمائندے بھی شریک تھے۔ بریفنگ میں بتایا گیا کہ ترجیحی شعبوں کو قرضوں کی فراہمی بڑھانے کے لیے اسٹیٹ بینک تین بنیادی ستونوں پر کام کر رہا ہے، جن میں ضوابط میں بہتری، حکومت اور بینکوں کے درمیان رسک اور اخراجات میں شراکت داری اور ڈیجیٹل سہولیات کا فروغ شامل ہیں۔ اس سلسلے میں حال ہی میں ایس ایم ایز کے لیے ایس ایم ای کنیکٹ ڈیجیٹل پورٹل (smeconnect.sbp.org.pk) کا آغاز کیا گیا ہے، جس کے ذریعے کاروباری افراد قرضوں کے حصول کے لیے درخواست دے سکیں گے اور اپنی درخواستوں کی پیش رفت بھی دیکھ سکیں گے۔ اجلاس کو بریفنگ میں بتایا گیا کہ اسٹیٹ بینک آف پاکستان کی جانب سے ہاؤسنگ، زراعت اور چھوٹے و درمیانے درجے کے کاروباری اداروں (ایس ایم ایز) کو ترجیحی بنیادوں پر قرضوں کی فراہمی کے لیے نمایاں پیش رفت ہوئی ہے، 23 اکتوبر 2026ء تک وزیر اعظم اپنا گھر پروگرام کے تحت 511 ارب روپے مالیت کے 86 ہزار 899 قرضوں کی منظوری دی جا چکی ہے، 15 ہزار 584 درخواست گزاروں کو 91 ارب روپے کے قرضے جاری کیے جا چکے ہیں، ہاؤسنگ فنانس کے شعبے میں قرضوں کا مجموعی حجم 455 ارب روپے ہے اور مستفید ہوئے قرض داروں کی تعداد ایک لاکھ 87 ہزار 317 ہو گئی ہے۔ اجلاس کو بتایا گیا کہ زرعی شعبے میں قرضوں کا حجم 1329 ارب روپے اور مستفید ہونے والے افراد کی تعداد تقریباً 35 لاکھ، جبکہ ایس ایم ایز کے شعبے میں قرضوں کا حجم 1148 ارب روپے اور قرض حاصل کرنے والے کاروباری افراد کی تعداد 3 لاکھ 42 ہزار 458 تک پہنچ گئی ہے۔ مالی سال 2027 کے اختتام تک زرعی اور ایس ایم ای شعبوں میں قرضوں کا حجم 500,1 ارب روپے تک پہنچانے کے اہداف مقرر کیے گئے ہیں۔ اجلاس کو بتایا گیا کہ حکومت کی جانب سے ہاؤسنگ، زراعت اور ایس ایم ای شعبوں کے لیے رسک شیئرنگ اور کریڈٹ گارنٹی کے اقدامات بھی متعارف کرائے گئے ہیں، جبکہ قرضوں کے حصول کے طریقہ کار کو آسان بنانے، مطلوبہ دستاویزات میں کمی اور ڈیجیٹل نظام کے ذریعے مالی وسائل تک رسائی بہتر بنانے پر بھی کام جاری ہے۔ اجلاس کو تینوں ترجیحی شعبوں میں کمرشل بینکس کی کارکردگی کے اشاریے بھی پیش کیے گئے، وزیر اعظم نے اچھی کارکردگی کے حامل بینکس کی تعریف کی۔ وزیر اعظم نے کہا کہ چھوٹے و درمیانے درجے کے کاروبار، ہاؤسنگ اور زراعت کی ترقی سے معیشت میں بہتری اور نوجوانوں کو روزگار فراہم کرنا حکومت کی اولین ترجیح ہے، ایسے بینکس جو زراعت، ہاؤسنگ اور چھوٹے و درمیانے درجے کے کاروباروں کو حکومتی اقدامات کے تحت قرضوں کی آسان فراہمی میں اچھی کارکردگی کا مظاہرہ کر رہے ہیں، قابل ستائش ہیں۔ وزیر اعظم نے کہا کہ حکومتی اقدامات کے تحت کسانوں، چھوٹے و درمیانے درجے کے کاروباروں اور وزیر اعظم اپنا گھر اسکیم میں صارفین کو قرضوں کی فراہمی میں سست روی اختیار کرنے والے بینکس کے ساتھ اسٹیٹ بینک اور وزارت خزانہ کی طرف سے کسی قسم کی رعایت نہ برتی جائے، نجی شعبے کی ترقی کیلئے بینکس کلیدی اہمیت کے حامل ہیں۔ انہوں نے کہا کہ بینکوں کی جانب سے ترجیحی شعبوں کے لیے قرضوں کی فراہمی میں ویسے ہی تعاون کی توقع رکھتے ہیں جیسا تعاون حکومت اور حکومتی ادارے بینکوں کے ساتھ کرتے ہیں، چھوٹے و درمیانے درجے کے کاروبار معیشت کی ترقی، برآمدات کے فروغ اور روزگار کے مواقع پیدا کرنے کی بھرپور استعداد رکھتے ہیں، زراعت کا شعبہ ملکی معیشت کی ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتا ہے، زرعی اجناس کی ویلیو ایڈیشن سے برآمدات میں اضافے کیلئے کوشاں ہیں۔ وزیر اعظم نے کہا کہ اپنا گھر اسکیم سے ہاؤسنگ و تعمیرات کے شعبے سے منسلک کئی صنعتوں کو فروغ ملے گا۔ وزیر اعظم نے وزیر خزانہ کو ایس ایم ای سیکٹر، زراعت اور ہاؤسنگ کے شعبے کے اسٹیک ہولڈرز فائنانسنگ سے متعلق مسائل حل کرنے اور جامع لائحہ عمل مرتب کرنے کی ہدایت کی۔ وزیر اعظم نے اسٹیٹ بینک اور ایف بی آر کو مل کر چھوٹے و درمیانے درجے کے کاروباروں اور برآمد کنندگان کے ٹیکس کے مسائل حل کرنے کی بھی ہدایت کی۔ وزیر اعظم نے چھوٹے و درمیانے درجے کے کاروباروں کو قرضوں کی آسان فراہمی کیلئے رسک کوریج کی بھی جامع حکمت عملی مرتب کرنے کی ہدایت کی۔۔

بقیہ 9

کے سیکرٹری اطلاعات کے فرائض سرانجام دے چکے ہیں۔ سال 1988 میں سول سروس جائن کرنے کے بعد وہ محکمہ اطلاعات میں مختلف مقامات پر تعینات رہے۔ اور 2009 میں ملازمت سے ریٹائرمنٹ کے بعد واپس مسلم کانفرنس جائن کر لی اور جماعت کے میڈیا سیل کی کمان سنبھال لی۔ راجہ لطیف حسرت 2012 سے 2016 تک مسلم کانفرنس پبلسٹی بورڈ کے چیئرمین اور 2016 سے 2022 تک مسلم کانفرنس سنٹرل میڈیا سیل کے چیئرمین رہے۔ سال 2022 کے جماعتی انتخابات کے بعد راجہ محمد لطیف حسرت کو مسلم کانفرنس کا ایڈیشنل سیکرٹری جنرل نامزد کیا گیا جس پر وہ تاحال کام کر رہے ہیں۔ راجہ محمد لطیف حسرت کا شمار مجاہد اول کے دیرینہ اور جاں نثار ساتھیوں میں ہوتا ہے۔ ایک تسلسل کے ساتھ جماعت کے مختلف کلیدی عہدوں پر تعیناتی راجہ لطیف حسرت کا ایک بڑا اعزاز ہے۔

بقیہ 10

پیدا ہوتی ہے۔ اور عوام کے لئے مشکلات ہیں۔ سید ضمیر حسین شاہ نے کہا کہ۔ پرائس کنٹرول کمیٹی کی جانب سے جاری کردہ ریٹ لسٹ کے مطابق فروخت یقینی بنائیں ورنہ ایسے عناصر کو کسی صورت معاف نہیں کیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ وزیر اعظم آزاد کشمیر کی جانب سے جاری کردہ ہدایت پر ضلعی انتظامیہ مظفرآباد شہر کو تجاوزات سے پاک بنانے کے لئے اقدامات اٹھا رہی ہے۔ اور ٹریفک کے مسائل کے حل کے لئے بھرپور کوشش کر رہی ہے۔ شہری بھی انتظامیہ مظفرآباد کے ساتھ تعاون کریں تو مزید بہتری لائی جا سکتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ تجاوزات کی وجہ سے شہر میں ٹریفک کے مسائل میں دن بدن اضافہ ہو رہا ہے۔ ضلعی انتظامیہ مظفرآباد شہر کو خوبصورت بنانے کے لئے کوشاں ہے۔

بقیہ 11

ان کی نئی نسل کے مستقبل کو متاثر کر رہی ہے۔ عزیر احمد غزالی نے کہا کہ مہاجر بچوں کے لیے بہتر تعلیمی وسائل رکھنے والے طلبہ کے ساتھ اوپن میرٹ پر مقابلہ کرنا انتہائی مشکل ہے۔ 6 فیصد کوٹہ کی بحالی ان کی تعلیمی اور معاشی محرومیوں کے ازالے اور مساوی مواقع کی فراہمی کے لیے ضروری ہے۔ انہوں نے کہا کہ کل 3 نومبر کو سپریم کورٹ آزاد جموں و کشمیر میں 6 فیصد کوٹہ سے متعلق مقدمے کی سماعت تین معزز جج صاحبان پر مشتمل بینچ کرے گا۔ اس موقع پر عزیر احمد غزالی نے چیف جسٹس سپریم کورٹ آزاد جموں و کشمیر و دیگر جج صاحبان سے عاجزانہ اپیل کی کہ مہاجرین جموں کشمیر 1989ء کی تحریکی قربانیوں، آبادکاری سے محرومی، معاشی مشکلات اور نئی نسل کے تعلیمی مستقبل کو خصوصی طور پر مدنظر رکھتے ہوئے انصاف، انسانی ہمدردی اور مساوی مواقع کے اصولوں کے مطابق فیصلہ صادر فرمایا جائے اور سابقہ 6 فیصد کوٹہ بحال کیا جائے۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ عدالت عظمیٰ کا فیصلہ مہاجرین کے بچوں کے لیے تعلیم، روزگار اور باوقار مستقبل کے راستے کھولنے کا ذریعہ بنے گا۔۔

بقیہ 12

گے۔ عرس مبارک میں لاکھوں عقیدت مندوں کی شرکت متوقع ہے۔ اس حوالے سے خلیفہ محمد خان آف باغ آزاد کشمیر نے صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ حضرت بابا قاسم جیؒ کا عرس مبارک اہل محبت، اہل طریقت اور عقیدت مندوں کے لیے ایک عظیم روحانی اجتماع ہے، جس میں شرکت باعث سعادت اور روحانی فیض وبرکت کا ذریعہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس بابرکت موقع پر ملک بھر اور بیرون ممالک سے آنے والے مریدین وعقیدت مندوں کا خیر مقدم کیا جائے گا۔ انہوں نے تمام اہل اسلام، اہل طریقت، مریدین اور عوام الناس کو دعوت دی کہ وہ اس عظیم روحانی محفل میں بھرپور شرکت کر کے اپنی عقیدت ومحبت کا اظہار کریں۔ انہوں نے مزید بتایا کہ عرس مبارک کی اختتامی دعا بروز اتوار 8 نومبر کو مرکزی دربار عالیہ موہڑہ شریف مری کے سجادہ نشین، حضرت الحاج پیر ڈاکٹر غلام محمد گوہر نذیر گوہر صاحب فرمائیں گے، جس میں ملک وملت کی سلامتی، امت مسلمہ کے اتحاد، پاکستان و آزاد کشمیر کی ترقی، خوشحالی اور عالم اسلام کی سربلندی کے لیے خصوصی دعائیں کی جائیں گی۔ خلیفہ محمد خان نے تمام مریدین، عقیدت مندوں اور عوام علاقہ سے اپیل کی کہ وہ اس روحانی و بابرکت اجتماع میں بھرپور شرکت کر کے فیوض و برکات حاصل کریں اور عرس مبارک کی تقریبات کو کامیاب بنانے میں اپنا کردار ادا کریں۔ انہوں نے مزید بتایا گیا کہ عرس مبارک میں شرکت کے لیے باغ آزاد کشمیر سے خلیفہ محمد خان کی قیادت میں 7 نومبر بروز ہفتہ ایک بڑا قافلہ دربار عالیہ موہڑہ شریف مری کے لیے روانہ ہوگا۔ انہوں نے باغ اور گردونواح سے عرس مبارک میں شرکت کے خواہشمند تمام مریدین، عقیدت مندوں اور دیگر احباب سے اپیل کی کہ وہ سفر اور قافلے میں شمولیت کے حوالے سے مزید معلومات کے لیے ان سے براہ راست رابطہ فون 03455744653 کریں تاکہ اجتماعی طور پر اس روحانی و بابرکت اجتماع میں شرکت کو یقینی بنایا جا سکے۔

بقیہ 13

خطاب کیا۔ اس موقع پر مولانا حافظ گلبہار احمد صدیقی (گولڈ میڈلسٹ) نے بھی خصوصی خطاب فرمایا۔ اس موقع پر خطیب جامع مسجد نورانی قاری عبدالرحمان مظہری، قاری ریاض احمد صدیقی اور محمد ارشاد زرگر، اور حافظ محمد رقیب نے بھی خطاب کیا۔ تقریب میں ناظم اعلیٰ مرکز اہلسنت جامع محی الاسلام صدیقیہ علامہ مولانا حافظ محمد ریاض احمد صدیقی، سماجی وکاروباری شخصیت محمد ارشاد زرگر، سردار محمد نعیم کونسلر، ماسٹر محمد سجاد، مرزا سکندر، سماجی رہنما محمد عمران، مولانا قاری ریاض احمد صدیقی، مولانا قاری عبدالرحمان مظہری، مولانا حافظ محمد ساجد، سیاسی و کاروباری شخصیت محمد نعیم مغل، ماسٹر (ر) محمد ریاض، صوفی محمد اعظم، ٹھیکدار محمد صغیر، ٹھیکدار محمد رزاق، ٹھیکدار محمد ظہیر، حافظ طاہر سلطانی، ماسٹر محمد حبیب، محمد سلیم مغل، غلام مصطفیٰ مغل، محمد ظہیر مغل، محمد رفیق مغل، صوفی اعظم، ڈاکٹر سرفراز، ڈاکٹر محمد آصف، محمد رحیم شریف اور مرکزی میلاد کمیٹی کے ممبران و اراکین کے علاوہ اہل علاقہ کی کثیر تعداد نے شرکت کی۔ محفل کے اختتام پر امت مسلمہ کی سربلندی، مقبوضہ کشمیر وبیت المقدس کی آزادی اور ملکی سلامتی کے لیے علامہ حافظ ریاض احمد صدیقی نے خصوصی دعا کی۔ دعا کے بعد شرکائے محفل میں لنگر بھی تقسیم کیا گیا۔

بقیہ 14

۔صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے فدا حسین نے بتایا کہ وہ محنت مزدوری کر کے اپنے گھر کا نظام چلاتا ہوں اور انتہائی مشکل حالات میں زندگی گزار رہے ہیں۔ ان کا کہنا تھا کہ جب میں راولپنڈی گیا ہوا تھے تو مبینہ طور پر مختار نے ان کی زمین پر قبضہ کر لیا اور ان کا سریا بھی فروخت کر دیا۔ انہوں نے مزید الزام لگایا کہ مذکورہ شخص انہیں پاگل کہہ کر تضحیک کا نشانہ بناتا ہے۔ فدا حسین نے کہا کہ وہ ایک غریب اور محنت کش انسان ہیں، ان کے ساتھ ہونے والی اس مبینہ زیادتی کا فوری نوٹس لیا جائے۔ انہوں نے ڈپٹی کمشنر باغ، اسسٹنٹ کمشنر اور دیگر متعلقہ حکام سے مطالبہ کیا کہ معاملے کی غیر جانبدارانہ تحقیقات کروائی جائیں، ان کی اراضی واگزار کروا کر انہیں واپس دلائی جائے اور فروخت کیے گئے سریے کی قیمت یا سریا واپس دلوایا جائے۔ انہوں نے خبردار کیا کہ اگر انہیں انصاف فراہم نہ کیا گیا تو وہ اپنے حق کے حصول کے لیے پریس کلب باغ کے سامنے احتجاجی دھرنا دینے پر مجبور ہوں گے

بقیہ 15

غاز ممکن ہوا، اور اساتذہ نے دن رات محنت کر کے نہ صرف تعلیمی کورسز کو مکمل کروایا بلکہ امتحانات کا مرحلہ بھی کامیابی سے طے کیا۔ سمیسٹر کے باقاعدہ اختتام پر کیمپس کا ماحول دیدنی تھا۔ طلبہ و طالبات نے تعلیمی سرگرمیاں مکمل ہونے پر گہرے سکون کا سانس لیا اور خوشی کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ ایک طویل انتظار کے بعد کیمپس کی رونقیں بحال ہونا ان کے لیے کسی بڑی نعمت سے کم نہیں انہوں نے انتظامیہ اور فیکلٹی ممبران کا شکریہ ادا کیا جنہوں نے مشکل حالات کے باوجود ان کے تعلیمی سال کو بچانے میں کلیدی کردار ادا کیا۔ یونیورسٹی انتظامیہ کے مطابق، اب حالات پوری طرح نارمل ہیں نئے آنے والے سمیسٹرز کے لیے بھی جامع حکمت عملی تیار کی جا رہی ہے تاکہ تعلیمی تسلسل برقرار رہے۔ کیمپس میں معمولات زندگی کی اس شاندار واپسی کو مقامی تعلیمی وسماجی حلقوں نے بھی انتہائی خوش آئند قرار دیا ہے۔

بقیہ 16

حال واضح ہو سکے۔ انہوں نے حکومت آزاد کشمیر اور ایکشن کمیٹی پر زور دیا کہ وہ موجودہ حالات میں سنجیدگی، بردباری اور ذمہ داری کا مظاہرہ کریں اور مذاکرات کے ذریعے تمام مسائل کا قابل قبول حل تلاش کریں۔ کسی بھی صورت طاقت کا استعمال نہ کیا جائے کیونکہ طاقت کے استعمال سے حالات مزید خراب ہونے کا خدشہ ہے۔ مولانا امتیاز عباسی نے کہا کہ آزاد کشمیر ایک پر امن خطہ ہے اور اس کی پر امن حیثیت، سیاسی و آئینی تشخص اور تحریک آزادی کشمیر کے حوالے سے اہمیت کو ہر صورت برقرار رکھا جانا چاہیے۔ موجودہ کشیدہ حالات کو طول دینے کے بجائے باہمی افہام و تفہیم اور مذاکرات کے ذریعے جلد بہتر بنایا جائے۔ انہوں نے خبردار کیا کہ اگر حالات کو دانش مندی سے نہ سنبھالا گیا تو اس کے منفی اثرات تحریک آزادی کشمیر اور آزاد کشمیر کی اپنی حیثیت پر مرتب ہو سکتے ہیں۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے مدرسہ تعلیم القرآن باغ میں جمعیت علماء اسلام کے ضلعی و تحصیل عہدیداران کے ایک مشاورتی اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ اجلاس میں تنظیمی امور، موجودہ ملکی وعلاقائی صورت حال اور آزاد کشمیر کے حالات پر تفصیلی تبادلہ خیال کیا گیا۔ اس موقع پر مولانا امتیاز عباسی نے اعلان کیا کہ 5 نومبر کو دھیرکوٹ میں عزم نور کنونشن منعقد کیا جا رہا ہے، جس میں جمعیت علماء اسلام کی مرکزی قیادت پاکستان شرکت کرے گی۔ انہوں نے تمام جید علماء کرام، دینی مدارس کے ذمہ داران، اہل علم، کارکنان اور عوام سے اپیل کی کہ وہ اس اہم کنونشن میں بھرپور شرکت کریں اور اسے کامیاب بنانے کے لیے اپنا کردار ادا کریں۔ انہوں نے مزید کہا کہ عقیدہ ختم نبوت مسلمانوں کے ایمان کا بنیادی جزو ہے اور اس عقیدے کے تحفظ کے لیے علماء کرام اور دینی حلقوں کا کردار ہمیشہ اہم رہا ہے۔ جمعیت علماء اسلام دینی وملی معاملات کے ساتھ ساتھ عوامی مسائل کے حل اور خطے میں امن و استحکام کے لیے بھی اپنا کردار ادا کرتی رہے گی۔ اجلاس میں جمعیت علماء اسلام کے مرکزی نائب امیر مولانا امین الحق فاروقی، مولانا سرور نقشبندی، مولانا قاری اشرف علی، مولانا نصیر گل، محمد سہراب خان سمیت دیگر علماء کرام اور جماعتی عہدیداران بھی موجود تھے۔ اجلاس کے اختتام پر تنظیمی امور اور آئندہ کے لائحہ عمل کے حوالے سے بھی مشاورت کی گئی۔

بقیہ 17

ٹری جنرل انتونیو گوتریس کے نام میمورنڈم پیش کریں گے گزشتہ روز پارٹی کے مرکزی ڈپٹی سیکرٹری اطلاعات سابق ترجمان حکومت شوکت جاوید میر نے کہا کہ چھ نومبر انیس سو سینتالیس میں ہونے والی دہشت گردی دنیا بھر کی انسانی تاریخ کا سیاہ ترین دن ہے اس لئے بھارت کی جارحانہ پالیسیوں کو وسیع پسندانہ عزائم مقبوضہ جموں و کشمیر میں ریاستی دہشت گردی بدنام زمانہ کالے قوانین انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں نہتے آزادی پسند محکوم کشمیری عوام کا قتل عام رکوانے کیلئے عالمی برادری مسلہ کشمیر کے دیرپا منصفانہ باوقار حل اور پاک بھارت مذاکرات کو نتیجہ خیز بنانے میں واضح روڈ میپ کا تعین کرے کمپوزٹ ڈائیلاگ، اقدامات برائے بحالی اعتماد، دوطرفہ تجارت، وفود کے تبادلوں، بس سروس سمیت امن کیلئے کی گئیں کوششوں کا مظلوم کشمیریوں کو رائی برابر فائدہ نہیں پہنچ سکا اور اس وقت مقبوضہ کشمیر کی سرزمین وادء موت کا روپ دھار چکی ہے

بقیہ 18

ائی، تعمیراتی کام کی قانونی و تکنیکی حیثیت کا جائزہ لیا جائے اور پل کی سلامتی یقینی بنانے تک ضروری حفاظتی اقدامات کیے جائیں، عوامی حلقوں کا کہنا ہے کہ کسی بڑے حادثے کا انتظار کرنے کے بجائے متعلقہ ادارے بروقت نوٹس لے کر قومی اثاثے اور عوام کی جان و مال کے تحفظ کو یقینی بنائیں۔

بقیہ 19

حکم امتناع اور ریسیور کی تقرری کے قانونی تقاضے مختلف ہیں۔ عارضی حکم امتناع کے لیے بادی النظر میں مقدمے کا قابل سماعت ہونا، سہولت کا توازن اور ناقابل تلافی نقصان کے خدشے کو ثابت کرنا ضروری ہے جبکہ ریسیور کی تقرری کے لیے اس سے زیادہ مضبوط قانونی بنیاد اور فوری عدالتی مداخلت کی ضرورت ہونی چاہیے۔ فیصلے کے مطابق درخواست گزاروں نے کوہ نور پٹرول پمپ سے متعلق دعوائے حق اور مستقل حکم امتناع کے لیے سول عدالت سے رجوع کیا تھا۔ ٹرائل کورٹ نے 30 مئی 2025 کو عارضی حکم امتناع کی درخواست مسترد کر دی تھی تاہم اپیلیٹ کورٹ نے 5 اگست 2025 کو پٹرول پمپ کی سیل کھولنے اور چھ ماہ یا مقدمے کے فیصلے تک ڈیلرشپ میں مداخلت نہ کرنے کا حکم دیا تھا۔ اس حکم کو مسز نسا فرحان میمن کے مبینہ 29.17 فیصد حصے کی رقم ناظر کے پاس جمع کرانے سے مشروط کیا گیا تھا۔ بعد ازاں سندھ ہائیکورٹ نے 20 اکتوبر 2025 کو اپیلیٹ کورٹ کا حکم کالعدم قرار دیتے ہوئے ٹرائل کورٹ کے ناظر کو کوہ نور پٹرولیم سروس حیدرآباد کا ریسیور مقرر کر دیا تھا تاکہ وہ کاروباری معاملات کی نگرانی کرے۔ سپریم کورٹ نے آبزرویشن دی کہ اپیلیٹ کورٹ کے سامنے بنیادی سوال صرف یہ تھا کہ آیا ٹرائل کورٹ نے عارضی حکم امتناع مسترد کرنے میں درست فیصلہ کیا تھا یا نہیں، لیکن ہائیکورٹ نے اس معاملے سے آگے بڑھ کر ریسیور مقرر کر دیا۔ عدالت نے قرار دیا کہ دونوں ماتحت عدالتوں کے احکامات میں واضح تضاد ہے اور فریقین کے درمیان اصل تنازع کا مناسب طور پر جائزہ نہیں لیا گیا۔ فیصلے میں کہا گیا کہ ضابطہ دیوانی کی دفعہ 115 کے تحت ہائیکورٹ کا نظرثانی اختیار ماتحت عدالتوں کی قانونی یا دائرہ اختیار سے متعلق غلطیوں کی اصلاح کے لیے ہے، اسے مقدمے کی ازسرنو سماعت یا درخواست میں استدعا سے بڑھ کر ریلیف دینے کے لیے استعمال نہیں کیا جا سکتا، عدالت اپنے فیصلے میں فریقین کی استدعا سے تجاوز نہیں کر سکتی۔ سپریم کورٹ نے واضح کیا کہ فریقین کے درمیان وراثتی حصص کا اصل تنازعہ پہلے ہی متعلقہ ٹرائل کورٹ میں زیر سماعت ہے لہذا عبوری کارروائی میں ان حصص کا حتمی تعین کرنا مناسب نہیں۔ عدالت نے اس امر پر بھی زور دیا کہ ریسیور کی تقرری اسی وقت ہونی چاہیے جب زیر تنازعہ جائیداد کے تحفظ کے لیے یہ اقدام ناگزیر ہو۔ جسٹس محمد علی مظہر کی جانب سے تحریر کردہ فیصلے میں عارضی حکم امتناع اور ریسیور کی تقرری سے متعلق قانونی اصولوں کی تفصیلی وضاحت کی گئی ہے

بقیہ 20

ظہار بھی کیا۔ مسٹر پتلو نے جاں بحق افراد کے اہل خانہ سے تعزیت اور زخمیوں سے ہمدردی کا اظہار کیا اور کہا کہ وہ بھی اس سانحے پر اتنے ہی افسردہ ہیں جتنا متاثرہ خاندان ہیں۔ انہوں نے وزیر اعلیٰ پنجاب مریم نواز شریف سے مطالبہ کیا کہ واقعے کی غیر جانبدارانہ تحقیقات کی جائیں اور انہیں اس حادثے کا ذمہ دار قرار دینے سے پہلے تمام شواہد دیکھے جائیں۔ انصر محمود نے بتایا کہ ان کی شادی کی تقریبات پانچ، چھ اور سات تاریخ کو طے تھیں جن میں مہندی، بارات اور ولیمے کی تقریبات شامل تھیں۔ انہوں نے ایک تقریب عوام کے لیے رکھی تھی، جس کا مقصد ضرورتمند افراد کی مدد، مستحق لڑکیوں کی شادیوں کا انتظام، راشن اور تحائف تقسیم کرنا تھا۔ وہ اپنی شادی کہیں بھی منعقد کر سکتے تھے، لیکن انہوں نے پاکستان میں عوام کے ساتھ خوشیاں بانٹنے کا فیصلہ کیا

بقیہ 21

وارنٹ گرفتاری کے قانونی تقاضے پورے کیے جائیں گے۔

بقیہ 22

ل فراہم کرنے کے لیے پرعزم ہے جہاں خواتین بلاخوف نقل وحرکت کر سکیں۔ لاہور میں خواتین کو ہراسانی اور تشدد سے محفوظ رکھنے کے لیے اقدامات کیے گئے ہیں

بقیہ 23

ت کی تلاش اور ترقی پر کوئی اعتراض نہیں تاہم وسائل سے متعلق معاہدے عوام کے سامنے لائے جائیں۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ قیمتی پتھر امریکی حکام کے دفاتر میں پیش کیے گئے اور امریکی اس بات کا اعتراف بھی کر چکے ہیں کہ وہ اس معاملے میں آگے بڑھ رہے ہیں۔ مولانا فضل الرحمان نے گورنر راج اور ایمرجنسی کے نفاذ پر سوال اٹھاتے ہوئے کہا کہ یہ اقدامات دہشت گردی کے بیانیے کی بنیاد پر کیے گئے لیکن جیسے ہی گورنر راج اور ایمرجنسی نافذ ہوئی، دہشت گردی کا شور بھی ختم ہو گیا، ایک ہی صوبے میں دو الگ نظام کیوں قائم کیے جا رہے ہیں؟ گورنر راج کے تحت گورنر کونسل وزیر اعظم کے ماتحت ہے جبکہ ایمرجنسی والے اضلاع وزارت داخلہ کے ماتحت ہیں۔ انہوں نے انکشاف کیا کہ کوہاٹ کو بھی ایمرجنسی والے اضلاع میں شامل کرنے کی تیاری کی جا رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ کابینہ کے فیصلے صدر مملکت کو بھجوا دیے گئے لیکن گورنر راج اور ایمرجنسی کے نفاذ والے دن کابینہ میں ان کی بات تک پیش نہیں کی گئی۔ ایسے حالات میں ریاستی اداروں اور حکمرانوں پر اعتماد کیسے کیا جائے؟ ریاست کی ذمہ داری ہے کہ قبائلی عوام کے خدشات دور کرے اور ان کے وسائل کے حوالے سے کیے گئے معاہدے منظر عام پر لائے۔ سیاسی ماحول پر بات کرتے ہوئے جے یو آئی سربراہ نے کہا کہ الزام تراشی اور کردار کشی کی مہم سے سیاسی ماحول خراب کیا جا رہا ہے ہم اختلاف رائے رکھنے والے لوگ ہیں اور مکالمے پر یقین رکھتے ہیں ان کے خلاف تشہیری مہم چلانے کے بجائے سیاسی بات چیت کی جائے، انہیں گالیاں دینے اور ان کے گھر، کچن اور جنریٹر کے پیچھے پڑنے سے کچھ حاصل نہیں ہوگا، وہ اپنے گھر آنے والے تمام لوگوں کی قدر کرتے ہیں۔ خواجہ آصف سے متعلق گفتگو کرتے ہوئے مولانا فضل الرحمان نے کہا کہ وہ ان کے محترم اور بڑے بھائی ہیں، انہوں نے خواجہ آصف کو صرف تھوڑی سی گدگدی کی تھی لیکن انہیں غصہ اگلے روز آیا۔ انہوں نے طنزیہ انداز میں کہا کہ دوسرے دن مکا اٹھایا تو اسے اپنے ہی چہرے پر مارنا چاہیے تھا کیونکہ مسلم لیگ (ن) نے اسی روز ایوان میں انہیں جواب دے دیا تھا، ہم تحمل کا مظاہرہ کر رہے ہیں تاہم جواب دینا ہمیں بھی آتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہمارے پاس وسائل ہیں اور آپ کے پاس ٹیکنالوجی، اس لیے کھل کر عوام کے سامنے آئیں اور معاہدے کریں، گورنر کی جانب سے انہیں افغانستان جانے کا مشورہ دینے پر مولانا فضل الرحمان نے کہا کہ اگر ماضی میں آپ بھی انگریزوں کے ماتحت تھے تو پھر آپ بھی برطانیہ چلے جائیں۔ مولانا فضل الرحمان نے کہا کہ وہ اب بھی ملک میں صحت مند سیاسی ماحول دیکھنا چاہتے ہیں، لانگ مارچ کے معاملے پر مذاکرات کے ذریعے مسئلہ حل کرنے کا طریقہ خود وزیر اعظم نے انہیں بتایا تھا، جبکہ تحریک انصاف کے سامنے بھی یہ تجویز رکھی گئی تو انہوں نے بھی اس پر اپنا موقف اختیار کیا، ملک کی ترقی اور خوشحالی کے لیے ضروری ہے کہ ریاست قبائلی عوام کے خدشات دور کرے اور انہیں اپنے وسائل پر اعتماد میں لے

بقیہ 24

سٹی اور سول لائنز ڈویژن میں اغوا برائے تاوان کا ایک، ایک واقعہ رپورٹ ہوا۔ پولیس ریکارڈ کے مطابق رواں سال اغوا برائے تاوان کی 6 وارداتوں کے ساتھ صدر ڈویژن سرفہرست، رواں سال سٹی اور کینٹ ڈویژن میں اغواء برائے تاوان کی ایک، ایک واردات رپورٹ، رواں سال سول لائنز، اقبال ٹاؤن اور ماڈل ٹاؤن ڈویژن میں اغواء برائے تاوان کی کوئی واردات نہیں ہوئی۔

بقیہ 25

ڑیوں سے مجموعی طور پر 16.16 میٹرک ٹن آٹا برآمد ہوا، جسے موقع پر ہی ضبط کر لیا گیا۔ ضبط کی گئی گاڑیاں تمام تر قانونی ضوابط کی تکمیل کے بعد پیرا (PERA) حکام کے سپرد کر کے ہیڈ کوارٹر روانہ کر دی گئیں۔ ترجمان کا کہنا ہے کہ راستے میں ایک گاڑی میں تکنیکی خرابی پیش آئی جسے فوری طور پر دور کر کے قافلے کو منزل کی طرف روانہ کر دیا گیا۔ انتظامیہ کے مطابق مقررہ ضوابط (SOPs) کے تحت ضبط شدہ تمام آٹا ہیڈ کوارٹر پہنچا کر شہریوں میں حکومت کے مقرر کردہ سستے سرکاری نرخوں پر شفاف طریقے سے تقسیم کیا جائے گا تاکہ عام عوام کو بلیک مارکیٹنگ سے بچایا جا سکے اور ریلیف کی فراہمی یقینی بنائی جا سکے۔

بقیہ 26

سے دکان چلانے والا ملزم مبینہ فراڈ میں ملوث تھا۔ ملزمان پر جعلی اور ایڈٹ شدہ بینک ٹرانزیکشن رسیدیں تیار کرنے اور استعمال کرنے کا الزام ہے، دوسرا ملزم مبینہ طور پر جعلی رسیدیں تیار کر کے واٹس ایپ کے ذریعے بھیجتا تھا۔ جعلی رسیدوں کے ذریعے ادائیگی کا تاثر دے کر مرغی سپلائر کو دھوکہ دینے کا انکشاف ہوا۔ این سی سی آئی اے کی انکوائری میں ملزمان کی واٹس ایپ گفتگو اور مبینہ جعلی رسیدیں سامنے آ گئیں، موبائل فونز کے تکنیکی تجزیے نے مبینہ سائبر فراڈ کے اہم شواہد فراہم کر دیئے، کاروباری حسابات کی جانچ پڑتال پر 23 لاکھ 96 ہزار 600 روپے کی مبینہ عدم ادائیگی سامنے آ گئی، این سی سی آئی اے نے پیکا اور پاکستان پینل کوڈ کی مختلف دفعات کے تحت مقدمہ درج کر لیا۔ مبینہ فراڈ میں مزید افراد کے ملوث ہونے کا امکان ہے، این سی سی آئی اے کی مزید تحقیقات جاری ہیں۔

بقیہ 27

مہمات میں بھی ویکسین دی جا چکی ہو۔ پولیو ایک لاعلاج مرض ہے اور بروقت ویکسینیشن کے ذریعے بچوں کو عمر بھر کی معذوری سے محفوظ رکھا جا سکتا ہے۔ خالد پرویز نے والدین سے اپیل کی کہ پولیو ورکرز کی آمد پر اپنے بچوں کو ویکسین پلانے کے لیے دستیاب رکھیں۔ انہوں نے بتایا کہ ابتدائی دورے کے دوران رہ جانے والے بچوں تک رسائی کے لیے فالو اپ سرگرمیاں بھی مہم کا حصہ ہوں گی۔ انہوں نے مقامی رہنماؤں اور علماء کرام پر زور دیا کہ وہ والدین کو پولیو ویکسین کی اہمیت سے آگاہ کرنے میں اپنا کردار ادا کریں۔ ان کا کہنا تھا کہ پنجاب کے تمام ہدف شدہ اضلاع میں کوئی بھی بچہ پولیو ویکسین سے محروم نہیں رہنا چاہیے۔ سربراہ انسداد پولیو پروگرام کے مطابق پولیو کے خاتمے کے لیے تمام دستیاب وسائل بروئے کار لائے جا رہے ہیں، جبکہ ہر بچے کو پولیو سے محفوظ بنانے کے لیے والدین کا تعاون اور بچوں کی پولیو ٹیموں تک رسائی انتہائی اہم ہے۔

بقیہ 28

وزیر اور ان کے وفد کا خیر مقدم کرتے ہوئے ہارون اختر خان نے کہا کہ پاکستان اور بنگلہ دیش کے تعلقات برادرانہ، مشترکہ ثقافتی ورثے اور تاریخی روابط پر مبنی ہیں۔ انہوں نے پاکستانی عوام کی جانب سے معزز مہمانوں کو خوش آمدید کہا اور دونوں ممالک کے درمیان دوطرفہ روابط کو مزید مضبوط بنانے کی خواہش کا اظہار کیا۔ مشیر وزیر اعظم نے کہا کہ وزیر اعظم محمد شہباز شریف علاقائی ممالک کے ساتھ تعلقات کو مستحکم بنانے اور باہمی مفاد پر مبنی شراکت داری کے ذریعے اقتصادی تعاون کے فروغ کو خصوصی اہمیت دیتے ہیں۔ پاکستان میں جاری صنعتی تبدیلیوں کا ذکر کرتے ہوئے ہارون اختر خان نے کہا کہ حکومت سرمایہ کاری میں سہولت، صنعتی ترقی کی رفتار تیز کرنے اور کاروباری ماحول کو بہتر بنانے کے لیے ریگولیٹری اصلاحات متعارف کرا رہی ہے۔ انہوں نے اس عزم کا اظہار کیا کہ حکومت سرمایہ کاروں کے لیے سرخ فیتے کی رکاوٹیں ختم کر کے ریڈ کارپٹ سہولیات فراہم کرنے کی پالیسی پر عمل پیرا ہے تاکہ کاروبار کرنے میں آسانی اور سرمایہ کاری کے فروغ کو یقینی بنایا جا سکے۔ انہوں نے بنگلہ دیشی وفد کو پاکستان کے آٹو موٹیو اور صاف توانائی کے شعبوں میں جاری اقدامات سے آگاہ کرتے ہوئے بتایا کہ پاکستان نے پائیدار اور ماحول دوست ٹیکنالوجی کی جانب منتقلی کیلئے نئی انرجی وہیکل پالیسی متعارف کرائی ہے۔ انہوں نے وفد کو مزید بتایا کہ لیتھیم آئن اور سوڈیم آئن بیٹریوں کی مقامی تیاری کو فروغ دینے کے لیے بیٹری انرجی اسٹوریج سسٹم پالیسی پر کام جاری ہے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت ملک بھر میں الیکٹرک گاڑیوں کے لیے چارجنگ انفراسٹرکچر کے تیز رفتار قیام میں بھی سہولت فراہم کر رہی ہے۔ پاکستان میں سولر ٹیکنالوجی کے شعبے میں ہونے والی پیش رفت کا ذکر کرتے ہوئے ہارون اختر خان نے کہا کہ یہ ابھرتے ہوئے شعبے پاکستان اور بنگلہ دیش کے درمیان باہمی تعاون کے وسیع مواقع فراہم کرتے ہیں۔ انہوں نے سولر ٹیکنالوجی، بیٹری مینوفیکچرنگ، الیکٹرک گاڑیوں اور وسیع تر صنعتی ترقی کو دوطرفہ تعاون کے اہم ممکنہ شعبوں کے طور پر اجاگر کیا۔ انہوں نے کہا کہ دونوں ممالک صنعتی شراکت داری، ٹیکنالوجی کی منتقلی، مشترکہ منصوبوں اور مصنوعات میں ویلیو ایڈیشن کے ذریعے باہمی مفاد کے نئے مواقع تلاش کر سکتے ہیں۔ مشیر وزیر اعظم نے دونوں ممالک کے درمیان اقتصادی تعاون کو مضبوط بنانے کے لیے برآمدات پر مبنی ترقی، مینوفیکچرنگ کے فروغ، صنعتی پیداواری صلاحیت میں اضافے اور مصنوعات میں ویلیو ایڈیشن کی اہمیت پر بھی زور دیا۔ ملاقات کے دوران بنگلہ دیشی وزیر راشد الحمود دتیتو میر نے پاکستان اور پاکستانی عوام کے لیے برادرانہ جذبات کا اظہار کرتے ہوئے دونوں ممالک کے تعلقات کو برادرانہ قرار دیا۔ بنگلہ دیشی وزیر نے اپنے ملک کے اقتصادی تجربات سے آگاہ کیا اور مختلف معاشی چیلنجز پر قابو پانے کے حوالے سے بنگلہ دیش کی پیش رفت کو اجاگر کیا۔ انہوں نے کہا کہ بنگلہ دیش نے اپنے مائیکرو اور میکرو اکنامک اشاریوں کو مستحکم بنانے کے لیے نمایاں کوششیں کی ہیں، جبکہ صنعتی ترقی اور مینوفیکچرنگ کے شعبوں میں بھی بہتری حاصل کی ہے۔ انہوں نے پاکستان اور بنگلہ دیش کے درمیان اقتصادی اور صنعتی تعاون کو مزید وسعت دینے کے امکانات پر زور دیتے ہوئے کہا کہ دونوں ممالک کے درمیان مضبوط دوطرفہ روابط باہمی ترقی اور نئے مواقع پیدا کرنے میں اہم کردار ادا کر سکتے ہیں۔ ملاقات کا اختتام اس مشترکہ اتفاق رائے پر ہوا کہ پاکستان اور بنگلہ دیش کے درمیان اقتصادی روابط کو مزید مستحکم بنانے، صنعتی تعاون کے نئے شعبوں تلاش کرنے اور باہمی مفاد پر مبنی شراکت داری کو فروغ دینے کے لیے مشترکہ کوششیں جاری رکھی جائیں گی

بقیہ 29

خان اور جسٹس عمیر مجید ملک شامل ہیں۔ پانچویں ڈویژن بینچ میں جسٹس انعام امین منہاس اور جسٹس ایاز شوکت شامل ہوں گے، نیا ڈیوٹی روسٹر تاحکم ثانی نافذ العمل رہے گا

بقیہ 30

نام ایگزٹ کنٹرول لسٹ میں شامل کرا دیے گئے ہیں۔ ملزمان نے سینکڑوں شہریوں کے ساتھ سرمایہ کاری کے نام پر بھاری مالیت کا فراڈ کیا، گرفتار ملزمان کے انکشافات پر تفتیش کا دائرہ کار وسیع کر دیا گیا ہے، گرفتار ملزمان کے زیر استعمال موبائل فونز اور لیپ ٹاپ کا فورنزک آڈٹ جاری ہے، دیگر ملزمان کی گرفتاری کے لیے مختلف ٹیمیں تشکیل دے دی گئی ہیں، یہ تفصیلات اسسٹنٹ ڈائریکٹر رانا محسن نے بتائیں۔

بقیہ 31

وخت کرتی ہیں، اس صورتحال کے باعث اوگرا کوٹہ سسٹم ختم کر کے بولی کا نظام متعارف کروانے کی کوشش کر رہا ہے۔ ایل پی جی ڈسٹری بیوٹرز ایسوسی ایشن کے مرکزی رہنما رانا عبدالجبار نے نجی ٹی وی سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ ایل پی جی مہنگی فروخت کرنے کے ذمہ دار ڈسٹری بیوٹرز نہیں بلکہ پلانٹس مالکان ہیں، پلانٹس سے ایل پی جی تقریباً 550 روپے فی کلو کے حساب سے مل رہی ہے تو اسے اوگرا کے مقرر کردہ نرخوں پر کیسے فروخت کیا جا سکتا ہے؟ اوگرا کا قیمتوں سے متعلق نوٹیفکیشن بھی درست نہیں، اس میں نقل وحمل سمیت دیگر اخراجات 2016 کے مقرر کردہ نرخوں کے مطابق شامل کیے گئے ہیں، جبکہ گزشتہ 10 برسوں میں اخراجات میں نمایاں اضافہ ہو چکا ہے، یہی وجہ ہے کہ ایل پی جی سرکاری قیمت پر دستیاب نہیں اور موجودہ فارمولے کے تحت اس کی فروخت ممکن بھی نہیں۔ انہوں نے بتایا کہ ایسوسی ایشن نے حکومت کو قیمتوں کے تعین کے لیے مکمل شیڈول پیش کر دیا ہے جس پر مشاورت کے بعد قانونی تقاضے پورے کر کے عمل درآمد کروایا جائے گا۔ آئندہ ماہ ایل پی جی کی قیمت 400 سے 450 روپے فی کلو کے درمیان مقرر ہونے کی توقع ہے۔ ایسوسی ایشن بھی چاہتی ہے کہ کمپنیوں کی اجارہ داری ختم ہو اور عوام کو سستی ایل پی جی دستیاب ہو

بقیہ 32

سے چین کے صدر شی جن پنگ کے لیے بھی نیک تمناؤں کا اظہار کیا۔ اس موقع پر اسحاق ڈار نے چین کے ساتھ ہر آزمائش پر پورا اترنے والی تزویراتی تعاون پر مبنی شراکت داری کو مزید فروغ دینے کے لیے پاکستان کے مستقل عزم کا اعادہ کیا۔ ملاقات میں دونوں رہنماؤں نے ثقافتی روابط کو وسعت دینے اور عوامی سطح پر تبادلوں کو فروغ دینے کے طریقوں پر بھی تبادلہ خیال کیا۔ دونوں رہنماؤں نے دوطرفہ تعلقات میں مثبت پیش رفت کو آگے بڑھانے اور باہمی رابطوں و قریبی ہم آہنگی کو برقرار رکھنے کے عزم کا اظہار کیا

بقیہ 33

کے قطرے پینے سے محروم نہ رہے۔ گورنر خیبر پختونخوا نے 2 تا 8 نومبر تک جاری رہنے والی انسداد پولیو مہم کے حوالے سے والدین پر زور دیا کہ وہ پانچ سال سے کم عمر کے تمام بچوں کو پولیو سے بچاؤ کے قطرے ضرور پلوائیں اور ویکسینیشن ٹیموں کے ساتھ تعاون کریں۔ گورنر فیصل کریم کنڈی نے کہا کہ پولیو ایک قابل تدارک بیماری ہے اور کسی بھی بچے کا اس مرض کا شکار ہونا باعث تشویش ہے۔ معمول کی حفاظتی ویکسینیشن کو مضبوط بنانے، مہم کے دوران ویکسینیشن سے محروم بچوں تک رسائی یقینی بنانے اور متعلقہ اداروں کی موثر نگرانی کی ضرورت ہے۔ انہوں نے کہا کہ پولیو کے خلاف جنگ کسی ایک ادارے کی نہیں بلکہ پوری قوم کی مشترکہ ذمہ داری ہے۔ ہر بچے کو پولیو سے محفوظ بنانا ہمارا قومی عزم ہونا چاہیے اور اس مقصد کے حصول کے لیے کسی قسم کی کوتاہی یا غفلت کی گنجائش نہیں

بقیہ 34

کر دیا گیا ہے، جہاں سے ان کی آن لائن مانیٹرنگ کی جائے گی۔ اس کے علاوہ تمام امتحانی مراکز میں نگرانی کے لیے کیمرے بھی نصب کیے گئے ہیں تاکہ امتحانی عمل کو شفاف، منصفانہ اور منظم بنایا جا سکے اور کسی بھی غیر قانونی سرگرمی کی بروقت نشاندہی ممکن ہو۔ اس سلسلے میں پروفیسر ڈاکٹر اقبال محمود چیئرمین تعلیمی بورڈ راولپنڈی کی زیر صدارت ایک اعلیٰ سطحی اجلاس منعقد ہوا، جس میں کنٹرولر امتحانات مبشر سعید اور سیکرٹری بورڈ ذوالکیف عمر شاہ نے شرکت کی۔ اجلاس میں امتحانات کے انتظامات، سیکورٹی، نگرانی، سوالیہ پرچوں کی ترسیل، جوابی کاپیوں کی واپسی اور امیدواروں کو فراہم کی جانے والی سہولیات کا تفصیلی جائزہ لیا گیا۔ اس موقع پر پروفیسر ڈاکٹر اقبال محمود چیئرمین تعلیمی بورڈ، راولپنڈی نے کہا کہ امتحان انٹرمیڈیٹ دوسرا سالانہ 2026ء وزیر اعلیٰ پنجاب مریم نواز شریف کے وژن، صوبائی وزیر تعلیم رانا سکندر حیات کی ہدایات اور حکومت پنجاب کی جانب سے جاری کردہ ایس او پیز کے مطابق منعقد کروایا جا رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ امتحانی عمل کو شفاف، منصفانہ اور منظم بنانے کے لیے تمام وسائل بروئے کار لائے جا رہے ہیں۔ امتحان میں شامل تمام امیدواروں کو بہترین امتحانی سہولیات فراہم کی جائیں گی جبکہ امتحانی نظام کی موثر نگرانی کے لیے جدید ٹیکنالوجی اور مربوط انتظامی حکمت عملی اختیار کی گئی ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ امتحانات کے دوران میرٹ، شفافیت اور نظم وضبط پر کوئی سمجھوتہ نہیں کیا جائے گا۔ کنٹرولر امتحانات مبشر سعید نے اجلاس کو بریفنگ دیتے ہوئے بتایا کہ امتحانات کے انعقاد کے لیے تمام ضروری انتظامات مکمل ہیں۔ انہوں نے کہا کہ تمام موبائل انسپکٹرز، ڈسٹرکٹ ویجیلنس کمیٹیاں اور مختلف انسپکشن ٹیمیں فیلڈ میں متحرک رہیں گی، جو روزانہ کی بنیاد پر امتحانی مراکز کا دورہ کر کے امتحانی انتظامات اور امتحانی عمل کا جائزہ لیں گی۔ ان ٹیموں کی جانب سے مرتب کردہ رپورٹس روزانہ بورڈ آفس ارسال کی جائیں گی تاکہ کسی بھی انتظامی کمی یا بے ضابطگی کی صورت میں فوری کارروائی عمل میں لائی جا سکے۔ سیکرٹری بورڈ، ذوالکیف عمر شاہ نے بریفنگ دیتے ہوئے بتایا کہ امتحانی عمل کے دوران سوالیہ پرچوں کی بینکوں تک محفوظ ترسیل اور امتحانات کے بعد جوابی کاپیوں کی بینکوں سے بورڈ آفس منتقل کرنے کے لیے ٹرانسپورٹ کے خصوصی انتظامات مکمل کر لیے گئے ہیں۔ اس کے علاوہ امتحانی مراکز میں آن لائن مانیٹرنگ سسٹم، ضروری انتظامی سہولیات اور دیگر متعلقہ امور کو بھی حتمی شکل دے دی گئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ امتحانات کے دوران سوالیہ پرچوں اور جوابی کاپیوں کی محفوظ نقل وحمل، بروقت ترسیل اور تمام متعلقہ امور کی انجام دہی کے لیے مربوط حکمت عملی اختیار کی گئی ہے۔ تمام متعلقہ شعبے باہمی رابطے کے ذریعے اپنی ذمہ داریاں انجام دیں گے تاکہ امتحانات کا انعقاد خوش اسلوبی، شفافیت اور نظم وضبط کے ساتھ مکمل کیا جا سکے

بقیہ 35

امریکی جریدے بلومبرگ کی رپورٹ کے مطابق پاکستان نے جہاز کو محفوظ راستہ فراہم کرنے کے لیے 30 اکتوبر کو ایران سے رابطہ کیا تھا اور ایرانی حکام نے حملے سے چند گھنٹے قبل اس کی گزرگاہ کی منظوری بھی دے دی تھی۔ تاہم اس کے باوجود جہاز کو نشانہ بنائے جانے کی وجوہات تاحال سامنے نہیں آ سکیں۔ پاکستان اور ایران نے اس واقعے پر باضابطہ طور پر کوئی بیان جاری نہیں کیا۔ بھارتی وزیر جہاز رانی سربانند سونووال نے بھی تصدیق کی ہے کہ جہاز پر سوار چھ بھارتی شہریوں سمیت عملے کے تمام 25 ارکان محفوظ ہیں۔ سربانند سونووال نے سنیچر کو ایکس پر لکھا کہ اس جہاز میں چھ انڈین شہریوں سمیت عملے کے تمام 25 ارکان مکمل طور پر محفوظ ہیں۔ دوسری جانب پاکستان کے لیے اس واقعے نے توانائی کی فراہمی سے متعلق خدشات بڑھا دیے ہیں۔ پاکستان قطر کے ساتھ طویل مدتی معاہدے کے تحت روزانہ تقریباً 600 ملین مکعب فٹ ایل این جی درآمد کرتا ہے۔ پاکستان شپ ایجنٹس ایسوسی ایشن کے سابق چیئرمین محمد راجپر کے مطابق قطر کی جانب سے گیس کی سپلائی متاثر ہونے سے ملک میں توانائی کا بحران مزید شدت اختیار کر سکتا ہے۔ ان کے مطابق دسمبر اور جنوری میں پاکستان کے لیے معاہدے کے تحت 20 ایل این جی کارگو آنے ہیں، جبکہ پاکستان اسپاٹ مارکیٹ سے مزید 10 کارگو خریدنے کا ارادہ رکھتا ہے، تاہم عالمی منڈی میں گیس کی قیمتیں جنگ سے پہلے کے مقابلے میں تین گنا سے زیادہ ہونے کے باعث درآمدی بل اور صارفین پر مالی بوجھ بڑھنے کا خدشہ ہے۔ وفاقی وزیر پیٹرولیم علی پرویز ملک نے لاہور میں گفتگو کرتے ہوئے کہا ہے کہ حکومت موسم سرما میں توانائی کی ضروریات پوری کرنے کے لیے اقدامات کر رہی ہے اور دسمبر وجنوری میں گیس کی طلب پوری کرنے کے لیے مناسب قیمت پر ایل پی جی کی درآمد کے انتظامات کیے جا رہے ہیں۔

بقیہ 36

ہوئے حکمت عملی تیار کی گئی۔ اخونزادہ حسین یوسفزئی نے کہا کہ حکومت کی جانب سے مذاکرات کے حوالے سے کوئی سنجیدگی نظر نہیں آ رہی، مذاکرات اصولوں کی بنیاد پر ہوں، سرنڈر کی بنیاد پر نہیں۔

بقیہ 37

، 11 مرد اور ایک خاتون ہلاک ہوئے، مارچ کے دوران 6 افراد کی خودکشی، 5 مرد اور ایک خاتون نے اپنی جان گنوائی، ماہ اپریل کے دوران خودکشی کے 10 واقعات رپورٹ، 9 مرد اور ایک خاتون جان سے گئے، مئی کے دوران خودکشی کے 13 واقعات رپورٹ، 11 مرد اور 2 خواتین نے اپنی جان لی، جون کے دوران خودکشی کے 5 واقعات رپورٹ، ایک خاتون اور 4 مرد اپنی جان گنوا بیٹھے، ماہ جولائی میں خودکشی کے 14 واقعات رپورٹ، 8 مرد اور 6 خواتین جان سے گئے، اگست میں خودکشی کے 13 واقعات رپورٹ، 9 مرد، 4 خواتین جاں بحق ہوئے، ستمبر میں خودکشی کے 12 واقعات رپورٹ، 9 مرد، 3 خواتین نے جان گنوائی، اکتوبر میں خودکشی کے 13 واقعات رپورٹ، 10 مرد اور 3 خواتین جان سے گئے۔ ایدھی ترجمان کے مطابق خودکشی کے واقعات میں غربت، محبت میں ناکامی، گھریلو ناچاقی سمیت دیگر محرکات کارفرما رہے۔

بقیہ 38

اور عملدرآمد میں ویلیج کمیٹیاں اہم کردار ادا کریں گی۔ انہوں نے ہدایت کی کہ ہر تحصیل میں ماڈل ویلیجز کے لیے فوری طور پر کمیٹیاں تشکیل دی جائیں اور ان میں اچھی شہرت کے حامل، باصلاحیت اور سماجی خدمت کا جذبہ رکھنے والے افراد کو شامل کیا جائے۔ انہوں نے بتایا کہ ابتدائی مرحلے میں ہر تحصیل کو پانچ کروڑ روپے کے ترقیاتی فنڈز فراہم کیے جا رہے ہیں تاکہ ماڈل ویلیجز کے ترقیاتی منصوبوں پر کام شروع کیا جا سکے۔ اجلاس میں پنجاب صاف پانی اتھارٹی کے حکام نے ضلع راولپنڈی میں واٹر فلٹریشن پلانٹس کی موجودہ صورتحال اور نئے منصوبوں پر تفصیلی بریفنگ دی۔ بریفنگ میں بتایا گیا کہ ضلع بھر میں موجود 241 واٹر فلٹریشن پلانٹس میں سے 182 فعال ہیں۔ مزید بتایا گیا کہ وزیر اعلیٰ پنجاب صاف پانی پروگرام کے تحت ضلع راولپنڈی کی پانچوں تحصیلوں میں 252 نئے واٹر فلٹریشن پلانٹس نصب کیے جا رہے ہیں، جن میں 94 آر او اور 158 میڈیا فلٹریشن پلانٹس شامل ہیں۔ اجلاس میں فیصلہ کیا گیا کہ واٹر فلٹریشن پلانٹس کے انتظامی امور، آپریشن، مینٹیننس، تکنیکی نگرانی اور متعلقہ عملے کے معاملات بھی ضلعی انتظامیہ کے ذریعے اسسٹنٹ کمشنرز کی نگرانی میں چلائے جائیں گے تاکہ شہریوں کو صاف اور محفوظ پینے کے پانی کی فراہمی یقینی بنائی جا سکے۔

بقیہ 39

ی پالیسی تقاضوں سے مشروط ہو گی اور اس حوالے سے ماحولیاتی اور حفاظتی معیارات پر عملدرآمد لازمی ہو گا۔ واضح رہے کہ پاکستان میں استعمال شدہ درآمدی گاڑیوں کے شعبے میں اٹھایا جانے والا اس نئے اقدام سے قبل وزیر اعظم شہباز شریف ملک میں نئی آٹو پالیسی کی بھی منظوری دے چکے ہیں، جس کے بعد اب اسے حتمی منظوری کے لیے وفاقی کابینہ میں پیش کیا جانا ہے۔ اس نئی آٹو پالیسی میں پاکستان کی آٹو موبائل انڈسٹری میں مسابقت کو فروغ دینے، الیکٹرک گاڑیوں کے استعمال کی حوصلہ افزائی کرنے اور ملکی سطح پر گاڑیوں کی تیاری کے شعبے کی برآمدی صلاحیت بڑھانے سمیت مختلف اقدامات تجویز کیے گئے ہیں۔ آٹو سیکٹر کے ماہرین کے مطابق حکومت کی جانب سے استعمال شدہ گاڑیوں کی کمرشل درآمد پر پانچ سال کی پابندی ختم کرنے سے فی الحال گاڑیوں کی قیمتوں میں فوری بڑی کمی کا امکان کم ہے تاہم خریداروں کو اتنی ہی قیمت میں مقامی طور پر تیار ہونے والی گاڑی کے مقابلے میں ایک بہتر، معیاری اور زیادہ آرام دہ درآمدی گاڑی دستیاب ہو سکے گی۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ صرف درآمدات بڑھانے کے بجائے حکومت کو ملک کی اپنی آٹو انڈسٹری کی ترقی پر بھی توجہ دینی چاہیے، جس کی مدد سے نہ صرف روزگار کے مواقع بڑھیں گے بلکہ صارفین کو بھی بہتر اور سستی گاڑیاں مل سکیں گی۔ آل پاکستان موٹر ڈیلرز ایسوسی ایشن کے چیئرمین ایچ ایم شہزاد نے بی بی سی اُردو کو بتایا ماضی میں بیرون ملک مقیم پاکستانی بیگیج، ٹرانسفر آف ریزیڈنس اور گفٹ سکیم کے تحت زیادہ سے زیادہ پانچ سال پرانی استعمال شدہ گاڑیاں پاکستان درآمد کر سکتے تھے۔ تاہم 2025 میں حکومت نے بیگیج سکیم کے تحت گاڑیوں کی درآمد پر پابندی عائد کر دی تھی، جبکہ ٹرانسفر آف ریزیڈنس اور گفٹ اسکیم کو برقرار رکھا گیا تھا۔ ایچ ایم شہزاد کے مطابق ٹرانسفر آف ریزیڈنس سکیم کے تحت گاڑیاں درآمد کرنے میں ایک بڑا مسئلہ یہ بھی تھا کہ بیرون ملک مقیم پاکستانیوں کی اکثریت مشرق وسطیٰ میں رہائش پذیر ہے، جہاں لیفٹ ہینڈ ڈرائیو ہوتی ہیں، جبکہ پاکستان میں رائٹ ہینڈ ڈرائیو والی گاڑیاں رائج ہیں اور اسی وجہ سے بہت سے پاکستانی اس سہولت سے فائدہ نہیں اٹھا سکتے تھے۔ حکومت نے مالی سال 2024-25 کے بجٹ میں استعمال شدہ گاڑیوں کی کمرشل درآمد کی اجازت دی تھی، لیکن اس کے لیے عائد کی گئی سخت شرائط کے باعث گذشتہ ڈیڑھ سال کے دوران عملی طور پر کوئی گاڑی درآمد نہیں ہو سکی۔ اب حکومت کی جانب سے جاری کردہ نوٹیفکیشن میں کمرشل امپورٹ کے حوالے سے بعض شرائط میں نرمی کی گئی ہے اور زیادہ سے زیادہ پانچ سال پرانی گاڑی درآمد کرنے کی شرط کا بھی خاتمہ کر دیا گیا ہے۔ ایچ ایم شہزاد نے بتایا کہ 'نئی پالیسی میں گفٹ سکیم کے حوالے سے بھی ایک اہم شرط برقرار رکھی گئی ہے اور وہ یہ ہے کہ پاکستان پہنچنے کے بعد اس سکیم کے تحت آنے والی گاڑی ایک سال تک کسی دوسرے شخص کے نام منتقل نہیں کی جا سکے گی۔' اس شعبے سے وابستہ افراد کی جانب سے حکومت سے اس پالیسی پر بھی نظرثانی کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ اس حوالے سے بات کرتے ہوئے آل پاکستان کار ڈیلرز اینڈ امپورٹرز ایسوسی ایشن کے سینیئر وائس چیئرمین کامران خان نے بی بی سی اُردو کو بتایا کہ اب اگرچہ پانچ سال سے زیادہ پرانی گاڑیاں بھی درآمد ہو سکیں گی مگر انھوں نے امپورٹرز (درآمد کنندگان) کو کہا ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ دس سال پرانی گاڑی تک پاکستان میں امپورٹ کریں، تاکہ اس کی پری انسپکشن اور دیگر شرائط کو با آسانی پورا کیا جا سکے۔ ایچ ایم شہزاد کے مطابق نئی پالیسی کے تحت درآمد کی جانے والی گاڑی زیادہ پرانی گاڑی حادثہ زدہ یا چوری شدہ نہیں ہونی چاہیے اور اس کے علاوہ گاڑی کی درآمد سے پہلے معائنہ اور پاکستان پہنچنے کے بعد دوبارہ معائنہ بھی لازمی قرار دیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ کمرشل امپورٹ کرنے والے اداروں کے لیے انکم ٹیکس اور سیلز ٹیکس میں رجسٹریشن کے ساتھ انجینئرنگ ڈیولپمنٹ بورڈ میں رجسٹریشن بھی ضروری ہوگی اور اگر کسی درآمد کنندہ کے پاس اپنی ورکشاپ اور سپیئر پارٹس کی سہولت موجود نہیں تو وہ ایسی سہولیات رکھنے والے کسی دوسرے ادارے کے ساتھ معاہدہ کر سکتا ہے۔ دوسری جانب نئی پالیسی کے باوجود کمرشل امپورٹ کے ذریعے آنے والی گاڑیوں کے فوری طور پر سستا ہونے کے امکان کو ایچ ایم شہزاد نے مسترد کرتے ہوئے بتایا کہ حکومت نے کمرشل امپورٹ پر ریگولیٹری ڈیوٹی 50 فیصد مقرر کی ہے۔ مثال کے طور پر اگر گفٹ سکیم کے تحت کسی گاڑی پر ریگولیٹری ڈیوٹی 20 فیصد عائد ہوتی ہے تو کمرشل امپورٹ کے تحت یہی ڈیوٹی 50 فیصد ہوگی۔ اس شرح میں ہر سال 10 فیصد کمی کی جائے گی، جس کے بعد آئندہ پانچ سال کے دوران درآمدی گاڑیوں کی قیمتوں میں کمی کے امکانات پیدا ہو سکتے ہیں۔

بقیہ 40

کا ریٹ کہیں اوپر چلا گیا ہوگا، ہم سرکاری ملازمین سے پوچھتے تھے 5 فیصد کمیشن کس چیز کا لے رہے ہیں، وہ کہتے تھے کاغذ پنسل کے لیے یہ کمیشن لے رہے ہیں۔ رہنما جے یو آئی نے کہا کہ ہم پوچھتے تھے کہ فنڈز سے 5 فیصد کاٹ کر کیا، اس سے صرف کاغذ پنسل ہی آتا ہے؟

بقیہ 41

میں کیس کی تفتیش مکمل کی گئی جس کے بعد عدالت نے ملزم کو عمر قید اور ایک لاکھ روپے جرمانے کی سزا سنائی۔

بقیہ 42

پیدا ہوتی ہے۔ اور عوام کے لئے مشکلات ہیں۔ سید ضمیر حسین شاہ نے کہا کہ۔ پرائس کنٹرول کمیٹی کی جانب سے جاری کردہ ریٹ لسٹ کے مطابق فروخت یقینی بنائیں ورنہ ایسے عناصر کو کسی صورت معاف نہیں کیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ وزیر اعظم آزاد کشمیر کی جانب سے جاری کردہ ہدایت پر ضلعی انتظامیہ مظفرآباد شہر کو تجاوزات سے پاک بنانے کے لئے اقدامات اٹھا رہی ہے۔ اور ٹریفک کے مسائل کے حل کے لئے بھرپور کوشش کر رہی ہے۔ شہری بھی انتظامیہ مظفرآباد کے ساتھ تعاون کریں



چیف سیکرٹری پنجاب زاہد اختر زمان سول سیکرٹریٹ میں منعقد بریم بینیفشن ورکشاپ سے خطاب کر رہے ہیں

پی ڈی آئی سے مذاکرات کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا، گورنر KPK

ہمیں جس محکمے کی بریفنگ دی جاتی ہے ہم سر پکڑ لیتے ہیں، جرم ثابت ہونے پر سزا و جزا کا نظام ہوگا، فیصل کریم کنڈی

پی ٹی آئی کی 4 فرنچائز ہیں، ایک جماعت اپنے چیئرمین، جنرل سیکرٹری، اسپیکر کو نہیں مانتی تو ہمیں کیا مانیں گے، گنگنو

پشاور (مانیٹرنگ ڈیسک) گورنر خیبر پختونخوا فیصل کریم کنڈی نے کہا ہے کہ پی ٹی آئی سے مذاکرات کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ پشاور میں گفتگو کرتے ہوئے گورنر نے کہا کہ ہمیں جس محکمے کی بریفنگ دی جاتی ہے ہم سر پکڑ لیتے ہیں، شہر میں جو صفائی ہو رہی ہے کیا یہ وہ نہیں کر سکتے تھے، تب ملازمین ان کے گھروں میں نوکری کر رہے تھے یا گھر بیٹھے تنخواہ لے رہے تھے مگر جس نے اب گھر بیٹھے تنخواہ لینی ہے وہ نوکری سے جائے گا، جرم ثابت ہونے پر سزا و جزا کا نظام ہوگا۔ فیصل کریم کنڈی نے کہا کہ سوال ہی نہیں پیدا ہوتا ہم مذاکرات کریں، پی ٹی آئی کی 4 فرنچائز ہیں، ایک جماعت اپنے چیئرمین، جنرل سیکرٹری، اسپیکر کو نہیں مانتی تو ہمیں کیا مانیں گے۔ گورنر کے پی کا کہنا تھا کہ وہ آپس میں لڑ رہے ہیں، وہ بتائیں اور سہیل آفریدی کے (بقیہ صفحہ 3 بقیہ نمبر 21)

حنا پرویز بٹ نے کراچی کو جیل قرار دینے پر حناء الطاف کو لاہور آنے کی دعوت دے دی

لاہور (خصوصی رپورٹر) اداکارہ حناء الطاف کی جانب سے کراچی کو خواتین کے لیے جیل قرار دینے کے بیان پر چیئرپرسن پنجاب ویمن پروٹیکشن اتھارٹی حناء پرویز بٹ نے ویڈیو پیغام جاری کرتے ہوئے کہا ہے کہ آپ لاہور آئیں کیونکہ یہاں خواتین خود کو لندن کے مقابلے میں زیادہ محفوظ محسوس کرتی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ وزیر اعلیٰ پنجاب مریم نواز کی قیادت میں خواتین کا تحفظ اہم ترجیح ہے اور حکومت ایسا ماحول (بقیہ صفحہ 3 بقیہ نمبر 22)

قیمتی پتھر امریکی حکام کے دفاتر میں پیش کیے گئے، فضل الرحمان

قبائلی اضلاع میں معدنیات کی تلاش کے معاہدے عوام کے سامنے لائے جائیں

امریکی اس بات کا اعتراف کر چکے ہیں کہ وہ اس معاملے میں آگے بڑھ رہے ہیں

پشاور (خصوصی رپورٹر) جمعیت علمائے اسلام (ف) کے سربراہ مولانا فضل الرحمان نے کہا ہے کہ قبائلی اضلاع کو طویل عرصے سے تجربہ گاہ بنایا گیا ہے، اب انضمام ختم کرنے کی تجاویز سامنے آ رہی ہیں تاہم قبائلی علاقوں کا اصل مسئلہ آئینی نہیں بلکہ وہاں موجود معدنی وسائل ہیں۔ ڈیجیٹل میڈیا ورکرز جمعیت فاٹا کنونشن سے خطاب کرتے ہوئے مولانا فضل الرحمان نے کہا کہ قبائلی اضلاع کے انضمام کو تقریباً دس سال مکمل ہونے والے ہیں لیکن اب تک وہاں بندوبستی علاقوں جیسا انتظامی نظام قائم نہیں کیا جا سکا، اعلیٰ سطح پر انہیں بتایا گیا ہے کہ انضمام کا فیصلہ غلط تھا، سوال یہ ہے کہ پہلے انضمام کا فیصلہ کس کے کہنے پر کیا گیا اور اب اسے ختم کرنے کی باتیں کس کے اشارے پر ہو رہی ہیں، یہ سب جانتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ گورنر راج اور ایمرجنسی کے نفاذ سے پہلے بھی وہ نشاندہی کرتے رہے ہیں کہ قبائلی علاقوں میں اصل مسئلہ معدنی ذخائر کا ہے ہمیں معدنیا (بقیہ صفحہ 3 بقیہ نمبر 23)

عدالتی نگران کی تقرری غیر معمولی قدم

جائیداد کو نقصان یا ضیاع کا فوری خطرہ ثابت کرنا ضروری ہے، سپریم کورٹ

اسلام آباد (خصوصی رپورٹر) سپریم کورٹ آف پاکستان نے قرار دیا ہے کہ زیر تنازعہ جائیداد کے تحفظ کیلئے ریسیور (عدالتی نگران) کی تقرری سخت اور غیر معمولی عدالتی اقدام ہے جس کے لیے یہ ثابت کرنا ضروری ہے کہ جائیداد کو ضائع ہونے، نقصان پہنچنے یا غیر قانونی طور پر منتقل کیے جانے کا فوری خطرہ موجود ہے، محض کسی فریق کے مطالبے پر ریسیور مقرر نہیں کیا جا سکتا۔ جسٹس محمد علی مظہر اور جسٹس عرفان سعادت خان پر مشتمل سپریم کورٹ کے دو رکنی بینچ نے حیدرآباد میں کوہ نور پٹرول پمپ کی ڈیلرشپ اور وراثتی حصص کے تنازعے سے متعلق مقدمے میں یہ قانونی اصول واضح کیے۔ عدالت نے قرار دیا کہ عارضی (بقیہ صفحہ 3 بقیہ نمبر 19)

دل کر رہا ہے خودکشی کرلوں، سیالکوٹ واقعے کے بعد مسٹر پتلو کا پہلا ویڈیو بیان

مسٹر پتلو نے ویڈیو بیان میں روتے ہوئے وزیراعلیٰ پنجاب سے تحقیقات کا مطالبہ کر دیا

لاہور (خصوصی رپورٹر) سیالکوٹ میں شادی کی تقریب کے دوران بھگدڑ سے ہونے والی ہلاکتوں کے بعد نک ٹاکر انفر محمود المعروف مسٹر پتلو نے پہلی مرتبہ تفصیلی ویڈیو بیان جاری کیا ہے۔ مسٹر پتلو نے واقعے میں اپنی ذمہ داری سے انکار کرتے ہوئے اعلیٰ حکام سے تحقیقات کرانے کی اپیل کی۔ انہوں نے کہا کہ حادثے کے وقت وہ ہسپتال میں زیر علاج تھے اور کمر کی شدید تکلیف کے باعث چلنے پھرنے سے بھی قاصر ہیں۔ بیان میں انہوں نے اپنی ذہنی کیفیت کا ذکر کرتے ہوئے خودکشی کے خیالات کا ا (بقیہ صفحہ 3 بقیہ نمبر 20)



ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر جنرل کامران صغیر مری کے مختلف سیاحتی مقامات کا دورہ کر رہے ہیں

لاہور میں اغواء برائے تاوان کی وارداتوں میں بھی کمی

گزشتہ سال کی نسبت اغواء برائے تاوان کی وارداتوں میں 3 3 فیصد کمی

لاہور (خصوصی رپورٹر) لاہور میں اغواء برائے تاوان کی وارداتوں میں بھی کمی آئی، گزشتہ سال کی نسبت اغواء برائے تاوان کی وارداتوں میں 33 فیصد کمی ہوئی۔ 2025ء کے پہلے 9 ماہ کے دوران اغوا برائے تاوان کے 12 مقدمات درج ہوئے تھے، رواں سال 9 ماہ کے دوران اغوا برائے تاوان کی 8 وارداتیں رپورٹ ہوئیں۔ پولیس ریکارڈ کے مطابق گزشتہ سال صدر ڈویژن اغواء برائے تاوان کی 4 وارداتوں کے ساتھ سرفہرست رہا، کینٹ اور ماڈل ٹاؤن ڈویژن میں اغواء برائے تاوان کے 2،2 مقدمات کا اندراج ہوا، گزشتہ سال اقبال ٹاؤن ڈویژن میں اغواء برائے تاوان کے 2 مقدمات درج کئے گئے، گزشتہ (بقیہ صفحہ 3 بقیہ نمبر 24)



لاہور، سکول کی طالبات دھند کے دوران ریلوے ٹریک عبور کر رہی ہیں

راولپنڈی میں فنانشل فراڈ میں ملوث ملزم گرفتار

اخوان چکن کے نام سے دکان چلانے والا ملزم مبینہ فراڈ میں ملوث تھا

اسلام آباد (خصوصی رپورٹر) ڈائریکٹر جنرل این سی سی آئی سید علی ناصر رضوی کی ای کچہری کی شکایت پر فوری ایکشن کے نتیجے میں فنانشل فراڈ میں ملوث ملزم گرفتار ہوگیا ہے۔ راولپنڈی میں جعلی بینک ٹرانزیکشن رسیدوں کے ذریعے لاکھوں روپے کا مبینہ فراڈ بے نقاب ہوا ہے جس میں جعلی بینک رسیدیں، واٹس ایپ پر فراڈ اور لاکھوں کی رقم سے متعلق راولپنڈی میں سائبر کرائم کا نیا معاملہ سامنے آیا، مرغی کی سپلائی کے نام پر شہری کو 23 لاکھ 96 ہزار 600 روپے کا مبینہ چونا لگایا گیا، این سی سی آئی اے راولپنڈی نے مبینہ فراڈ میں ملوث دو ملزمان کے خلاف مقدمہ درج کرلیا، بچی ہاؤسنگ سوسائٹی فیز 8 میں اخوان چکن کے نام (بقیہ صفحہ 3 بقیہ نمبر 26)

پالک بچی کے ساتھ زیادتی کرنے والے شخص کو عمر قید کی سزا، ملزم نے بچی کو گود لیا تھا اور اسی بچی کے ساتھ زیادتی کی، پراسیکیوٹر

لاہور (خصوصی رپورٹر) سیشن کورٹ نے لے پالک بچی کے ساتھ زیادتی کرنے والے ملزم رمضان کو عمر قید اور ایک لاکھ روپے جرمانے کی سزا سنادی۔ ایڈیشنل سیشن جج رفاقت علی گوندل نے کیس کا فیصلہ سنایا۔ مقدمے کے مطابق ملزم نے بچی کو گود لیا تھا اور اسی بچی کے ساتھ زیادتی کی۔ واقعے سے متعلق ملزم کے خلاف تھانہ سندر میں زیادتی کا مقدمہ درج کیا گیا تھا۔ ڈسٹرکٹ پراسیکیوٹر وقار عابد بھٹی کی سربراہی (بقیہ صفحہ 3 بقیہ نمبر 41)



ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر (سوشل سروسز) مری عمر وقار ڈرگ کنٹرول بارے اجلاس کی صدارت کر رہے ہیں

راولپنڈی فوڈ اتھارٹی کی کارروائیاں، 25 من مضر دودھ تلف، عائد جرمانہ

پنجاب فوڈ اتھارٹی کی راولپنڈی میں ڈی جی فوڈ اتھارٹی منصور احمد کی ہدایات پر کارروائیاں جاری، ملاوٹی دودھ تلف

کارروائیاں بلاتعطل جاری، کسی کو ملاوٹی اشیاء فروخت کرنے کی اجازت نہیں، شہری 1223 پر شکایات درج کروائیں، ترجمان

راولپنڈی (نمائندہ خصوصی) پنجاب فوڈ اتھارٹی کی راولپنڈی میں ڈی جی فوڈ اتھارٹی منصور احمد کی ہدایات پر کارروائیاں جاری ہیں۔ تفصیلات کے مطابق پنجاب فوڈ اتھارٹی راولپنڈی نے موٹروے ٹول پلازہ پر ناکہ لگا کر 1 ہزار لیٹر ناقص اور ملاوٹی دودھ کو موقع پر تلف کر دیا جبکہ دودھ بردار گاڑی کو 25 ہزار کا جرمانہ بھی عائد کیا۔ دودھ بردار گاڑی میں موجود 2500 لیٹر دودھ کو چیک کیا گیا۔ پنجاب فوڈ اتھارٹی راولپنڈی حکام کا کہنا ہے کہ پنجاب فوڈ اتھارٹی راولپنڈی روزانہ کی بنیاد پر دودھ بردار گاڑیوں کو چیک کرتی ہے۔ کسی کو ملاوٹی اشیاء عوام کو فروخت کرنے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ ملاوٹ کرنے والوں کے خلاف کارروائیاں بلاتعطل جاری ہیں۔ اس حوالے سے زیرو ٹالرنس پالیسی پر عمل کیا جا رہا ہے۔ اس حوالے سے شہریوں کا تعاون بھی ضروری ہے۔ شہری کسی بھی شکایت کی صورت میں ہیلپ لائن 1223 پر رابطہ کریں۔

حکومت دھمکیاں نہ دے، تفصیلات سامنے لائے

مولانا فضل الرحمان کا گھر بے نامی ہے یا نیک نامی، عبدالغفور حیدری

حکومت حقائق سامنے لے آئے، سیکرٹری جنرل جے یو آئی

اسلام آباد (خصوصی رپورٹر) جمعیت علما اسلام کے سیکرٹری جنرل عبدالغفور حیدری نے کہا ہے کہ مولانا فضل الرحمان کو نوٹس دیا جانا حکومتی ہلکے پن کا ثبوت ہے، حکومت دھمکیاں نہ دے، تفصیلات سامنے لائے۔ پارلیمنٹ ہاؤس کے باہر میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے عبدالغفور حیدری نے کہا کہ مولانا فضل الرحمان کا گھر بے نامی ہے یا نیک نامی، حکومت حقائق سامنے لے آئے۔ انہوں نے کہا کہ وزیر داخلہ محسن نقوی سے ہمارا اچھا تعلق رہا ہے، میں اور مولانا فضل الرحمان اس کی شادی پر بھی گئے تھے، اب محسن نقوی کو پتہ نہیں کیا ہو گیا ہے۔ مولانا عبدالغفور حیدری نے کہا کہ ہم بغیر تنخواہ کے ملک کے لیے قربانیاں دے رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ پاک فوج کی عزت کرنا سب کی ذمہ داری ہے جو ہم کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ پرانے وقتوں میں کمیشن کو 5 فیصد دے کر ارکان پارلیمنٹ کو ترقیاتی فنڈز ملتے تھے، اب تو کمیشن (بقیہ صفحہ 3 بقیہ نمبر 40)



کراچی: آرٹس کونسل میں ورلڈ کلچر فیسٹیول 2026 کے موقع پر کسی بھی ناخوشگوار واقعے کو نمٹنے کے لیے (ایس ایس یو) کی لیڈی کمانڈوز الرٹ کھڑی ہیں

تجارتی بنیادوں پر درآمد کی جانے والی گاڑیوں کیلئے 5 سال کی حد ختم

30 اکتوبر 2026 سے استعمال شدہ گاڑیوں کی تجارتی درآمد پر عائد پانچ سال کی پابندی ختم کر دی گئی، وزارتِ تجارت

نئی پالیسی کے تحت درآمد کی جانے والی گاڑی زیادہ پرانی گاڑی حادثہ زدہ یا چوری شدہ نہیں ہونی چاہیے، ایچ ایم شہزاد

اسلام آباد (صباح نیوز) وفاقی حکومت نے استعمال شدہ گاڑیوں کی درآمد سے متعلق ایک اہم فیصلہ کرتے ہوئے تجارتی بنیادوں پر درآمد کی جانے والی گاڑیوں کے لیے پانچ سال کی حد ختم کر دی ہے جس کے بعد اب پانچ سال سے زیادہ پرانی استعمال شدہ گاڑیاں بھی بیرون ممالک سے درآمد کی جا سکیں گی۔ لیکن کیا اب پرانی گاڑیوں کی قیمت میں کمی ہو گی؟ وزارتِ تجارت نے حال ہی میں ایک وضاحتی اعلامیہ جاری کرتے ہوئے کہا کہ 30 اکتوبر 2026ء سے استعمال شدہ گاڑیوں کی تجارتی درآمد پر عائد پانچ سال کی پابندی ختم کر دی گئی، جس کے بعد یہ شرط مزید لاگو نہیں رہے گی۔ اس سے قبل زیادہ سے زیادہ پانچ سال تک پرانی گاڑی ہی درآمد کی جا سکتی تھی۔ وزارت تجارت نے اس پانچ سال کی پابندی کی شرط کا خاتمہ کرتے ہوئے مزید کہا کہ استعمال شدہ گاڑیوں کی کمرشل امپورٹ، درآمد (بقیہ صفحہ 3 بقیہ نمبر 39)



ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر سوشل سروسز فضائل مدثر اور جنید عالم اجلاس کی صدارت کر رہے ہیں

مری انتظامیہ کا کریک ڈاؤن، 3 ٹرک آٹا ضبط، کارخانے پیرا کے سپرد، ہیڈ کوارٹر روانہ

ڈپٹی کمشنر کی ہدایت اور ڈی پی او مری کے احکامات پر انتظامیہ نے آٹے کی بلیک مارکیٹنگ اور غیر قانونی سپلائی کیخلاف گھیرا تنگ کر دیا

ضبط شدہ آٹا ہیڈ کوارٹر پہنچا کر شہریوں میں مقرر کردہ سستے سرکاری نرخوں پر شفاف طریقے سے تقسیم کیا جائے گا، حکام

مری (نمائندہ خصوصی) ضلع آٹے کی بلیک مارکیٹنگ کے خلاف ضلعی انتظامیہ مری کا بڑا کریک ڈاؤن، 3 ٹرک ضبط، 16،16 میٹرک ٹن آٹا برآمد مری: ڈپٹی کمشنر مری آغا ظہیر عباس شیرازی کی خصوصی ہدایت اور ڈی پی او مری ڈاکٹر تنویر احمد سپرا کے احکامات پر ضلعی انتظامیہ نے آٹے کی بلیک مارکیٹنگ اور غیر قانونی سپلائی کے خلاف گھیرا تنگ کر دیا ہے۔ تمام اہم اور مین سڑکوں پر سخت ناکہ بندی کے دوران پنجاب ہائی وے پٹرول (PHP) اور پیرا (PERA) نے ایک کامیاب مشترکہ کارروائی کرتے ہوئے آٹے سے لدے 3 ٹرک (MD XA 220، TAW919، اور XA919) کو روک کر تلاشی لی، جس کے نتیجے میں گا (بقیہ صفحہ 3 بقیہ نمبر 25) تحویل میں لے لیے۔ تفصیلات کے مطابق گزشتہ رات پنجاب ہائی وے پٹرول کی ٹیم نے دورانِ گشت شک گزرنے پر 3 پرائیویٹ گاڑیوں (نمبر: MD XA 220، TAW919، اور XA919) کو روک کر تلاشی لی، جس کے نتیجے میں گا (بقیہ صفحہ 3 بقیہ نمبر 25)



بھمبر اسپیکر اسمبلی چوہدری طارق فاروق، ڈاکٹر ریاض احمد مرحوم کے تعزیتی ریفرنس سے خطاب کر رہے ہیں

مظفرآباد تجاوزات آپریشن، کئی تاجر گرفتار، شہریوں کا خیر مقدم

نیلم پل کے اردگرد ریڑھی، تھڑا اور چھابڑی فروش افراد کے خلاف کارروائی کی اور جملہ تجاوزات کو مسمار کر دیا گیا

پرائس کمیٹی کی ریٹ لسٹ کے مطابق فروخت یقینی بنائی جائے ورنہ کارروائی کی جائیگی، تحصیلدار ضمیر شاہ، ایس ایچ او افتخار اعوان

مظفرآباد (بیورو رپورٹ) کمشنر مظفرآباد ڈویژن اور ڈپٹی کمشنر مظفرآباد عاصم خالد اعوان کی ہدایت پر ضلعی انتظامیہ مظفرآباد کی بڑی کارروائی، نیلم پل اور ارد گرد ایریا سے تجاوزات کا خاتمہ کر دیا، کئی تاجر دھر لئے شہریوں کا زبردست خیر مقدم تفصیلات کے مطابق تحصیلدار مظفرآباد سید ضمیر حسین شاہ نے ہمراہ پولیس ایس ایچ او تھانہ صدر افتخار اعوان اور عملہ فیلڈ میونسپل کارپوریشن مظفرآباد نیلم پل کے اردگرد ریڑھی، تھڑا اور چھابڑی فروش افراد کے خلاف کارروائی کی اور جملہ تجاوزات کو مسمار کر دیا۔ اور ہدایت کی کہ وہ سڑک کے کنارے پر تجاوزات کسی صورت برداشت نہیں کی جائے گی۔ تجاوزات سے سڑک کی روانی میں رکاوٹ (بقیہ صفحہ 3 بقیہ نمبر 10)



باغ، جمعیت علمائے اسلام کے مرکزی سینئر نائب صدر مولانا امتیاز عباسی، نائب امیر مولانا امین الحق فاروقی تنظیمی اجلاس سے خطاب کر رہے ہیں

راجہ لطیف حسرت نے قائم مقام سیکرٹری جنرل کا چارج سنبھال لیا

مہرالنساء کی وطن واپسی یا نئے عہدیداروں کے انتخاب تک فرائض انجام دینگے

راولپنڈی (نمائندہ خصوصی) آل جموں و کشمیر مسلم کانفرنس کے ایڈیشنل سیکرٹری جنرل راجہ محمد لطیف حسرت نے مسلم کانفرنس کے دستور اساسی کی دفعہ 18 جز ''س'' کی ذیلی دفعہ ''1'' کے تحت جماعت کے ایگزیکٹو سیکرٹری جنرل کا چارج سنبھال لیا۔ وہ سیکرٹری جنرل محترمہ مہرالنساء کی وطن واپسی یا نئے عہدیداروں کے انتخاب تک فرائض انجام دینگے۔ محترمہ مہرالنساء حج دورے پر ان دنوں برطانیہ میں ہیں۔ ''جماعتی دستور کے مطابق سیکرٹری جنرل کی عدم موجودگی میں ایڈیشنل سیکرٹری جنرل بطور قائمقام سیکرٹری جنرل فرائض انجام دیتے ہیں''۔ راجہ محمد لطیف حسرت اس سے قبل سال 1985 تا 1988 تک مسلم کانفرنس (بقیہ صفحہ 3 بقیہ نمبر 9)

راولپنڈی، سابق وزیراعظم آزاد کشمیر سردار عتیق احمد، سردار اعجاز افضل کی تیمارداری کر رہے ہیں

مہاجرین کا سابقہ 6 فیصد تعلیمی کوٹہ بحال کیا جائے، عزیر غزالی

تقریباً آدھ ہزار خاندان چار دہائیاں گزرنے کے باوجود آبادکاری سے محروم ہیں

مظفرآباد (بیورو رپورٹ) مہاجرین جموں کشمیر 1989ء ورکنگ کمیٹی کے امیر عزیر احمد غزالی نے چیف جسٹس سپریم کورٹ آزاد جموں و کشمیر سے عاجزانہ اپیل کی ہے کہ مہاجرین کی مشکلات، مسلسل بے زمینی و بے مکانی اور تعلیمی محرومیوں کو مدنظر رکھتے ہوئے سرکاری ملازمتوں اور تعلیمی اداروں میں سابقہ 6 فیصد کوٹہ بحال کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ مقبوضہ جموں و کشمیر سے ہجرت کر کے آزاد کشمیر آنے والے تقریباً دس ہزار خاندان چار دہائیاں گزرنے کے باوجود آبادکاری سے محروم ہیں۔ ہزاروں مہاجرین کرائے کے مکانات میں زندگی گزار رہے ہیں، جہاں محدود معاشی وسائل اور معیاری تعلیمی سہولیات کی عدم دستیابی (بقیہ صفحہ 3 بقیہ نمبر 11)

باغ میں منعقدہ محفل میلاد سے کوٹلی/نکیال، مولانا مشتاق احمد و دیگر علمائے کرام جامع مسجد نورانی موہڑہ شمب کے مقام پر منعقدہ محفل میلاد کی تقریب سے خطاب کر رہے ہیں

چناری بازار دکانوں کیلئے کھدائی اربوں سے تعمیر پل کو خطرات لاحق

تھانہ چناری سے چند گز کے فاصلے پر نئی دکانوں کی تعمیر کیلئے گہری کھدائی شروع، شہریوں میں تشویش کی لہر دوڑ گئی

تعمیراتی کام کی قانونی و تکنیکی حیثیت کا جائزہ اور پل کی سلامتی یقینی بنانے تک حفاظتی اقدامات کیے جائیں، عوامی حلقے

بٹیاں بالا (بیورو رپورٹ) چناری بازار میں اربوں روپے کی لاگت سے تعمیر ہونے والے اہم پل کی بنیادوں کو خطرات لاحق، تھانہ پولیس چناری سے چند گز کے فاصلے پر نئی دکانوں کی تعمیر کے لیے گہری کھدائی شروع کیے جانے پر شہریوں میں تشویش کی لہر دوڑ گئی۔ عوامی حلقوں کے مطابق کھدائی کے باعث پل کی بنیادیں متاثر ہونے کا خدشہ ہے، جبکہ این ایچ اے، ضلعی انتظامیہ کی جانب سے تاحال کوئی موثر کارروائی سامنے نہ آنے پر سوالات اٹھائے جا رہے ہیں، شہریوں نے وزیراعظم آزاد کشمیر، چیف سیکرٹری، ڈپٹی کمشنر جہلم و یلی، این ایچ اے کے اعلیٰ حکام سے مطالبہ کیا ہے کہ فوری طور پر موقع کا معائنہ کیا جائے، کھد (بقیہ صفحہ 3 بقیہ نمبر 18)



مظفرآباد، تحصیلدار ارسید ضمیر حسین شاہ بلدیہ ٹیم اور ایس ایچ او تھانہ صدر افتخار اعوان کے ہمراہ نیلم پل کے اردگرد تجاوزات مسمار کرا رہے ہیں



ہٹیاں بالا، چناری پل کی بنیادوں کو کھوکھلا کرنے کا کام سرعام جاری، این ایچ اے انتظامیہ کی معنی خیز خاموشی، اصلاح کون کریگا، عوام کا سوال

فتح پور تھکیالہ موہڑہ میں محفل میلاد، کشمیر کی آزادی کیلئے دعا

اسوہ حسنہ پر عمل کی ترغیب

قاری سہیل نعیمی کی تلاوت سے محفل کا آغاز، ہدیہ عقیدت حافظ طارق سلطانی، حافظ عثمان صدیقی اور حافظ ارسلان نے پیش کیا

مرکزی میلاد کمیٹی کے ممبران و اراکین کے علاوہ اہل علاقہ کی کثیر تعداد شریک، محفل کے اختتام پر لنگر بھی تقسیم کیا گیا

فتح پور تھکیالہ (نمائندہ خصوصی) مرکزی میلاد کمیٹی کے زیر اہتمام جامع مسجد نورانی موہڑہ شمب بالا میں تیسری سالانہ عظیم الشان محفل میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم نہایت عقیدت و احترام کے ساتھ منعقد ہوئی۔ محفل کا آغاز تلاوت کلام پاک سے قاری محمد سہیل نعیمی نے کیا، جبکہ ہدیہ عقیدت بحضور سرور کونین ﷺ حافظ محمد طارق سلطانی، حافظ محمد عثمان صدیقی اور حافظ محمد ارسلان نے پیش کیا۔ محفل کے خصوصی خطیب حضرت علامہ مولانا حافظ مشتاق احمد سلطانی تھے جنہوں نے سیرت طیبہ ﷺ پر ایمان افروز (بقیہ صفحہ 3 بقیہ نمبر 13)



باغ، چھتر نمبر دو کے غریب شہری کی اراضی پر مبینہ قبضہ

دس من سریا فروخت کرنے کا الزام، انتظامیہ نوٹس لے اور انصاف فراہم کرے، فدا حسین

باغ (ڈسٹرکٹ رپورٹر) چھتر نمبر دو کے غریب شہری کی اراضی پر مبینہ قبضہ، دس من سریا فروخت کرنے کا الزام، انتظامیہ سے نوٹس لینے اور انصاف فراہم کرنے کا مطالبہ ضلع باغ کے علاقے چھتر نمبر دو کے رہائشی فدا حسین نے الزام عائد کیا ہے کہ علاقے کے ایک شخص مختار نے ان کی اراضی پر مبینہ طور پر ناجائز قبضہ جما رکھا ہے، جبکہ ان کا تعمیر کیا دس من سریا بھی ان کی اجازت اور علم کے بغیر فروخت کر دیا گیا ہے (بقیہ صفحہ 3 بقیہ نمبر 14)



مظفرآباد، محتسب آزاد کشمیر محمد عارف خان راٹھور کے ہمراہ محمد بشیر اور شیخ محمد صدیق کا گروپ فوٹو

بھمبر یونیورسٹی تدریسی و امتحانی عمل کا پرامن اختتام، طلبا میں خوشی کی لہر

چند ماہ قبل ناگزیر وجوہات کے باعث تعلیمی نظام بری طرح متاثر رہا، طلبہ کا قیمتی وقت ضائع ہونے کا خدشہ پیدا ہو گیا تھا

طویل انتظار کے بعد کیمپس کی رونقیں بحال ہونا ان کیلئے کسی بڑی نعمت سے کم نہیں، انتظامیہ اور فیکلٹی ممبران سے اظہار تشکر

بھمبر (بیورو رپورٹ) یونیورسٹی آف بھمبر میں طویل صبر آزمائش کے بعد بالآخر حالات مکمل طور پر معمول پر آ گئے ہیں سمسٹر بہار 2026ء کامیابی کے ساتھ اپنے منطقی انجام کو پہنچ گیا ہے کیمپس میں تدریسی و امتحانی عمل پرامن، خوش اسلوبی سے اختتام پذیر ہونے پر طلبہ، طالبات اور اساتذہ میں خوشی اور اطمینان کی ایک نئی لہر دوڑ گئی ہے۔ تفصیلات کے مطابق، گزشتہ چند ماہ کے دوران مختلف ناگزیر وجوہات اور طویل بندش کے باعث تعلیمی نظام بری طرح متاثر رہا، جس سے طلبہ کا قیمتی وقت ضائع ہونے کا خدشہ پیدا ہو گیا تھا۔ تاہم، یونیورسٹی انتظامیہ کی انتھک کوششوں اور سازگار ماحول کی فراہمی کے باعث تدریسی عمل کا دوبارہ 15 (بقیہ صفحہ 3 بقیہ نمبر 15)

بابا قاسم جیؒ کا سالانہ عرس مبارک، تیاریاں عروج پر پہنچ گئیں

تقریبات 6، 7 اور 8 نومبر کو عقیدت و احترام کے ساتھ منعقد کی جائیں گی، خلیفہ محمد خان

باغ (ڈسٹرکٹ رپورٹر) دربار عالیہ موہڑہ شریف میں حضرت بابا قاسم جیؒ کا سالانہ عظیم الشان عرس مبارک 6 تا 8 نومبر منعقد ہوگا، تیاریاں عروج پر پہنچ گئیں، دربار عالیہ موہڑہ شریف مری میں حضرت بابا قاسم جیؒ کے سالانہ عرس مبارک کی تین روزہ روحانی و بابرکت تقریبات 6، 7 اور 8 نومبر بروز جمعہ، ہفتہ اور اتوار کو نہایت عقیدت و احترام کے ساتھ منعقد ہوں گی۔ عرس مبارک کے سلسلے میں تیاریاں زور و شور سے جاری ہیں، جبکہ ملک بھر اور بیرون ممالک سے عقیدت مندوں اور مریدین کی آمد متوقع ہے۔ آزاد کشمیر، پاکستان کے مختلف علاقوں سمیت بالخصوص لندن سے خصوصی مریدین بھی اس روحانی اجتماع میں شرکت کریں (بقیہ صفحہ 3 بقیہ نمبر 12)

ہٹیاں بالا، چناری پل کی بنیادوں کو کھوکھلا کرنے کا کام سرعام جاری، این ایچ اے انتظامیہ کی معنی خیز خاموشی، اصلاح کون کریگا، عوام کا سوال

سانحہ پنڈی پر غیر جانبدار تحقیقاتی کمیشن قائم کیا جائے، امتیاز عباسی

واقعہ میں چار افراد جاں بحق اور ایک زخمی ہوا تھا، طاقت کا استعمال نہ کیا جائے، حالات مزید خراب ہونے کا خدشہ ہے

افسوسناک واقعے کے حوالے سے کسی قسم کی قیاس آرائیوں کے بجائے حقائق اور شواہد کی بنیاد پر تحقیقات ہونی چاہئے

باغ (ڈسٹرکٹ رپورٹر) جمعیت علماء اسلام کے مرکزی سینئر نائب امیر مولانا امتیاز عباسی نے کہا ہے کہ ضلع باغ کے علاقے پنڈی میں گزشتہ دنوں ایک گھر میں ہونے والے افسوسناک دھماکے کے نتیجے میں جاں بحق ہونے والے چار افراد اور ایک زخمی کے واقعے کی مکمل، شفاف اور غیر جانبدارانہ تحقیقات کروائی جائیں اور اس مقصد کے لیے ایک غیر جانبدار تحقیقاتی کمیشن قائم کیا جائے، جو واقعے کے اصل حقائق سامنے لا کر عوام کو آگاہ کرے۔ انہوں نے کہا کہ اس افسوسناک واقعے کے حوالے سے کسی قسم کی قیاس آرائیوں کے بجائے حقائق اور شواہد کی بنیاد پر تحقیقات ہونی چاہئیں تاکہ عوام کے سامنے اصل صورت (بقیہ صفحہ 3 بقیہ نمبر 16)

مظفرآباد، یوم شہداء جموں نظریاتی جوش و جذبے سے منانیکا اعلان

خراج عقیدت کیلئے جلسے جلوس ریلیاں، احتجاجی مظاہرے کئے جائیں گے، عام تعطیل

مظفرآباد (بیورو رپورٹر) چیئرمین بلاول بھٹو، سیاسی امور کی چیئرپرسن محترمہ فریال تالپور کی ہدایت پر پاکستان پیپلز پارٹی آزاد کشمیر نے چھ نومبر کو ریاست جموں و کشمیر سمیت دنیا بھر میں یوم شہداء جموں انتہائی عقیدت و احترام نظریاتی جوش و جذبے سے منانے کا اعلان کر دیا چھ نومبر 1947 کے تین لاکھ کے لگ بھگ شہداء، جموں کو خراج عقیدت پیش کرنے کیلئے جلسے جلوس ریلیاں نکال کر احتجاجی مظاہرے کئے جائیں گے اور عام تعطیل ہوگی کاروباری مراکز بند رہیں گے دارالحکومت مظفرآباد میں اولڈ سیکرٹریٹ میں عظیم الشان احتجاجی جلسہ عام ہوگا جہاں سے شرکاء پیدل مارچ کر کے اقوام متحدہ کے مشن دفتر جا کر سیکر (بقیہ صفحہ 3 بقیہ نمبر 17)



اسلام آباد: وزیراعظم افتخار گیلانی سے سابق وائس چیئرمین اسلام آباد بار کونسل بیرسٹر عادل و دیگر اراکین ملاقات کر رہے ہیں